# خواتین اسلام کیلئے نبی رحمت ﷺ کی

# 500 نصیحتیں



تالیف

ابو مریم مجدی فتحی السید

ترجمہ تخریج وتقدیم

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

أبو الحسن مبشر احمد ربانی

دار السنۃ پبلیکیشنز۔ لاہور

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

**کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

## ☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

**﴾اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴿**

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔



# خواتینِ اسلام کیلئے نبیِ رحمت ﷺ کی 500 نصیحتیں

تالیف: ابو مریم مجدی فتحی السید

ترجمہ تخریج وتقدیم: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: ابو الحسن مبشر احمد ربانی

دار السنۃ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب

# خواتین اسلام کیلئے نبی رحمت ﷺ کی 500 نصیحتیں

تالیف

ابو مریم مجدی فتحی السید

ترجمہ تخریج وتقدیم

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

أبو الحسن مبشر احمد ربانی

ناشر ............ اسلامی اکادمی

قیمت ............

ملنے کا پتہ

اسلامی اکادمی

الفضل مارکیٹ، 17- اردو بازار لاہور 7357587

دارالسنۃ پبلیکیشنز۔لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

# فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ وَأَخْرَجَهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ التَّقْلِيْدِ وَالطُّغْيَانِ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ الْاَكْمَلَانِ عَلٰى سَيِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ وَبَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اوّل انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی اس کے اطمینان وسکون کے لیے اس کی اہلیہ کو پیدا فرما دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ ﴾

(النساء: ۱)

''اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈر جاؤ جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اس سے اس کی بیوی کو پیدا کیا، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اور اس اللہ سے ڈر جاؤ، جس کے ساتھ تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو، اور رشتہ ٹوٹنے سے بچو، یقیناً اللہ تمہارے اوپر نگہبان ہے۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ﴾

(الروم: ۲۱)

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان کی طرف سکون حاصل کرو، اور اس نے تمہارے درمیان مودت ورحمت ڈال دی۔“

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ط ﴾ (الاعراف: ۱۸۹)

”اللہ وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اس سے اس کی بیوی کو بنایا تا کہ یہ اس کی طرف سکون حاصل کرے۔“

ان آیات بینات سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ عورت کی تخلیق مرد کے سکون و اطمینان کا باعث ہے۔ عورت انسانی تہذیب وتمدن کی رواں دواں گاڑی ہے، اگر یہ اسلامی پلیٹ فارم پر سیدھی چلتی رہی تو اس مادی دنیا کا اصل زیور وحسن ہے، اور اس حیات مستعار کی بہار اس کی مرہون منت ہے، اور مرد کی زندگی میں نکھار اور سوز وگداز پیدا کرنے والی یہی عورت ہے۔ اس کی بدولت مرد جہد مسلسل اور محنت پیہم کی دلدوز چکیوں میں پستا رہتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے مرد دنیا کے ریگزاروں کو گلزاروں اور سنگستانوں کو گلستانوں میں تبدیل کرنے کی ہر آن کوشش وکاوش کرتا رہتا ہے۔

اگر عورت بگڑ جائے اور اس کی زندگی میں فساد وخرابی پیدا ہو جائے تو یہ سارے گلستانوں کو خارستانوں میں تبدیل کر دیتی ہے۔ سکون وطمانیت کو بے چینی وقلق میں بدل کر رکھ دیتی ہے، اور معاشرے کو انسانیت سے خارج کر کے حیا باختہ اخلاق اور ایمان سوز کردار کا رسیا کر دیتی ہے۔ اور مرد کو ہر آن و ہر لحظہ برائی کے عمیق گڑھوں میں دھکیلتی رہتی ہے۔ اور اسے شیطنت وسفاکی کا مجسمہ بنانے میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ عورت کا اصل مرکز ومحور اس کے گھر کی چار دیواری ہے۔ جس کے اندر رہ کر گھر کے ایک چھوٹے سے یونٹ (Unit) کی آبیاری کرنا اس کا فریضہ ہے۔

اسلام نے اسے ہر طرح کے ظلم وستم، وحشت و بربریت، ناانصافی وتعدی، بے حیائی و آوارگی اور فحاشی وعریانی سے نکال کر پاکیزہ ماحول وزندگی عطا کی ہے۔ اور جتنے حقوق و مراتب اسلام نے اسے دیے ہیں دنیا کے کسی بھی معاشرے اور تہذیب وتمدن میں وہ حقوق عورت کو عطا نہیں کیے گئے۔ دنیا کے ہر دین و مذہب میں عورت کو ایک استعمال شدہ کپڑے کی حیثیت دی گئی ہے۔ بوقت ضرورت استعمال کر کے جسے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا جاتا ہے۔ اسلام میں ایک عورت کو ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے چار مقدس رشتے اور اسی اعتبار سے حقوق اور وراثت عطا کی گئی ہے۔ اسلام اس لیے عورت کی تربیت پر خصوصی توجہ دیتا ہے، کسی گھر کی عورت اگر نیک اور پرہیزگار ہے تو وہ امن و آشتی کا گہوارہ ہے، اور اگر عورت بدکار، فاسقہ وفاجرہ ہے تو وہ برائی کا اڈہ اور فحاشی وعریانی کا سیل رواں ہے۔

اس لیے ہمیں اپنے گھر کی خواتین کو اسلامی تہذیب وتمدن، دینی معاشرت ورہن سہن اور عقائد صحیحہ واعمال صالحہ پر گامزن رکھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ اسی جذبے اور لگن کے تحت ماہر اصول فقہ، فضیلۃ الشیخ حافظ حامد محمود حفظہ اللہ نے زیر تبصرہ کتابچہ کو اردو کے قالب میں ڈھال کر ۵۰۰ نصائح عالیہ عوام الناس کی خدمت میں پیش کی ہیں۔ کتابچہ کے مؤلف عرب کے ممتاز عالم ابومریم مجدی فتحی السید ہیں، شیخ مذکور نے کتاب وسنت کے دلائل کے ساتھ کتاب کو مزین کردیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر دلی اطمینان اور سکون نصیب ہوتا ہے۔ یاد رہے کتاب میں بعض ضعیف روایات بھی آ گئی تھیں لیکن انہیں حذف کر کے صحیح روایات شامل کردی گئیں ہیں، اور تکرار کو حذف کردیا گیا ہے، اور وہاں مفید اضافہ جات کردیے گئے ہیں۔

اس کتاب میں شیخ کا اسلوب ادیبانہ، ترجمہ محققانہ اور صاحب کتاب کا انداز فقیہانہ اور جذبہ ولگن جادوانہ ہے۔ اور یہ کتاب پند ونصائح کا دفینہ، کتاب وسنت کا آئینہ، تعلیم وتربیت کا نگینہ ہے۔ اس کے دلائل کی تابانیوں اور براہین کی ضیاء پاشیوں سے ہر مومن ومومنہ کا سینہ نجات کا سفینہ ہوگا۔ ان شاء اللہ

اور یہ کتاب جویانِ حق و صداقت، متلاشیان راہ صواب کے لیے مینارہ نور ہوگی، اور گمراہی و ضلالت کے عمیق گڑھوں اور فتنہ وفساد کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی خواتین کے لیے روشنی کی کرن ثابت ہوگی۔ اسے ہر گھر، مکتب، مدرسہ اور لائبریری کی زینت ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف، مترجم، ناشر، قاری اور راقم کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ اور نجات کا وسیلہ وذریعہ قرار دے۔ آمین۔

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ
رئیس ومدیر مرکز الحسن للتعليم والتربية
سبزہ زار، لاہور

❀ ...... ❀ ...... ❀

# مقدمہ مترجم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ ❶، وَنَسْتَغْفِرُهُ ❷، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا ❸ وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ❹، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ❺

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ ❻ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ ط إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا○ ❼ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ ❽

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ

---

❶ ❸ ❷ ❺ صحیح مسلم، کتاب الجمعه، باب تخفیف الصلاة والجمعه، حدیث: ۲۰۰۸،
❻ ❹ ❽ ابوداؤد، کتاب النکاح، باب في خطبة النكاح، حديث: ۲۱۱۸ (نحمدہ کے بغیر) مسند احمد ۳۹۳/۱ (انّ اور نحمدہ کے بغیر) جامع الترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی خطبة النکاح، حدیث ۱۱۰۵ (نحمدہ کے بغیر) ابن ماجه بحواله مشکوة المصابیح، حدیث ۳۱۴۹ تصحیح فضیلة الشیخ الالبانیؒ وقال: حدیث صحیح۔

❷ جامع الترمذي، حوالہ سابقه
❹ سورة النساء آیت نمبر ۱
❻ سورة آل عمران آیت نمبر ۱۰۲
❽ سورة الاحزاب آیت نمبر ۷۰۔۷۱

بِدْعَةٌ ❶ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ❷، أَلضَّلَالَةُ فِي النَّارِ."

اللہ رب العزت کا لاکھ شکر ہے کہ اس نے انسان کو ﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴾ جیسے شرف سے نوازا، اور انسانوں میں سے خاص طور پر ہمیں اپنے فضل و کرم کے جلو میں رکھا کہ صاحب دعائے خلیلی ﴿ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا ﴾ اور صاحب نوید مسیحی ﴿ وَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾ کی امت عالی مرتبت سے پیدا فرمایا، اور اس امت کو ﴿ لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ﴾ کے عظیم منصب سے سرفراز فرمایا۔

جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام کہ انہوں نے ﴿ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ کے مصداق جہالت و گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں علم جیسا لازوال نور پھیلایا، اور ﴿ وَيُزَكِّيهِمْ ﴾ کے مصداق عرب کے بالخصوص اور عالم دنیا کے بالعموم درندہ صفت انسان کو درندگی سے پاک فرما کر انسانیت کی معراج سے ہمکنار کیا، اور پوری زندگی کے معاملات کے لیے اسوۂ حسنہ بن کر دکھلایا۔

یاد رہے کہ تاریخ اقوام عالم ہمیں بتلاتی ہے کہ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب نے عورت کو بہت ہی کم درجہ دیا، عورت کے بارے میں دیگر مذاہب و معاشروں کے نقطہ ہائے نظر ملاحظہ فرمایئے:

## یونان:

یونانی عورت کو عموماً ایک کم درجے کی مخلوق سمجھتے ہیں۔

## روم:

مرد کی حکومت اپنی بیوی پر جائز تھی...... جس کا معاشرے میں کوئی حصہ نہ تھا، اور شوہر کو پورا حق اس کی جان پر بھی حاصل تھا، اور یہی حال یونان کا بھی تھا۔

---

❶ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ..... کے الفاظ مسند احمد ۱۲۷ (جلد نمبر ۵) کے ہیں۔

❷ صحیح مسلم حدیث: ۲۰۰۵.

## ہندو قانون:

تقدیر، طوفان، موت، جہنم، زہر، زہریلے سانپ، ان میں سے کوئی چیز اتنی خراب نہیں جتنی عورت ہے۔ مزید یہ کہ منوسمرتی ۵/۱۴۷ میں ہے کہ عورت خواہ بچی ہو، جوان ہو یا بوڑھی ہر حال میں کوئی عام بھی خود مختاری سے نہیں کر سکتی، اور اسی منوسمرتی ۵/۱۴۵ پر ہے کہ کیونکہ وہ (عورت) لڑکپن میں اپنے باپ کے اختیار میں ہے، اور جوانی میں شوہر کے اور بیوہ ہو جانے کے بعد بیٹیوں کے اختیار میں ہے۔ جبکہ اسلام بیٹیوں کو ماں کا فرمانبردار بناتا ہے، اور شوہر کو اس کے حقوق کا سبق سکھاتا ہے، اور باپ کو اس کی تربیت پر جنت کی بشارت دیتا ہے اور بیٹوں کو اس پر فضیلت دینے سے روکتا ہے۔

## بدھ ازم:

بدھ مت کے نزدیک عورت سے تعلق رکھنے والا کبھی نروان (جنت) حاصل نہیں کر سکتا۔

## مسیحی قانون:

ایک ناگزیر برائی، ایک پیدائشی وسوسہ، ایک مرغوب آفت، ایک خانگی جھگڑا، ایک غارت گر و دلربائی اور ایک آراستہ حقیقت۔

## اطالوی قول:

عورت اچھی ہو یا بری، اسے مار کی ضرورت ہے۔

لیکن اسلام نے اسے مرد کے برابر درجہ بخشا، قرآن پاک میں ہے:

﴿ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ ﴾

(البقرة: ۲۲۸)

"اور عورتوں کے (مردوں پر) اسی طرح حقوق ہیں جس طرح کہ (مردوں کے) عورتوں پر حقوق ہیں، البتہ مردوں کو ان پر برتری حاصل ہے۔"

اور مردوں کی برتری اس لیے رکھی تا کہ نظم ونسق قائم رہے، اگر ایک کارخانہ میں دو منتظم ہوں، ایک حلقے میں دو کونسلر ہوں، اور ایک ملک میں دو بادشاہ، صدر یا وزیراعظم ہوں تو وہاں امن کا قیام مشکل ہوگا، اور مرد چونکہ عورت سے توانا ہے، اور نظم میں توانائی بنیادی چیز ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے حاکم بنایا۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے مندرجہ ذیل ارشاد میں پیکر عفت عورت کو کتنی اہمیت دی ہے:

(( اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ . )) ❶

"کہ دنیا ساری کی ساری فائدہ ہے، اور اس میں سب سے نفع بخش چیز نیک بیوی ہے۔"

ذرا غور فرمایئے گا! کہ نیک عورت کا کتنا بلند مقام ہے، بھلا کون شخص بدنصیب بننا پسند کرے گا؟ لیکن شیطان کا انتہائی خطرناک حملہ بھی عورت ہی کے ذریعہ ہوتا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ میں ہے:

(( مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ . )) ❷

"میں نے اپنے پیچھے مردوں کے لیے سب سے خطرناک آزمائش کی چیز عورتوں کو چھوڑا ہے۔"

یہ حدیث بھی درحقیقت عورتوں کا عالی مرتبہ بیان کرتی ہے، کیونکہ اگر کسی ذی شعور کو پرکھا جائے تو کسی عمدہ چیز کا لالچ دے کر ہی پرکھا جاتا ہے کہ یہ اس لالچ میں آتا ہے یا نہیں؟ اور جب عورت ایسی چیز ہے کہ اس کے لالچ میں سب سے زیادہ مرد پھنسیں گے تو گویا یہ عمدہ چیز ہونے کے ساتھ ساتھ نازک ترین بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ ! رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ . )) ❸

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الرضاع، برقم: ٣٦٤٩.  ❷ صحيح بخاري، كتاب النكاح، رقم: ٥٠٩٦.

❸ صحيح بخاري، كتاب الادب، رقم: ٦١٤٩.

''انجشہ! تم پر افسوس ہے (اونٹوں کو) آہستہ چلاؤ، آبگینوں (عورتوں) کا خیال کرو۔''

جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو کانچ کی بنی ہوئی چیز سے تشبیہ دی ہے، جس طرح کانچ تھوڑی سی چوٹ سے بھی ٹوٹ سکتا ہے اور اس کا خیال رکھنا پڑتا ہے، اسی طرح عورت صنفِ نازک ہے، اور اس کا خیال بطور خاص رکھا جائے، یہ اور اسی طرح کی دوسری احادیث ہمیں تعلیم دیتی ہیں کہ عورت مرد کی نسبت کمزور اور قابل رحمت و شفقت ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے یوں فرمایا:

(( خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي. )) [1]

''تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنے اہل وعیال سے اچھا برتاؤ کرتا ہے اور میں اپنے اہل وعیال سے تم سب میں سے بہترین ہوں۔''

کوئی شخص کتنا بھی نیک ہو جب تک اپنے گھر والوں سے جن میں بیوی سرفہرست ہے مرد کا سلوک اچھا نہیں، یہ حدیث اسے بہتر مسلمان قرار نہیں دیتی۔

آپ ﷺ نے عورت کی پیدائشی کمزوری کے پیش نظر اس کی چھوٹی موٹی کوتاہیوں کو نظر انداز کرنے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

(( اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا. )) [2]

''عورتوں کو بھلائی کی وصیت کرتے رہو، کیونکہ یہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں، اور پسلی میں سب سے ٹیڑھی چیز اوپر والی ہے، تم اگر اس کے ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنا شروع ہو جاؤ گے تو اسے توڑ بیٹھو گے، اور اگر یہ کوشش ترک کر دو گے تو بدستور

---

[1] سنن ابن ماجہ/ كتاب النكاح/ رقم: ۲۰۰۸، البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

[2] صحيح بخاری/ كتاب النكاح، رقم: ۵۱۸۶.

ٹیڑھی رہے گی، بس تم عورتوں کو بھلائی کی وصیت کرتے رہا کرو۔"

لیکن پسلی سے پیدا ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے نیکی اور بھلے کاموں کی توقع ہی نہیں کی جاسکتی؟ نہیں ایسے ہرگز نہیں آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

(( لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ. )) [1]

"کوئی مومن مرد، مومنہ عورت سے ناراض نہ ہو، اگر عورت کی ایک عادت ناپسندیدہ ہے تو دوسری پسندیدہ ہے۔"

حدیث پاک کا مطلب ہے کہ مومن مرد کو اپنی مومنہ بیگم کی ان عادتوں سے جو اسے پسند نہیں صرف نظر کرنا چاہیے کہ انسان ہے، پھر مرد سے کمزور بھی، اور اس کی اچھی عادات کی قدر کر کے بیگم سے عمدہ اخلاق سے پیش آنا چاہیے۔

قارئین کرام! آپ نے احادیث کے حوالہ سے ملاحظہ فرمایا کہ اسلام عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دیتا ہے یعنی مرد شوہر ہونے کے ناطے سے اپنی بیگم سے انسانیت سوز سلوک قطعاً نہیں کرسکتا۔ مزید برآں اسلام کہتا ہے کہ:

## عورت انسان ہے:

اسلام عورت کو مکمل انسان قرار دیتا ہے، اس نے جہاں بھی ﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ﴾ یا ﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ﴾ کہہ کر خطاب کیا، وہاں مرد اور عورت دونوں مراد لیے جاتے ہیں، پیدائش کے اعتبار سے بھی مرد اور عورت برابر ہیں۔ قرآنِ مجید میں ہے: "اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔" (النساء: ۱)

ذمہ داری کے اعتبار سے بھی مرد و زن یکساں ہیں۔ قرآنِ کریم کے نزدیک شیطان نے ان دونوں کو بہکایا، دونوں کو شجر ممنوعہ کا پھل کھلایا، پھر دونوں نے اللہ کے حضور توبہ کی۔ عمل کے بدلے میں بھی مرد و عورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ قرآنِ حکیم بتاتا ہے کہ جو کوئی بھی نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت وہ بدلے سے محروم نہ رہے گا۔

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الرضاع، رقم: ٣٦٤٥.

﴿ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾ (المؤمن: ٤٠)

"جو شخص برا عمل کرے گا، اسی جیسا بدلہ دیا جائے گا، اور جو اچھا عمل کرے گا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، اور وہ مومن ہوگا تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے، جہاں انھیں بے حساب روزی ملتی رہے گی۔"

اسی طرح پابندی قانون میں بھی مرد و عورت میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ معاشرے کی اصلاح کی ذمہ داری میں بھی دونوں یکساں شریک ہیں۔

مرد و عورت میں اشتراک کے مندرجہ بالا تمام پہلو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسلام میں عورت ایک مکمل شخصیت کی مالک ہے، عورت ایک انسان ہے۔

## حق ملکیت وتصرف:

ملکیت کے حق میں بھی مرد وعورت دونوں برابر کے شریک ہیں، اور اسی طرح اس کے تصرف میں بھی، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ ﴾

(النساء: ٣٢)

"مردوں کو ان کی کمائی کا حصہ ملتا ہے، اور عورتوں کو ان کی کمائی کا حصہ ملتا ہے۔"

یاد رہے کہ آمدنی کے لیے جدو جہد کرنے اور کوئی پیشہ اختیار کرنے کا حق جس طرح مرد کو ہے، اسی طرح عورت کو بھی حاصل ہے، مثلاً گھر میں بیٹھ کر سلائی کرنا، اور ڈاکٹرز کا بیمار اور زخمی عورتوں کا علاج کرنا، گرلز کالجز و یونیورسٹیوں میں پڑھانا وغیرہ وغیرہ۔

## حق وراثت:

اسلام نے عورت کو ورثے میں حق دار ٹھہرایا ہے۔ بیٹی ہونے کی حیثیت سے وہ بھائیوں

کی شریک ہے، ماں کی حیثیت سے وہ باپ کے ساتھ شریک ہے، اور شوہر کی وراثت میں بھی بیوی کا حصہ مقرر ہے، یہ حصے قرآنِ حکیم نے مقرر کیے ہیں۔

(دیکھئے: النساء: الآیۃ: ۱۱، ۱۲)

ان کا عورت سے چھیننا حدود الٰہی کی خلاف ورزی ہے۔ حدود اللہ کی خلاف ورزی کرنے والے کو اللہ نے وعید شدید سے بایں الفاظ ڈرایا ہے۔

﴿ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ﴾ (النساء: ۱٤)

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا، اور اس کی (مقرر کردہ) حدوں کو تجاوز کرے گا، اُسے اللہ آگ میں داخل کرے گا، جس میں ہمیشہ رہے گا، اور اس کے لیے رسواکن عذاب ہوگا۔''

وراثت میں عورت کے حقوق کی اہمیت اس سے بھی واضح ہوتی ہے کہ باپ کی وراثت کی تقسیم کے لیے لڑکی کے حصے کو بنیادی اکائی کا درجہ حاصل ہے، مگر ہمارے معاشرے میں عورت وراثت سے محروم ہے۔ عورت مالک نہیں بلکہ مملوک سمجھی جاتی ہے۔ اسے مالک بننے سے محروم کرنا ہمارے معاشرے کا ایک ظلم ہے۔

## معاشرتی قدر ومنزلت اور وقار:

معاشرتی قدر ومنزلت اور عزت و وقار میں بھی عورت و مرد یکساں ہیں، کلام پاک میں تحفظ ناموس مرد وزن کے سلسلے میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ﴾ (الحجرات: ۱۱)

''اے ایمان والو! ایک جماعت دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑائے، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ممکن ہے کہ جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہے مذاق اڑانے والیوں سے بہتر ہوں، اور تم اپنے مسلمان بھائیوں پر طعنہ زنی نہ کرو، اور ایک دوسرے کو برے القاب نہ دو، ایمان لانے کے بعد مسلمان کو برا نام دینا بڑی بری شے ہے، اور جو ایسی بدزبانی و بداخلاقی سے تائب نہیں ہوں گے، تو وہی لوگ ظالم ہیں۔''

اور پھر عورت کی عزت کا تحفظ اسلامی معاشرے پر بطورِ خاص لازم ہے۔

نبی ﷺ نے جو معاشرہ قائم فرمایا تھا، اس کی ایک خصوصیت یہ بیان فرمائی تھی:

''کہ ہودج میں ایک عورت اکیلی حیرہ سے سفر کرے گی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا طواف کرے گی، اور اللہ کے سوا کسی کا بھی خوف نہ ہوگا۔'' ❶

لیکن ہمارے معاشرے میں اس معیار کی جلوہ نمائی دیکھنا چاہیں تو سوائے مایوسی کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

## حق مہر:

مہر وہ معاوضہ ہے جو عورت اپنی آزادی کے عوض نقد یا جنس کی صورت میں مرد سے وصول کرتی ہے، یہ مال خالصتاً عورت کا حق ہے، وہ اس مال میں تصرف کی مختار ہے، کسی کو اس کے اس حق میں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں، مہر عورت کا ایسا حق ہے جو اس میں خود اعتمادی اور عزت نفس پیدا کرتا ہے، اس کی مقدار کا تعین مرد کی حیثیت کے مطابق ہوتا ہے جو وہ ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ تب جا کر وہ عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ مالی بوجھ کے بدلے عورت کا بحیثیت بیوی حصول مرد پر یہ بات واضح کرتا ہے کہ عورت نہایت قیمتی متاع ہے، وہ قابل قدر ہستی ہے۔ اس کی حفاظت، اس کا احترام، اور اس کے ساتھ حسن سلوک کی اسے حتی المقدور کوشش کرنی چاہیے۔ اس طرح مشکل سے حاصل ہونے والی اپنی بیوی کی وہ

❶ صحیح بخاری، کتاب المناقب رقم: ۳۵۹۵.

قدر بھی کرے گا اور اس کا ہر لحاظ سے خیال بھی رکھے گا، وہ اپنی بیوی کے لیے حق طلاق استعمال کرتے ہوئے سوچے کہ وہ اس کو اپنے سے علیحدہ کرنے کے بعد دوسری بیوی حاصل بھی کر پائے گا یا نہیں؟

## شوہر کے انتخاب کا اختیار اور حق خلع:

ایجاب وقبول مرد و زن کے درمیان ایک معاہدہ ہے جس میں ولی کی رضا مندی شرط ہے، لیکن ولی کو اس بات کی ہرگز اجازت نہیں ہے کہ وہ عورت کو اس کی مرضی کے خلاف جس کے ساتھ چاہے رشتہ ازدواج میں باندھ دے، صرف باپ کو اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کرنے کی اجازت ہے، تاہم اگر لڑکی کو وہ نکاح ناپسند ہو تو وہ اس نکاح کو منسوخ کرا سکتی ہے۔ جیسا کہ عہد نبوی ﷺ میں ہوا ہے۔

## حجاب:

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے، اسلام کے نزدیک عورت ایک مکمل انسان ہے کہ وہ نوع کے اعتبار سے برابر مگر جنس کے اعتبار سے مختلف ہے۔ حجاب عورت کا حق بھی ہے اور فرض بھی۔ حق اس طرح کہ کسی معاشرے یا فرد کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ عورت کو بے حجاب ہونے پر مجبور کرے، اور فرض اس طرح کہ عورت اپنے جسم کی نمائش نہ کرتی پھرے۔ اپنی حفاظت کرنا اور اپنے آپ کو حجاب میں رکھنا عورت کے لیے باعث عزت وشرف ہے، پردہ شرافت کی علامت ہے۔

ہمارے معاشرے میں پردے کی عملی شکل موجود ہے، عام طور پر خواتین احکام حجاب کا خیال رکھتی ہیں اور پابندی کی کوشش کرتی ہیں۔ ایک قلیل سا طبقہ ہے جس کی عورتیں بے حجابانہ گھومتی ہیں یا پھر شوبز سے تعلق رکھنے والی اداکارائیں اسلامی حجاب کی سخت خلاف ورزی کی مرتکب ہوتی ہیں جو معاشرے میں اخلاقی بے راہ روی پیدا کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔

قارئین! یہ اس مقام بلند کی چند جھلکیاں ہیں جو اسلام نے عورت کو دیا ہے۔ پھر اسلام

عورت کو یہ مقام دیتا ہے کہ ایک مسلمان کی بلند ترین سعادت مندی نیک بیوی کا میسر آنا ہے، لیکن چونکہ عورت عمدہ ترین مخلوق ہونے کے علاوہ نازک ترین بھی ہے اور اس میں کچھ فطرتی کمزوریاں بھی ہیں، اس لیے ان کا خیال رکھنے کی آپ ﷺ نے خصوصی وصیت فرمائی ہے، اس سلسلے کی ایک کڑی زیر نظر رسالہ ہے جس میں مسلمان خواتین کے لیے پانچ سو نصیحتیں جمع کردی گئی ہیں تاکہ مسلم معاشرہ میں اسلامی طرزِ معاشرت ہی رہے نہ کہ ان قوموں کا طرزِ معاشرت جو روحانی اور اخلاقی امراض کے بحر عمیق میں غرق ہیں۔

عرب کے ممتاز عالم ابومریم مجدی فتحی السید کا تالیف کردہ زیر نظر رسالہ عربی زبان میں تھا، جسے عوام الناس نہیں سمجھ سکتے تھے، لہٰذا ہم افادہ عام کے لیے اسے اُردو قالب میں ڈھال کر اردو خوان طبقہ کو ایک بہترین مقالہ مہیا کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ رسالہ کا ترجمہ کرتے ہوئے ہم نے کتاب و سنت کے دلائل بھی ذکر کردیے ہیں، البتہ رسالے میں بعض ضعیف روایات بھی آ گئی تھیں، انہیں حذف کر کے صحیح روایات شامل کردی ہیں اور تکرار کو بھی ختم کر کے مفید اضافہ جات کر دیئے ہیں۔ آخر میں ہم شیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ جنہوں نے اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر چند اوراق بطور تقریظ تحریر فرمائے، اور شیخ منیر احمد وقار حفظہ اللہ جنہوں نے اس رسالہ کی نظر ثانی فرمائی اور اپنے تلمیذ ارشد محمد اصغر محمدی جنہوں نے اس رسالہ کی تخریج کرنے میں میرے ساتھ تعاون کیا، اور انتہائی قابل احترام بھائی ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی حفظہ اللہ مدیر ''دارالسنہ، پبلی کیشنز'' جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کا بیڑہ اٹھایا کا شکریہ ادا کرنا نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ درحقیقت ترجمہ و تالیف کی طرف میرے رجحان میں ان کی ترغیب، تعاون اور تشجیع کو بڑا دخل حاصل ہے، ان کی نصائح میرے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ثابت ہوئی ہیں۔ 

(( مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ. )) ❶

''جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔''

❶ سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، رقم: ١٩٥٤، وسلسلة الصحيحة للألباني، رقم: ٤١٦.

اور یاد رہے کہ ''ادارہ دارالسنہ پبلیکیشنز'' والے منہج سلف صالحین کے مطابق:

❀ مثبت اور تعمیری سوچ کے حامل افراد کے لیے

❀ تنظیمی تنگ نظری کے جمود سے پاک

معاشرے میں بے دینی و بے راہ روی اور بگاڑ پیدا کرنے والے افکار و نظریات کے مرتکب، آزاد سوچ اور خیالات کی بنیاد پر اسلام کی مخالفت کرنے والے، اور غیر شعوری طور پر شرک و کفر کا ارتکاب کرنے والے سادہ لوح افراد کے لیے اصلاح کا پیغام لیے کھڑا ہے۔

اور الحمد للہ وہ اسلامی کتب کو عوام الناس تک پہنچا کر ان کے قلوب و اذہان کو اسلام کی درخشاں تعلیمات سے منور کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ آخر میں اللہ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائے، اور اس کو ترقی بخشے، اور پھر اس عمل کو مصنف، راقم، ناشر اور راقم کے بوڑھے والدین کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے، اور ہماری مسلمان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے لیے موثر ثابت فرمائے۔ آمین

(وکتبہ)

خادم الفقہ المحمود

حافظ حامد محمود الخضری

❀ ...... ❀ ...... ❀

# ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وَبَعْدُ!

اے میری مسلمان بہن!" زاد المرأة المسلمة " (مسلمان عورت کا سامان زندگی) کے سلسلے کی اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے آپ کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا پتہ چلے گا۔

اس کتاب میں ہر اس عورت کے لیے نصیحتیں ہیں جو خود اپنی اور اپنی اولاد کی زندگی سعادت مندی سے گزارنا چاہتی ہو۔ اور اس میں اس مسلمان بہن کے لیے بھی نصیحتیں موجود ہیں جو اپنی بہنوں کی سعادت مندی اور نیک بختی کی خواہش رکھتی ہو۔

اس میں اس عورت کے لیے بھی نصائح ہیں جو سعادت دارین چاہتی ہو۔ اور اس میں اس عورت کے لیے بھی معلومات ہیں جو عقل منداور جاہل عورت کی صفات معلوم کرنا چاہتی ہو۔

اور جو عورتوں کی اچھی صفات معلوم کر کے ان کے ساتھ وابستگی اختیار کرنا چاہے نیز بری عورتوں کی برائیوں سے باخبر ہو کر ان سے اجتناب کرنا چاہے تو اس کتاب میں اس کے لیے جواب موجود ہے۔ اور اس کتاب میں اس کے علاوہ بھی کئی ایک فائدہ مند نصیحتیں ہیں۔

میں عرش عظیم کے مالک باعظمت اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ میرے اس عمل کو شرفِ قبولیت سے نوازے، اور خالصتاً اپنی ذات کریم کے لیے کر لے، بے شک وہی بہتر کارساز اور بہتر مددگار ہے۔

از

ابو مريم مجدي فتحي السيد

# قضاء اور تقدیر پر ایمان لانا

(۱ آپ کی پسندیدہ کوئی چیز اگر آپ کو کبھی حاصل نہیں ہوئی تو غم نہ کھائیں، کیونکہ وہ چیز آپ کی قسمت میں نہیں تھی۔ اور اگر وہ آپ کی قسمت میں ہوتی تو بہر صورت آپ کو حاصل ہو جاتی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَحَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ. )) ❶

''جب تک بندہ تقدیر کے اچھی اور بری ہونے پر ایمان نہیں لاتا وہ مومن نہیں ہو سکتا، نیز وہ جان لے کہ جو چیز اسے پہنچی ہے وہ اس سے چوک نہیں سکتی، اور جو چیز اس سے چوک گئی ہے وہ اسے پہنچ نہیں سکتی۔''

(۲ دنیا میں مطمئن ہو کر بلا خوف و خطر، اور امن و سلامتی کے ساتھ رہو۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ ﴾ (النحل: ۱۱۲)

''اور اللہ نے اس بستی کی مثال بیان کی، جو ایمان لائی تھی، اور مطمئن زندگی گزار رہی تھی، اور اس کے پاس اس کا رزق ہر جگہ سے وافر آتا تھا۔''

(۳ کسی بیماری یا فقر و فاقہ سے نہ ڈرو، آپ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی آپ کی قسمت میں لکھ دیا ہے، وہ ہو کر ہی رہے گا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

(( إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ،

---

❶ سنن الترمذی، ابواب القدر، رقم الحدیث: ۲۱۴۴۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.)) ❶

''شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو، اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو۔ اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو، اور زندگی کو موت سے پہلے۔''

۴) اسباب کو اختیار کرو، اور نتیجہ اللہ پر چھوڑ دو۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((اِعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ.)) ❷

''اونٹ کا گھٹنا باندھو اور توکل کرو۔''

**فائدہ**: معلوم ہوا کہ اسباب کا اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں ہے۔

۵) یقیناً بھلائی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے پسند کی ہے، اس کے علاوہ اور کسی دوسری چیز میں آپ کے لیے بہتری نہیں۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ ﴾ (البقرة: ٢١٦)

''بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو، حالانکہ وہ تمہارے لیے اچھی ہے اور بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو، حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہے لہٰذا اللہ ہی جانتا ہے، اور تم لوگ نہیں جانتے۔''

۶) اللہ تعالیٰ سے (اپنے متعلق) بہتر فیصلہ، اور مصیبت و آزمائش کے وقت اس کی خاص مہربانی کا سوال کرو۔

۷) جان لو! کہ جو آپ کو حاصل ہوا ہے اس سے آپ محروم نہیں ہو سکتی تھیں، اور جو آپ کو نہیں ملا وہ آپ کو (کسی بھی حال) ملنے والا نہیں تھا۔ جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ.)) ❸

''یقیناً جو اس کو پہنچا ہے وہ اس سے چوک نہیں سکتا، اور جو اس سے چوک گیا ہے

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤١٦.

❷ سنن ترمذی، ابواب الزھد، رقم: ٢٥١٧. البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

❸ سنن الترمذی، ابواب القدر، رقم: ٢١٤٤. البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

وہ اسے مل نہیں سکتا۔''

٨) نفع ونقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ﴾

(یونس: ١٠٦)

''اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو نہ پکار جو تجھے نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے، اور نہ نقصان۔''

**فائدہ**: اس اور اس قسم کی دوسری آیات سے یہ مسئلہ واضح ہوا کہ غیر اللہ کسی بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ لہٰذا جب آپ کو کوئی نفع پہنچے تو کہو'' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ''اور جب کوئی نقصان پہنچے تو کہو '' قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ.''

٩) اپنی زندگی اس یقین و ایمان کے ساتھ گزارو کہ آپ کے حصہ کا رزق کوئی دوسرا ہرگز نہیں کھا سکتا، اور آپ کی موت کو بھی کوئی چیز مؤخر یا مقدم نہیں کرسکتی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ ﴾ (الاعراف: ٣٤)

''اور ہر امت کے لیے مقرر وقت ہے، پس جب ان کا مقرر وقت آجاتا ہے تو وہ ایک گھڑی پیچھے ہوتے ہیں اور نہ آگے۔''

# ایمان بالغیب

(۱۰ آپ کے لیے اس ترازو پر ایمان لانا واجب ہے جس کے ذریعے اچھے اور برے اعمال تولے جائیں گے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ﴾ (الاعراف: ۸)

''اور اس دن اعمال کا وزن کیا جانا برحق ہے۔''

**فائدہ**: وزن ترازو کے ذریعہ سے ہوگا، لہٰذا ترازو پر ایمان لانا ضروری ہے۔

(۱۱ یقیناً پل صراط حق ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ﴾ (مریم: ۷۱)

''اور تم میں سے ہر شخص اس پر سے ضرور گزرے گا۔''

(اور اس کے اُوپر سے گزرنے کی رفتار اعمال کے مطابق ہوگی نہ کہ ناموں کے مطابق یعنی یہ نہیں کہ جس کا نام نیک محمد ہے وہ بہت جلدی گزر جائے، اگر چہ پوری عمر گمراہی میں گزاری ہو۔)

(۱۲ یہ اعتقاد رکھو کہ رسول اللہ ﷺ کی سفارش بھی حق ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

''پس جس شخص نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا، اس پر (میری) شفاعت حلال ہو جائے گی۔'' ❶

**فائدہ**:...... ''وسیلہ'' کا معنی قربت ہے، یہاں ''وسیلہ'' سے مراد جنت میں اس اعلیٰ مقام کا نام ہے، جو رسول اللہ ﷺ کا مقام اور جنت میں ان کا گھر ہوگا۔ یہ مقام رب العالمین

---

❶ سنن النسائی، کتاب الصلاۃ، رقم: ۶۷۹۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کے عرش سے سب سے قریب ہے۔ ❶

(۱۳ جنت اور جہنم حق ہے، اور جنت میں داخلہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت پر موقوف ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( مَا مِنْ اَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، فَقِيلَ: وَلَا اَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَلَا اَنَا، اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَتِهِ. )) ❷

''کوئی شخص اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جائے گا، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں بھی، مگر یہ کہ میرا رب اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔''

(۱۴ نبی اکرم ﷺ کا حوض حق ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاءُ هُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا. )) ❸

''میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہوگا، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی، اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا وہ پھر کبھی بھی (میدانِ محشر میں) پیاسا نہ ہوگا۔''

(۱۵ قبر کی نعمتیں اور اس کا عذاب حق ہے، یاد رہے کہ قبر (نیک انسان کے لیے) جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے، اور (برے انسان کے لیے) جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

---

❶ ذخيرة العقبى شرح المجتبى ١٦٦/٨، تيسير الرحمن لبيان القرآن ص: ٣٤٢.

❷ صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، رقم: ٧١١٣.

❸ صحيح بخاري، كتاب الرقاق، باب في الحوض، رقم: ٦٥٧٩.

''آدمی جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے، اور جنازہ میں شریک ہونے والے لوگ اس سے رخصت ہوتے ہیں تو وہ ابھی ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہوتا ہے کہ دو فرشتے (منکر نکیر) اس کے پاس آتے ہیں، وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ اس شخص یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تو کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ مومن تو یہ کہے گا کہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اس جواب پر اس سے کہا جائے گا کہ تو یہ دیکھ اپنا جہنم کا ٹھکانہ، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تمہارے لیے جنت میں ٹھکانہ دے دیا، اس وقت اسے جہنم اور جنت دونوں ٹھکانے دکھائے جائیں گے، قتادہ رحمہ اللہ نے بیان کہ: اس کی قبر خوب کشادہ کردی جائے گی (جس سے آرام و راحت ملے) پھر قتادہ رحمہ اللہ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرنی شروع کی، فرمایا: اور منافق و کافر سے جب کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ تو وہ جواب دے گا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، میں بھی وہی کہتا تھا جو دوسرے لوگ کہتے تھے۔ پھر اس سے کہا جائے گا نہ تو نے جاننے کی کوشش کی، اور نہ سمجھنے والوں کی راہ پر چلا، پھر اسے لوہے کے گرزوں سے بڑی زور سے مارا جائیگا کہ وہ چیخ پڑے گا، اور اس کی چیخ کو جن اور انسان کے سوا اس کے آس پاس کی تمام مخلوق سنے گی۔'' [1]

۱۶) موت کی سکرات اٹل ہیں، جو کہ آروں کے ساتھ چرنے، تلواروں کی مار اور ہڈیوں کے اندرونی جوش سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۝ ﴾ (ق: ۱۹)

''اور موت کی سختی حق لے کر آپہنچی۔''

۱۷) اللہ تعالیٰ کا دیدار حق ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

[1] صحيح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: ۱۳۳۸، ۱۳۷٤.

تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ.)) ❶

''اللہ تبارک وتعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں مزید کچھ عطا کروں؟ تو وہ کہیں گے، کیا ہمارے چہرے سفید نہیں ہیں؟ کیا تو نے ہمیں آگ سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ پھر اللہ تعالیٰ اپنا پردہ ہٹادے گا اور جنتی اس کی طرف دیکھیں گے، پس اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کی تمام عطا کردہ نعمتوں میں سے اس کا دیدار سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔''

(۷) مُردوں کو زندہ کرنا: موت کا دوبارہ زندہ ہونا، پھر جینا اور پھر اس کا حشر حق ہے، جو کہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی آیات میں سے ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ﴾ (البقرۃ: ۲۸)

''تم کیسے اللہ کے ساتھ انکار کرتے ہو، حالانکہ تم بے جان تھے، تو اس نے تمہیں زندہ کیا، پھر تم پر موت طاری کردے گا، پھر تمہیں (دوبارہ) زندہ کرے گا، پھر اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

❀ ...... ❀ ...... ❀

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: ٤٤٩.

# علامات قیامت پر ایمان

۱۹) سب سے بڑا فتنہ مسیح دجال کا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( مَا كَانَتْ فِتْنَةٌ وَلَا تَكُونُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَكْبَرَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ . )) ❶

''دجال کے فتنہ سے بڑا فتنہ نہ کوئی پہلے ہوا، اور نہ قیامت تک ہوگا۔''

۲۰) روزِ قیامت سے قبل عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے اترنا یقینی ہے، وہ مسیح دجال کو قتل کریں گے، اور اللہ تعالیٰ، رحمٰن ورحیم کی مقررہ شریعت کے مطابق حکومت کریں گے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا . )) ❷

''اللہ کی قسم! ابن مریم عادل حکمران بن کر تم میں ضرور اترے گا۔''

۲۱) یاجوج وماجوج قومیں بھی اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں، وہ قبل از قیامت نکلیں گی۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝ ﴾ (الانبياء: ٩٦)

''یہاں تک کہ یاجوج وماجوج کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا، اور وہ ہر اونچی جگہ سے تیزی میں اترنے لگیں گے۔''

۲۲) ''دابۃ الارض'' (زمین پر چلنے والا بہت بڑا خوفناک جانور) قیامت سے پہلے نکلے گا اور لوگوں سے باتیں کرے گا۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

---

❶ اس کے کثرۃ طرق اور شواہد کی بناء پر شعیب الارناؤوط نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ مسند احمد: ٢٩٢،٣، رقم: ١٤١١٢.

❷ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: ٣٩١

﴿ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ﴾ (النمل: ۸۲)

''اور جب ان کے سامنے قیامت آ جائے گی، تو ہم زمین سے ان کے لیے ایک چوپایہ نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا۔''

(۲۳ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قیامت کی پہلی بڑی علامت ہوگی جو توبہ کے دروازے کو بند کر دے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ. )) ❶

''تین چیزیں جب نکل جائیں گی، (ظاہر ہو جائیں گی) تو کسی کا ایمان کام نہیں آئے گا جو اس کے پہلے ایمان نہیں لایا تھا، یا جس نے ایمان لانے کے بعد کوئی اچھا کام نہیں کیا تھا۔ (۱) سورج کا اس کے مغرب سے طلوع ہونا، (۲) دجال، (۳) دابۃ الارض۔''

(۲۴ مہدی کا ظہور بھی حق ہے، غلط اور ہنسی کھیل کی بات قطعاً نہیں ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا. ))

''جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، تو ان (مسلمانوں) کا امیر کہے گا: آؤ! ہمیں نماز پڑھاؤ، تو عیسیٰ علیہ السلام اس سے انکار کر دیں گے۔''

**فائدہ**: یاد رہے کہ '' أَمِيرُهُمْ '' (ان کے امیر) سے مراد یہاں ''مہدی'' ہیں، اور مہدی کے ظہور کے حق ہونے کے متعلق مروی روایات تواتر کی حد تک پہنچ جاتی ہیں۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: ۳۹۸.

# خبردار! یہ عیوب اور خامیاں ہیں

(۲۵ آپ کا ایسی ذات سے نقصان پہنچنے کا خوف رکھنا ہو اُس کا اختیار نہیں رکھتی، اور ایسے شخص سے نفع کی امید رکھنا جو نفع پہنچانے پر قادر نہیں ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ ﴾ (الرعد: ۱۶)

''آپ کہہ دیجیے کہ کیا تم لوگوں نے اس کے سوا دوسروں کو یار و مددگار بنالیا ہے جو خود اپنی ذات کے لیے کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔''

(۲۶ آپ کا غلط کاموں اور نافرمانی کا عادی ہو جانا حق اور اطاعت سے محبت کرنے میں مانع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (آل عمران: ۱۳۵)

''اور جب ان سے کوئی بدکاری ہو جاتی ہے یا اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں، تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور اپنے گناہوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کون گناہوں کو معاف کرسکتا ہے، اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔''

(۲۷ (نیک اعمال سے) غفلت اور سستی، اور برے اعمال پر مصر رہنا، اور یہ کہنا کہ '' سَوْفَ اَعْمَلُهٗ '' عنقریب میں یہ کام کرلوں گی، ہر وقت طول حیات کی امید سے وابستہ رہنا، اور موت کو دور سمجھنا۔

(۲۸ اپنے عیوب کو چھوڑ کر دوسروں کے عیوب کی تلاش میں مصروف رہنا۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(( طُوبٰی لِمَنْ شَغَلَهُ عَيْبُهُ عَنْ عُيُوبِ النَّاسِ.)) ❶

''طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جسے اس کے اپنے عیب لوگوں کی عیب جوئی سے روک دیں۔''

(۲۹ لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی ظاہری حالت کو سنوارنے میں مصروف رہنا، اور اپنے باطن کو نظر انداز کر دینا، حالانکہ اسی باطن کی طہارت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

(۳۰ آپ کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی مٹھاس وحلاوت کا شعور نہ رکھنا، بلکہ ان کی نافرمانی پر خوش رہنا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی نافرمانی سے منع فرمایا ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝ ﴾ (الاحزاب : ٣٦)

''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے، پس تحقیق وہ گمراہ ہے واضح گمراہ ہونا۔''

(۳۱ دوسری مسلمان عورتوں کے سامنے اپنے دنیوی ساز وسامان کی بہتات کی وجہ سے فخر اور غرور کا اظہار کرنا۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ ۚ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝ ﴾ (القصص : ٧٦)

''بے شک قارون قوم موسیٰ کا ایک فرد تھا، پھر وہ ان کے خلاف سرکشی کر بیٹھا،

---

❶ حلية الأولياء ٣/ ٢٠٢، فيض القدير : ٤/ ٢٨١. اس کو ابن حجر نے ''حسن'' کہا ہے، بلوغ المرام، رقم: ١٣١٧۔

اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیے۔ تھے کہ طاقتور لوگوں کی ایک جماعت اس کی کنجیاں بمشکل اٹھا سکتی تھی، جب اس سے اس کی قوم نے کہا کہ اتراؤ نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔"

(۳۲ اس حقیقت سے عدم علم کی بنیاد پر کہ تیرے منہ سے جو لفظ بھی نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے تیرے نامہ اعمال میں جمع کر دیتا ہے، تیرا کثرت کلام میں وقت ضائع کرنا بھی عیوب میں سے ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے "کراماً کاتبین" جو انسان کرتا ہے اسے جانتے ہیں، اور لکھتے ہیں۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِينَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ ﴾

(الانفطار: ۱۰، ۱۱، ۱۲)

"اور بے شک تم پر نگہبان مقرر ہیں، وہ معزز لکھنے والے ہیں، وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔"

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا ہے:

﴿ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝ ﴾ (ق: ۱۷، ۱۸)

"ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔ انسان جوں ہی منہ سے کوئی لفظ نکالتا ہے، اس کے پاس موجود نگہبان اسے محفوظ کر لیتا ہے۔"

(۳۳ دنیا کے مستقل ٹھکانہ نہ ہونے، اور آخرت کے مستقل ٹھکانہ ہونے کے بارے میں یقین کم ہونا۔ حالانکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ ﴾

(المؤمن: ۳۹)

"یہ دنیاوی زندگی چند دن کی لذت ہے، اور بے شک آخرت ہی ہمیشہ کا گھر ہے۔"

۳۴) بعض امور کے ارتکاب کو اپنے لیے اچھا سمجھنا، اور دوسرا کوئی اگر وہی کام کرے تو اسے برا سمجھنا۔

۳۵) گناہوں کا بکثرت ارتکاب اور توبہ واستغفار کم کرنا، بطور دلیل کے ان لوگوں کا انجام قرآن مجید میں پڑھ لیں، جنھوں نے اللہ پر ایمان لانے والے نیک بندوں اور بندیوں کو آگ میں ڈال دیا۔ اور اپنے گناہ سے تائب ہو کر دائرۂ اسلام میں داخل نہیں ہوئے، قیامت کے دن ان کے لیے جہنم کا دردناک عذاب تیار ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ ﴾ (البروج : ۱۰)

''بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو آزمائش میں ڈالا، پھر توبہ نہیں کی، تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے، اور ان کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

۳۶) کسی معاملہ میں دوسرے کی رائے کو حقیر جاننا، اور اسی کے متعلق اپنی رائے کو ترجیح دینا۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کو اس فعل سے اس طرح منع فرمایا:

﴿ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ﴾ (آل عمران : ۱۶۰)

''اور معاملات میں ان سے مشورہ لیجیے۔''

۳۷) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کی امید پر گناہ سے باز نہ آنا۔

۳۸) ہمیشہ اپنے آپ کو اچھا سمجھنا، اور غیر کو برا جاننا۔

۳۹) مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ کم طلب کرنا۔

۴۰) اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم ﷺ کی اطاعت میں عملی کوتاہی اختیار کرنا۔

۴۱) اپنی کم علمی کی بنا پر اس چیز سے باخبر رہنا کہ جو توفیق عمل آپ کو ملی ہے وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔

۴۲) ظاہری نمود ونمائش کو پسند کرنا اگرچہ خلوص نیت کو داؤ پہ لگانا پڑے۔ حالانکہ ہر کسی کام

میں اخلاص بہت ضروری ہے، فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

(( إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. )) ❶

''بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

۴۳) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے لوگوں کے محبوب ہونے کا تکلف کرنا۔ حالانکہ اصل محبت کی بنیاد اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے، اور نافرمانی نفرت کا باعث بن جاتی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

(( وَإِنَّ لِلسَّيِّئَةِ سَوَادًا فِي الْوَجْهِ وَظُلْمَةً فِي الْقَلْبِ، وَوَهْنًا فِي الْبَدَنِ وَنَقْصًا فِي الرِّزْقِ، وَبُغْضَةً فِي قُلُوبِ الْخَلْقِ. )) ❷

''اور یقیناً برائی سے انسان کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے، دل سخت ہو جاتا ہے، رزق میں کمی ہو جاتی ہے، بدن میں کمزوری آ جاتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔''

۴۴) اپنی دنیا بنانے کی حرص، اور مال کو کثرت سے چاہنا، اگرچہ آخرت سے ہاتھ ہی دھونے پڑیں، اور آخرت کی بھلائیاں کم حاصل کرنا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مذمت بایں الفاظ فرمائی ہے۔

﴿ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ ﴾ (التکاثر : ۱)

''لوگو! تمہیں کثرتِ مال کی چاہت نے اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے۔''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی ان الفاظ میں مذمت فرمائی جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى ۝ ﴾

(الاعلیٰ : ۱۶، ۱۷)

''بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت زیادہ بہتر اور ہمیشہ باقی

❶ صحیح البخاري، کتاب بدء الوحي، رقم: ۱۔ ❷ الجواب الکافي، ص: ۷۲.

رہنے والی ہے۔''

یعنی اے بنی نوع انسان! تم وہ نہیں کرتے جو آخرت میں تمہاری کامیابی وکامرانی کا سبب بنے، بلکہ دنیا کی فانی لذتوں کے لیے سرگرداں رہتے ہو، حالانکہ آخرت دنیا سے کہیں بہتر ہے، اس کی نعمتیں لازوال ہیں، اور دنیا دار فانی ہے۔

مالک بن دینار کا قول ہے کہ: ...... ''اگر دنیا فنا ہونے والی سونے کی بنی ہوتی، اور آخرت لازوال ٹھیکرے کی، تو لازوال ٹھیکرے کو فانی سونے پر ترجیح دینا واجب ہوتا، چہ جائیکہ آخرت لازوال سونے کی بنی ہوئی ہے، اور دنیا فانی ٹھیکرے کی۔''

(۴۵) اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے دشمنی رکھنے کی بجائے اپنی خواہشات نفس کے مطابق کسی سے بغض رکھنا۔ حالانکہ افضل ایمان یہ ہے کہ اللہ کی خاطر کسی سے محبت ہو، اور اللہ کے لیے ہی دشمنی ہو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( اَفْضَلُ الْاِیْمَانِ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ فِي اللّٰهِ. )) ❶

''افضل ایمان یہ ہے کہ آپ اللہ کے لیے کسی سے محبت کریں، اور اللہ کے لیے کسی سے بغض رکھیں۔''

(۴۶) اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرنا، اور اپنے کیے ہوئے (اچھے یا برے) اعمال پر فخر کرنا۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( یُؤْتَی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُلْقَی فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَیَدُوْرُ بِهَا کَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحَا فَیَجْتَمِعُ اِلَیْهِ اَهْلُ النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ: یَا فُلَانُ مَالَكَ؟ أَلَمْ تَکُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَی عَنِ الْمُنْکَرِ؟ فَیَقُوْلُ: بَلٰی! قَدْ کُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِیْهِ، وَأَنْهَی عَنِ الْمُنْکَرِ وَآتِیْهِ. )) ❷

---

❶ شیخ شعیب الارناؤط نے اسے ''حسن لغیرہ'' کہا ہے۔ مسند احمد: ۵/ ۲۴۷. طبرانی کبیر ۲۰ / ۴۲۶.

❷ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: ۳۲۶۷. صحیح مسلم، کتاب الزهد، رقم: ۲۹۸۹ واللفظ له.

''روزِ قیامت ایک آدمی کو لایا جائے گا تو اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اس کے پیٹ کی انتڑیاں بالکل باہر نکل آئیں گی، اور وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح چکی کا گدھا گھومتا ہے، تو جہنمی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے، اور کہیں گے، اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو نیکی کا حکم نہیں کرتا تھا، اور برائی سے منع نہیں کرتا تھا؟ پس وہ کہے گا؛ کیوں نہیں، میں نیکی کا حکم دیا کرتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور میں برائی سے منع تو کیا کرتا تھا لیکن خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔''

۴۷) دوسروں کے بھید جاننے کی ٹوہ میں رہنا، اور پھر ان کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(( يَامَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قَلْبِهِ لَاتَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَبَعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحُهُ فِيْ بَيْتِهِ . )) ❶

''اے وہ لوگو! جو اپنی زبانوں سے ایمان لائے ہو، اور ایمان ابھی ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی باہم غیبت نہ کیا کرو، اور نہ ہی ان کے عیوب کے درپے ہوا کرو، اس لیے کہ جو شخص ان کے عیوب کے درپے ہوگا تو اللہ اس کے عیوب کے درپے ہوگا، اور اللہ جس کے عیوب کے درپے ہو جائے تو وہ اسے اس کے گھر میں بھی رسوا کر کے چھوڑتا ہے۔''

۴۸) جھوٹی تعریف پر خوش ہونا، اور حقیقی مذمت پر ناراض ہونا۔ جھوٹی تعریف پر خوش ہونے والوں کی اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں مذمت فرمائی ہے۔

﴿ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا ﴾ (آل عمران : ۱۸۸)

''اور وہ چاہتے ہیں کہ نا کردہ اعمال پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔''

۴۹) اپنی حالت کی کوتاہی، اور جہالت کا علم ہونے کے باوجود اللہ کی اطاعت کی طرف

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، رقم: ۴۸۸۰. البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

جلدی نہ کرنا، اور نہ ہی حصول علم کی کوشش کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ. )) ❶

''کافر اور منافق کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے؛ تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا تھا؟ پس وہ کہتا ہے، میں نہیں جانتا، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے، پس کہا جاتا ہے: نہ تو نے جانا، اور نہ پڑھا، اور اسے لوہے کی گرزوں سے مارا جاتا ہے، پس وہ چیختا ہے، اور اس کی چیخ و پکار کو جن و انس کے علاوہ سبھی مخلوقات سنتی ہیں۔''

لہٰذا اپنی کوتاہی اور جہالت کا ادراک ہونے پر علم حاصل ضرور کرنا چاہیے۔

❀ ..... ❀ ..... ❀

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: ۱۳۳۸، ۱۳۷۴.

# کہیں آپ کو یہ برائیاں لے نہ ڈوبیں

(۵۰ جھوٹ ...... اس لیے کہ جھوٹ منافقت کو جنم دیتا ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ...... )) ❶

''منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے...''

(۵۱ زنا ...... اس لیے کہ زنا کرنے والی عورت اللہ کے نزدیک سخت نافرمان ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۝ ﴾ (الاسراء: ۳۲)

''اور تم زنا کے قریب نہ جاؤ، بلاشبہ وہ بڑی بے شرمی کا کام ہے اور برا راستہ ہے۔''

(۵۲ چغل خوری ...... جس عورت میں یہ عیب ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ. )) ❷

''چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔''

(۵۳ قطع رحمی کرنا ...... جس نے اپنی رشتہ داری کو ملایا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ملائے گا، اور جس نے رشتہ داری کو ختم کیا، اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) قطع (دور) کردے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلرَّحِمُ شِجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ. )) ❸

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الايمان، رقم: ۳۳ ❷ صحيح مسلم، كتاب الايمان: ۲۹۰.

❸ صحيح بخاري، كتاب الأدب، رقم: ۵۹۸۹.

''رحم (رشتہ داری) رحمٰن سے ملی ہوئی شاخ ہے، جو شخص اس سے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو اس سے قطع تعلق کرے، میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔''

(۵۴) سرکشی ...... اس لیے کہ ظالم اور بے وقوف عورت ہی سرکشی کرتی ہے (اس صفت میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام کی نافرمانی، ماں باپ اور خاوند کے خلاف سرکشی شامل ہے۔) رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِثْلُ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ. )) ❶

''ظلم، سرکشی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی ایسا گناہ نہیں جو اپنے کرنے والے کے لیے دنیا میں بھی قابل مواخذہ ہو، اور پھر اسے آخرت میں بھی اس کے لیے ذخیرہ کرلیا جاتا ہے۔''

(۵۵) نفاق ...... اس لیے کہ نفاق سے آدمی جہنم کا ایندھن بنے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ ﴾ (النساء: ١٤٥)

''بے شک منافقین جہنم کی سب سے نچلی کھائی میں ہوں گے۔''

(۵۶) بے جا غصہ ...... اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر کے لیے غصہ کرنے والی عورت شیطان کو خوش، اور اپنے رب کو ناراض کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے وصیت کیجیے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَغْضَبْ. )) ❷

''غصہ مت کر۔''

اس نے کئی مرتبہ (سوال) دہرایا، آپ ﷺ نے (یہی) فرمایا۔ ''غصہ مت کر۔''

(۵۷) بخل ...... اس لیے کہ بخل سے کام لینے والی عورت اللہ تعالیٰ، لوگوں اور جنت سے دور

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، رقم: ٤٩٠٢. البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ٦١١٦.

اور شیطان سے قریب ہوتی ہے، نیز وہ جہنم سے بھی قریب ہوتی ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ بخل سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

(( اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ ...... )) [1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں بخل سے......''

۵۸) پڑوسیوں سے برا برتاؤ...... اس لیے کہ وہ عورت جنت میں داخل نہیں ہوگی جس کے ہمسائے (پڑوسی) اس کی ایذاء رسانی سے محفوظ نہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ. )) [2]

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے پس وہ اپنے ہمسائے (پڑوسی) کو تکلیف نہ دے۔''

۵۹) عہد شکنی...... اس لیے کہ عہد شکنی (وعدہ پورا نہ کرنا، وعدہ کر کے توڑ دینا) بری عورتوں کی عادت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ. )) [3]

''چار چیزیں ہیں، جس شخص میں وہ ہوں خالص منافق ہوتا ہے اور جس شخص میں ان خصلتوں (عادتوں) میں سے کوئی ایک ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوتی یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے، جب اسے امانتدار سمجھا جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ کہے، جب عہد کرے تو اسے توڑ ڈالے اور جب جھگڑے تو بدزبانی کرے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعاء، رقم: ۶۳۷۰.

[2] صحیح البخاری، کتاب الأدب، رقم: ۶۰۱۸.

[3] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ۳۴.

۶۰) **سرگوشی** ...... جب تم تعداد میں تین ہو تو دو عورتیں بغیر اجازت تیسری سے الگ ہو کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُوْنَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجَلَ أَنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ.)) ❶

''جب تم تین ہو تو دو آدمی تیسرے کے بغیر آپس میں سرگوشی نہ کریں، یہاں تک کہ تم دوسرے لوگوں کے ساتھ مل جاؤ، کیونکہ یہ چیز اسے غمگین کرے گی۔''

۶۱) **گھمنڈ** ...... اس لیے کہ جس نے اپنے آپ کو بڑا جانا، اور فاخرانہ چال چلی، تو وہ اس حال میں اپنے رب سے ملے گی کہ رب اس پر شدید ناراض ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ، يَمْشِي فِي بُرْدَيْهِ قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) ❷

''ایک شخص چلنے میں اکڑ رہا تھا اور اپنی دو چادروں میں اترا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا، پھر وہ قیامت تک اسی میں دھنستا چلا جاتا ہے۔''

۶۲) **مسلمان کو تکلیف پہنچانا** ...... جس نے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائی وہ کامل مسلمہ نہیں ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.)) ❸

''(کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔''

۶۳) **ظلم** ...... اس لیے کہ ظلم کرنے والی عورت روز قیامت بہت سے اندھیروں میں ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الأدب، رقم: ٦٢٩٠.

❷ صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، رقم: ٥٤٦٧.

❸ صحيح بخاري، كتاب الايمان، رقم: ١٠.

(( اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. )) ❶

''ظلم (کرنے کی بنا پر) قیامت کے دن کئی اندھیرے ہوں گے۔''

۶۴) **خود پسندی** ..... اللہ تعالیٰ خود پسند عورت کی طرف روزِ قیامت نظر رحمت سے نہ دیکھے گا، نہ اس سے بات کرے گا اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ. )) ❷

''تین شخص ایسے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائے گا، اور نہ ہی نظر رحمت سے ان کی طرف دیکھے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور فقیر تکبر کرنے والا۔''

۶۵) **حسد** ..... کسی پر انعام اور اس کی اچھی حالت کو دیکھ کر جلنا، اور یہ آرزو کرنا کہ وہ نعمت اس سے چھن جائے اور اسے حاصل ہو جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( لَا تَحَاسَدُوا. )) ❸

''تم ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔''

۶۶) **نجومی کے پاس جانا** ..... جو عورت کسی نجومی کے پاس گئی، اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. )) ❹

''جو شخص نجومی (کاہن) کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو

---

❶ صحيح البخاري، كتاب المظالم، رقم: ٢٤٤٧.

❷ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: ٢٩٦.

❸ صحيح مسلم، كتاب الأدب، رقم: ٦٥٣٠.

❹ صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: ٥٨٢١.

چالیس راتوں تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔''

۶۷) **طمع** ...... لالچ وطمع مسلمان عورت کو ریاکار بنادیتا ہے اور اسے اخلاص سے دور کردیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ. )) ❶

''اگر کسی قوم کی بکریوں میں دو بھوکے بھیڑیے چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا کہ مال اور شرف کا حرص آدمی کے دین کا نقصان کرتا ہے۔''

۶۸) **سخت جھگڑالو پن** ...... اس لیے کہ یہ دونوں جاہل اور غافل عورتوں کی صفات ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمِ. )) ❷

'' اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔''

۶۹) **خواہشات نفس کی اتباع** ...... یہ عادت آخرت کو بھلا دیتی ہے اور حق کو قبول کرنے میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ملاحظہ ہو:

﴿ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ط ﴾ (الفرقان : ٤٣)

''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھ لیا جس نے اپنی خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے۔''

۷۰) **بدگمانی** ...... بری خصلت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ...... )) ❸

''تم بدگمانی سے بچو......''

❀......❀......❀

❶ سنن الترمذی، کتاب الزھد، رقم: ٢٣٧٦. البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔
❷ سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، رقم: ٢٩٧٦. البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔
❸ صحیح بخاری، کتاب النکاح، رقم: ٥١٤٣.

# کیا آپ میں یہ عادات وخصائل موجود ہیں؟

۷۱) **سخاوت** ...... اس کا معنی یہ ہے کہ تو اپنے مال کا صدقہ کرنے والی اور دوسروں کے مال سے پرہیز کرنے والی ہو۔ رسول اللہ ﷺ کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(( كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ.)) ❶

''نبی ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے، اور رمضان کے مہینے میں تو اور سب دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے تھے۔''

۷۲) بہت پر اثر وعظ مُردوں کی قبر کی طرف دیکھنے کے مترادف ہے۔

۷۳) اپنی خیر خواہ اور دیانت دار بہن سے اپنے عیوب کی معلومات حاصل کرو۔

۷۴) بہترین عورت وہ ہے جو اپنی زبان پر قابو رکھے، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: نجات کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ.)) ❷

''اپنی زبان پر کنٹرول رکھیں۔''

۷۵) بہترین عورت وہ ہے جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، حدیث میں آتا ہے کہ:

(( كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ.)) ❸

''رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر گھڑی کیا کرتے تھے۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب حسن الخلق والسخاء .....

❷ صحیح الترمذی، ابواب الزھد، رقم: ۱۹۶۱۔

❸ سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم: ۳۳۸۴۔ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

(۷۶ بہترین سخی عورت وہ عورت ہے جو تنگی کے حالات میں بھی سخاوت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ. )) ❶

''سائل کو (کچھ نہ کچھ) دو، اگرچہ (بکری کا) جلا ہوا کھر ہی کے ذریعے کیوں نہ ہو۔''

(۷۷ شرم و حیاء میں مضبوط وہ عورت ہے جو علیحدگی میں ایسا عمل نہ کرے جسے وہ کھلے بندوں لوگوں کے سامنے کرنے سے شرم محسوس کرتی ہو۔ کیونکہ وہ گناہ کا کام شمار ہوگا، رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( اَلْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ )) ❷

''گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے، اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے۔''

(۷۸ بہترین عقلمند وہ عورت ہے جو اپنی اصلاح کیے بغیر کسی دوسری عورت کی اصلاح نہ کرے۔ کیونکہ لوگوں کو وہ نہیں کہنا چاہیے جس پر اپنا عمل نہ ہو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ ﴾ (الصف : ۲، ۳)

''اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے ہو، یہ بات اللہ کو بہت ہی زیادہ ناپسند ہے کہ تم وہ بات کہو جس پر خود عمل نہیں کرتے ہو۔''

(۷۹ بہترین سہیلی وہ ہے جو اپنی دوست کی خامیوں کو دور کرے، اس کی اصلاح کرے، اور اس کی لغزشوں سے درگزر کرے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ

---

❶ الموطا، كتاب الصدقة، رقم: ۲۰۲۹. شیخ سلیم الہلالی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: ۶۵۱۶، ۶۵۱۷.

الْمُنكَرِ ﴾ (آل عمران : ۱۱۰)

''تم بہترین امت بنا کر لوگوں کے لیے نکالے گئے ہو، نیکی کا حکم کرتے ہو، اور برائی سے روکتے ہو۔''

۸۰) دوسروں کے کام آنا بڑا عظیم کام ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ. )) ❶

''جب تک بندہ اپنے مومن بھائی کی مدد میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں رہتا ہے۔''

۸۱) **عصمت** ...... یعنی پاکدامنی، یہ برے اعمال سے رکنے اور ایسے امور سے دوری کا نام ہے جو ناجائز اور غیر شرعی ہوں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ط ﴾

(النساء : ۳٤)

''پس نیک عورتیں وہ ہیں، جو فرمانبرداری کرنے والی ہیں، اور خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت میں (مال وآبرو) کی حفاظت کرنے والیاں ہیں۔''

علامہ قرطبی فرماتے ہیں:

''اس آیت میں عورتوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اطاعت کریں اور خاوندوں کی عدم موجودگی میں ان کے مالوں کی اور اپنی عزت کی حفاظت کریں۔'' ❷

۸۲) **صدق** ...... سچ بولنا، یہ نیکی کی طرف، اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ

❶ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ٦٨٥٣.

❷ تفسير قرطبي : ١٢٦/٥.

اِلَی الْجَنَّةِ.)) ❶

''تم سچ ہی بولا کرو، کیوں کہ سچ بولنا نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے، اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔''

(۸۳ ایثار..... اپنی بجائے دوسرے کو ترجیح دینا، جس نے اپنے نفس پر دوسرے کو ترجیح دی، اس کا رب اسے اپنی محبت اور جنت کا حق دار اور وارث بنا دے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ (الحشر: ۹)

''اور وہ انہیں اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں خود تنگی میں ہی ہوں۔''

(۸۴ رضا..... اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہنے والی عورت اپنے رب کی محبت کے تحت زندگی گزارتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کر کے اس کی تقدیر مقرر کر دی ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝ ﴾ (القمر: ۴۹)

''ہم نے ہر چیز کو ٹھیک اندازے کے مطابق پیدا کیا ہے۔''

(۸۵ تواضع..... عاجزی اور انکساری کرنے والی عورت عبادت کرنے والی نیک عورتوں میں شمار ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.)) ❷

''اور نہیں کوئی اللہ کی خاطر تواضع کرتا مگر اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے۔''

(۸۶ اطمینان..... مطمئن عورت، چیز کے کھو جانے پر غم نہیں کھاتی، اور نہ ہی موجود چیز پر زیادہ خوش ہوتی ہے، اور نہ ہی آنے والے حالات سے خوف کھاتی ہے۔ کیوں کہ جو لوگ دنیا میں ایمان لائے ہوں گے، اور انھوں نے نیک عمل کیا ہوگا، ان کا انجام اس دن اچھا ہوگا، انہیں رب العالمین آواز دے گا، اور کہے گا؛

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الأدب، رقم: ٦٠٩٤.

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: ٦٥٩٢.

﴿ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ ﴾ (الفجر: ۲۷ـ۳۰)

''اے پاکیزہ روح، تو آج میرے ان بندوں میں شامل ہو جا جنھیں نہ کوئی خوف لاحق ہوگا، اور نہ کوئی حزن و ملال، اور تو ان کے ساتھ میری جنت میں داخل ہو جا۔''

**فائدہ**:...... مفسرین لکھتے ہیں یہ بات ان سے موت کے وقت، اور قیامت کے دن کہی جائے گی۔

۸۷) **حیاء** ...... باحیاء عورت مومن عورتوں میں سے ہے، اور مومن عورتوں کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ. )) ❶

''حیاء ایمان کا حصہ ہے، اور ایمان کا مقام جنت ہے۔''

۸۸) **سکینت** ...... سکون دل میں ہے تو آپ مصائب سے خوفزدہ نہ ہوں اور نہ ہی پریشانیوں پر غم کھائیں۔

۸۹) **شکر** ...... جو نعمتیں آپ کے پاس ہیں، آپ کا دل سے یقین کرنا، اور ساتھ اقرار کرنا کہ وہ اللہ ہی کے فضل و رحمت سے ہیں شکر کہلاتا ہے۔ پھر ان نعمتوں کو ہر بھلائی کے کام میں اپنے اعضاء کے ساتھ استعمال، اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(( عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ. )) ❷

''مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے، اس کے ہر معاملے میں خیر ہے اور یہ سعادت

---

❶ سنن الترمذی، ابواب البر والصلة، رقم: ۲۰۰۹۔ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الزھد، رقم: ۷۵۰۰۔

صرف مومن کے نصیب میں ہے، جب اسے کوئی خوشی نصیب ہوتی ہے اور وہ شکر ادا کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔''

۹۰) **استقامت** ..... احکام شرعیہ پر عمل پیرا ہونے، اور شریعت کے مخالف اُمور سے اجتناب میں ثابت قدم رہنے کا نام استقامت ہے، اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات بتائیں کہ میں اس کے متعلق آپ کے بعد کسی سے سوال نہ کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ.)) ❶

''کہو میں اللہ پر ایمان لایا، پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔''

۹۱) **حلم** ..... بردباری عورت کو اپنے اللہ کا محبوب بنا دیتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا:

(( إِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: اَلْحِلْمِ وَالْاَنَاةُ.)) ❷

''یقیناً آپ میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے، حلم اور سنجیدگی۔''

۹۲) **صبر** ..... صبر کرنے والی عورت دین و دنیا میں کامیابی حاصل کرنے والی اخلاقیات سے متصف ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(( إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ.)) ❸

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: ۱۵۹.

❷ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: ۱۱۷.

❸ صحیح البخاری، کتاب المرض، رقم: ۵۶۵۳.

''یقیناً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں سے آزماتا ہوں، اور وہ صبر کرے تو میں اسے ان کے بدلے میں جنت عطا کرتا ہوں۔''

۹۳) **تقویٰ** ...... یعنی رب ذوالجلال کا خوف اپنے دل میں رکھنا اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا باعث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ. )) ❶

''یقیناً اللہ تعالیٰ متقی، غنی اور گم نام بندے کو پسند کرتا ہے۔''

۹۴) **امانت** ...... امانت دار عورت اللہ تعالیٰ، اور تمام لوگوں کو بھی محبوب ہوتی ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ. )) ❷

''جس میں امانت نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں ہے۔''

۹۵) **وفاء** ...... وفاء دار عورت اللہ تعالیٰ کے حقوق اور حقوق العباد کو صحیح طور پر ادا کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ. )) ❸

''جب عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے، تو وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی۔''

❀ ...... ❀ ...... ❀

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الزهد، رقم: ۷۴۳۲.

❷ مسند احمد، رقم: ۱۲۳۸۳. اس کو شیخ شعیب الارناؤط نے ''حسن'' کہا ہے۔

❸ اس کو ابن حبان، رقم ۴۱۶۳ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ اور شیخ شعیب الارناؤط نے بھی ''صحیح'' کہا ہے۔

# اگر آپ پُرسکون زندگی چاہتی ہیں تو!!!

(٩٦ کبھی ایسی حالت اختیار نہ کرو کہ جو آپ کے شوہر کو اچھی نہ لگے، بہترین عورت وہ ہے جس پر اس کے خاوند کی نظر پڑے تو اس کی اچھی حالت اس کی آنکھوں میں نمایاں ہو اور اس کے دل کا سرور بنے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَلَيْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ. )) ❶

"دنیا ساری کی ساری فائدہ ہے، لیکن نیک عورت سے بڑھ کر دنیا میں کوئی اچھی چیز نہیں۔"

اور اس پر مستزاد آپ ﷺ کا یہ بھی ارشادِ گرامی ہے:

(( خَيْرُ النِّسَاءِ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ. )) ❷

"عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے، جس کو اس کا شوہر دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے اور اس کی فرمانبرداری کرے جب وہ اس کو کوئی حکم دے، اور اپنی ذات کے بارے میں (فیصلہ کرنے میں) اس کی مخالفت نہ کرے اور نہ ہی مال میں ایسا تصرف کرے جو اس کو ناگوار گزرے۔"

(٩٧ جب بھی آپ کا شوہر اپنی نظر آپ کی طرف کرے تو آپ کے ہونٹوں کی مسکراہٹ نمایاں ہو۔ حدیث میں ہے:

(( جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِابْنَةٍ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، رقم: ١٨٨٢. اس کو علامہ البانی نے "صحیح" کہا ہے۔

❷ سلسلة الصحيحة: ٤/٤٥٣، رقم: ١٨٣٨.

بِهٰذِهِ ابْنَتِي قَدْ اَبَتْ اَنْ تَتَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ اَطِيْعِي اَبَاكِ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَتَزَوَّجُ حَتّٰى تُخْبِرَنِيْ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهِ اَنْ لَوْ كَانَتْ قَرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا مَا اَدَّتْ حَقَّهُ ...... الخ.)) ❶

''ایک آدمی اپنی بیٹی کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میری بیٹی ہے اس نے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے، تو نبی ﷺ نے (لڑکی سے) فرمایا: اپنے والد محترم کی فرمانبرداری کرو، تو اس نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک مجھے خاوند کے حقوق نہ معلوم ہو جائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ خاوند کا حق بیوی پر یہ ہے کہ اگر خاوند کو زخم ہو وہ اس کو چاٹتی رہے، تب بھی اس کا حق ادا نہیں کر سکتی۔''

مزید برآں آپ ﷺ کا فرمان ہے:

(( لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ.)) ❷

''بھلائی میں سے کسی چیز کو ہرگز حقیر مت سمجھ، خواہ (اتنا ہی ہو کہ) تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی کے ساتھ ملے۔''

(۹۸) اپنے خاوند کی فرمانبرداری کر کے اسے بہت زیادہ خوش کرو، وہ آپ کی فرمانبرداری کے مطابق ہی آپ کی محبت کا احساس کرے گا، اور جلدی آپ کو راضی کرنے کی کوشش کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ، فَلْتُجِبْهُ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ.)) ❸

❶ اس کو ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔ صحیح ابن حبان، رقم: ٤١٦٤.

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: ٦٦٩٠.

❸ اس کو ابن حبان (رقم: ۴۱۶۵) نے صحیح کہا ہے اور شیخ شعیب الارناؤط نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کو کسی حاجت کے لیے بلائے، تو وہ اس کی بات پر لبیک کہے اگرچہ وہ تندور پر ہی کیوں نہ ہو۔“

(۹۹ اگر آپ کی کوئی غلطی اس کے نوٹس میں آ گئی ہو تو اس کا ازالہ کرنے کے لیے مناسب وقت اور مناسب طریقہ اختیار کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی کو جب اس نے آپ سے سوال کیا کہ میں اپنے خادم سے کس قدر درگزر کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( أُعْفُ عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً. )) ❶

”ہر روز اس سے ستر مرتبہ درگزر کرو۔“

(۱۰۰ (برداشت کے لیے) فراخ دل ہو جاؤ (اور شوہر کے سامنے) اس کی ان غلطیوں کا زیادہ تذکرہ نہ کرو جو اس سے کسی غیر کی وجہ سے سرزد ہو گئیں ہوں۔

(۱۰۱ اپنے شوہر کے ساتھ محبت کی وجہ سے اس کی غلطیوں کا تدارک ہر طرح کی ذہانت اور عقلمندی سے کرو، اور اس کے احساسات کو مجروح کرنے کی کوشش نہ کرو۔

(۱۰۲ اپنے خاوند کے سامنے کسی اجنبی آدمی کی تعریف نہ کرو، سوائے اس کے کہ اس کی کوئی دینی خوبی ہو (تو اس کا اظہار جائز ہے۔)

(۱۰۳ اپنے خاوند کے خلاف کسی غیر کی بات کو بغیر تحقیق سچا نہ جانو، قرآنِ مجید میں ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟ ﴾

(الحجرات : ٦)

”اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے، تو اس کی تحقیق کر لو۔“

(۱۰۴ اپنے خاوند کے سامنے ہمیشہ ایسے کام کرو جنہیں وہ پسند کرتا ہو، اور ہمیشہ ایسی باتیں کرو جنہیں وہ سننے میں دلچسپی رکھتا ہو۔

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، رقم: ٥١٦٤. البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(۱۰۵ اپنے شوہر کی طبیعت کو اچھی طرح سمجھ لو، اس کے دل میں آپ کا احترام ہے، کسی معاملہ میں آپ کے ساتھ اگر وہ کوئی سخت لہجہ اختیار کرتا ہے تو وہ وقتی ہوتا ہے۔ (یہ نہ خیال کرو کہ اس کے دل میں آپ کے خلاف کوئی مستقل جذبہ ہے۔) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

(( نِسَاءُ كُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْوَدُودُ الَّتِي إِذَا أُوذِيَتْ أَتَتْ زَوْجَهَا حَتَّى تَضَعَ يَدَهَا فِي كَفِّهِ فَتَقُولُ لَا أَذُوقُ غَمْضًا حَتَّى تَرْضَى.)) ❶

''تمہاری عورتوں میں سے وہ عورتیں جنتی ہیں جو اپنے شوہروں سے محبت کرنے والی ہوتی ہیں، اور اگر ان کی طرف سے انہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ ان کے پاس آ کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے کر کہیں ہم اس وقت تک نہ سوئیں گی جب تک آپ ہم سے راضی نہ ہو جائیں۔''

(۱۰۶ ہمیشہ اس کے پاس یہ تذکرہ کرو کہ آپ اس کے والدین، اور رشتہ داروں کی جانب جانے کو اپنی دوستوں پر ترجیح دیتی ہو۔

(۱۰۷ جب آپ اس کے ساتھ بات چیت کرو تو اس کی کسی مالی تنگی پر کسی قسم کی تنگ دلی کا اظہار نہ کرو، بلکہ اس کی طرف سے جو آپ کو بھلائیاں حاصل ہیں اس کے سامنے بھلائیوں کا تذکرہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

''مجھے دوزخ دکھلائی گئی تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں جو کفر کرتی ہیں۔''

کہا گیا؛ حضور! کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

(( يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.)) ❷

''خاوند کی ناشکری کرتی ہیں، اور احسان کی ناشکری کرتی ہیں۔ اگر تم عمر بھر ان

---

❶ التاريخ الكبير للبخاري: ۵۳/۱ ۴، تهذيب التاريخ دمشق لابن عساكر: ۵۶/۲، الدر المنثور: ۱۵۳/۲، سلسلة الصحيحة، رقم: ۲۸۷.

❷ صحيح البخاري، كتاب الايمان، رقم: ۲۹.

میں سے کسی کے ساتھ احسان کرتے رہو۔ پھر تمہاری طرف سے کبھی کوئی ان کے خیال میں ناگواری کی بات ہو جائے تو فوراً کہہ اٹھے گی کہ میں نے کبھی بھی تجھ سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔''

۱۰۸) اپنی عادت بناؤ کہ جب وہ ہنسے تو آپ بھی ہنسیں، اور جب وہ پریشان ہو تو آپ اسے تسلی دیں، کیونکہ اس سے ایک دوسرے کے احساس وشعور کا تبادلہ اور محبت پیدا ہوگی۔ جیسا کہ جب نبی اکرم ﷺ نزول وحی کے بعد پریشانی کی حالت میں گھر میں داخل ہوئے تو خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو تسلی دی اور کہا:

(( كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ . )) ❶

''اللہ کی قسم! آپ ﷺ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں۔ آپ (ﷺ) تو کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں، مفلسوں کے لیے آپ ﷺ کماتے ہیں، مہمان نوازی میں آپ ﷺ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ ﷺ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں، ایسے اوصافِ حسنہ والا یوں بے وقت ذلیل وخوار نہیں ہو سکتا۔''

۱۰۹) جب وہ بات کر رہا ہو تو پوری توجہ دو۔

۱۱۰) کثرت سے اسے یاد نہ دلاؤ کہ آپ نے اس سے کوئی چیز طلب کی، مگر وہ حاصل نہیں ہوئی، البتہ اسے وہ چیز اس وقت یاد دلاؤ جب آپ جان لیں کہ وہ اس کے ذکر سے خوش ہوگا۔

۱۱۱) بار بار غلطیاں کرنے اور ایسی جگہ جانے سے بچو جسے آپ کا شوہر پسند نہ کرتا ہو۔

---

❶ صحيح بخاري، كتاب بدء الوحي، رقم: ٣.

(۱۱۲ جب آپ اپنے شوہر کو نفلی نماز پڑھتا ہوا دیکھو تو اس کے پیچھے کھڑی ہو کر نماز پڑھنے کو نہ بھولو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ ، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَّالذَّاكِرَاتِ . )) ❶

''جب خاوند رات کو بیدار ہوتا ہے اور اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے تو وہ دونوں اکٹھے دو رکعتیں پڑھ لیتے ہیں، پس وہ دونوں ان لوگوں میں لکھ دیے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے ہیں اور بہت یاد کرنے والیاں ہیں۔''

(۱۱۳ اپنے خاوند کے سامنے اپنی ذاتی خواہشات کے متعلق زیادہ باتیں نہ کرو، بلکہ اس بات پر مصر رہو کہ وہ تمہارے سامنے اپنی ذاتی خواہشات کا تذکرہ کرے۔

(۱۱۴ ہر چھوٹے بڑے معاملے میں اس کی رائے اپنی رائے پر مقدم کرو، بلکہ بعض مواقع پر آپ اس کی رائے کو اس سے محبت کی بناء پر پیش کرنے میں پہل کرو۔

(۱۱۵ اس کی اجازت کے بغیر کوئی نفلی روزہ نہ رکھو، اور نہ ہی کسی کو بغیر اس کی مرضی کے گھر میں آنے کی اجازت دو۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ . )) ❷

''کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے رکھے، اور نہ اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر کسی کو اس کے گھر آنے کی اجازت دے۔''

(۱۱۶ جو راز کی بات وہ آپ کے سامنے بیان کرے اسے یاد رکھو، اور اس کی حفاظت کرو، حتی کہ اسے اپنے ماں باپ کے پاس تک بھی ظاہر نہ کرو، ورنہ یہ بات اس کے سینے

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح ، رقم : ١٣٣٥ . البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ صحيح البخاري، كتاب النكاح ، رقم : ٥١٩٥ .

کو غصے سے آپ کے خلاف بھڑکا دے گی۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ، وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُهَا سِرَّهَا. )) ❶

"روزِ قیامت اللہ کے ہاں سب سے برے مرتبے والا وہ ہے کہ میاں اور بیوی آپس میں مجامعت کریں، پھر وہ آدمی اس (بیوی) کے راز افشاں کرے۔"

**فائدہ** :...... اگر میاں راز افشاں نہیں کرسکتا تو بیوی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے راز کو ظاہر کرے۔

(۱۱۷ اس بات سے بھی اجتناب کرو کہ آپ کسی بحث میں اس کی شہادت پر اپنی شہادت کو ترجیح دیں، اس لیے کہ یہ بات بھی آپ کے خلاف نفرت کا باعث بنے گی۔

(۱۱۸ جب اس کے ماں باپ، یا کوئی رشتہ دار بیمار ہو جائے، تو اسے یاد دلاؤ کہ تم دونوں کو اس کی تیمارداری کرنی چاہیے، نہ کہ وہ اکیلا ہی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق کا تذکرہ فرمایا تو ان میں سے ایک حق یہ بھی ذکر کیا کہ:

(( وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ. )) ❷

"اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کرو۔"

(۱۱۹ ضروری اشیاء کے حصول میں نرمی سے اپنے شوہر کا ساتھ دو، یہ ضروری نہیں کہ آپ کے گھر میں بازار کی کوئی برانچ ہو، یا جو کچھ سپر مارکیٹ میں موجود ہے وہ سب کا سب آپ کے گھر میں بھی موجود ہو۔

(۱۲۰ جب کبھی بحث و تکرار میں کوئی تلخی پیدا ہو جائے تو گھر سے نکل جانے سے باز رہو، یہ کام اس کے دل میں تجھ سے بے پروائی کو طاقت دے گا۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب النکاح، رقم: ۳۵٤۲.

❷ صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: ۵٦٥۱.

(۱۲۱ جب بھی وہ کسی ضروری امر کی وجہ سے گھر سے باہر جانے لگے، تو آپ اس کی غیر موجودگی میں اپنی پریشانی کا اظہار کرو۔ (یہ درخواست کرو کہ وہ جلد گھر واپس آ جائے۔)

(۱۲۲ اور جب وہ کسی بناء پر تجھے اپنے ساتھ لے جانے کے وعدے کو پورا نہ کر سکے، تو اس کی معذرت کو قبول کرو، ممکن ہے کہ اسے آخری وقت میں دعوت ملی ہو جسے قبول کرنے میں وہ مجبور ہو۔

(۱۲۳ خاوند کے گھر آ جانے کے بعد آپ کبھی بھی غیر ذمہ داری کا ثبوت نہ دیں۔

(۱۲۴ بے جا غیرت کے جوش سے اجتناب کرو کیونکہ غیرت تباہ کن ہتھیار ہے۔ (جس سے خودکشی، اور گھر سے نکلنے جیسے ناروا امور کا ارتکاب ہو سکتا ہے۔)

(۱۲۵ کبھی اس انداز سے اپنے شوہر کے ساتھ بات نہ کرو کہ آپ تو معصوم ہیں، اور وہ گنہگار آدمی ہے۔

(۱۲۶ اپنے خاوند کے سامنے اس کی خوبیوں کا کثرت سے تذکرہ کیا کرو۔

(۱۲۷ اپنے خاوند کے سامنے جھوٹ بولنے میں انتہائی محتاط رہو، کیونکہ یہ امر اسے سخت رنج پہنچائے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ ﴾ (الحج : ۳۰)

''اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔''

(۱۲۸ اپنے شوہر کے پاس ہمیشہ یہ بھی تذکرہ کیا کرو کہ وہ آپ سے شادی کر کے بے حد خوش ہے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

# کیا آپ نے اولاد کو یہی سکھایا ہے؟؟؟

(۱۲۹ اپنی اولاد کو سچی بات کرنے کا عادی بناؤ۔ فرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے:

((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ.)) ❶

''تم سچ کو لازم پکڑو۔''

اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں عمل میں اخلاص کی عادت ڈالو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ.)) ❷

''یقیناً اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

(۱۳۰ جب آپ اپنے کسی بچے کو دیکھیں کہ وہ کھانے پینے پر، اور گھر سے نکلتے وقت ''بسم اللہ'' پڑھنا بھول جاتا ہے، تو اسے اس کی فضیلت سے آگاہ کرو۔ کیونکہ ان اوقات میں رسول اللہ ﷺ کا عمل یہی تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کا نام ذکر فرماتے۔ چنانچہ عمر ابن ابی سلمۃ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے کھانا کھانے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنے کا حکم دیا۔ ❸

اور انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب آپ گھر سے نکلتے تو فرماتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ.)) ❹

''میں ''بسم اللہ'' پڑھ کر اللہ پر بھروسہ کر کے نکلتا ہوں۔''

(۱۳۱ آپ اکیلی کھانا نہ کھاؤ، بلکہ ہمیشہ اپنی اولاد کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔ رسول اللہ صلی

---

❶ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: ٦٦٣٩.

❷ صحيح البخارى، كتاب بدء الوحى، رقم: ١.

❸ صحيح البخارى، كتاب الأطعمة، رقم: ٥٣٧٨.

❹ سنن ابو داؤد، كتاب الأدب، رقم: ٥٠٩٥. اس کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ صحيح الترمذى، رقم: ٣٤٢٦.

اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

(( فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ. )) ❶

''اجتماعی طور پر مل کر کھانا کھاؤ، اور اللہ کا نام لو، اس میں تمہارے لیے برکت ڈال دی جائے گی۔''

۱۳۲) اپنی اولاد کو صفائی پسند بناؤ، اور انھیں یہ معلوم کروادو کہ صفائی رکھنے سے ہی وہ ایمان کی صفت کے ساتھ متصف ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ. )) ❷

''صفائی نصف ایمان ہے۔''

۱۳۳) اپنی اولاد کے ساتھ گالی گلوچ، لعن وطعن اور حقارت آمیز کلمات مت بولو، کیونکہ وہ آپ کے یہی کلمات یاد کرنے کے بعد خود بولنا شروع ہو جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

(( لَيْسَ الْمُؤْمِنِ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ. )) ❸

''مومن بہت طعن کرنے والا، بہت لعنت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا اور بے ہودہ بکنے والا نہیں ہوتا۔''

۱۳۴) اپنی اولاد کو یاد دلاؤ کہ علم سے مراد عمل ہے، اور ان کے سامنے آپ اس نیک عورت کی طرح بن جائیں جو اپنے بیٹے سے یہ کہتی ہے۔

''اے میرے پیارے بیٹے! جب تو دس حروف لکھ لے تو دیکھ کہ تیرے نفس میں کسی چیز کی زیادتی ہوئی ہے'' زیادتی سے مراد نورِ ایمان اور اللہ تعالیٰ کے خوف کی زیادتی ہے۔ پھر اگر تو کوئی زیادتی نہ دیکھے، تو سمجھ لے کہ وہ علم تجھے

---

❶ سنن ابو داؤد، كتاب الأطعمة، رقم: ٣٧٦٤. اس کو البانی رحمہ اللہ نے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: ٥٣٤.

❸ سنن الترمذي، كتاب البر والصلة، رقم: ١٩٧٧. اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

فائدہ نہیں دے گا۔ اور ایسے علم سے رسول اللہ ﷺ بایں الفاظ پناہ مانگا کرتے۔"

(( اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ...... )) ❶

"اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔......"

(۱۳۵ آپ کی اولاد میں سے اگر کوئی اچھا کام کرے، تو اسے بتلاؤ کہ آپ نے اس کے عمل کو بڑا پسند کیا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

(( نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ. )) ❷

"عبداللہ بڑا اچھا آدمی ہے، اگر وہ قیام اللیل کا اہتمام کرے۔"

❀...... ❀...... ❀

---

❶ سنن ابو داؤد، كتاب الوتر، رقم: ١٥٤٨. اس کو البانی رحمہ اللہ نے "صحیح" قرار دیا ہے۔

❷ صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، رقم: ٣٧٣٩.

# زبان کی شائستگی کے اسباب

(١٣٦ ایسی بات سے ہمیشہ اجتناب کرو جس کے بعد اس کی معذرت پیش کرنا پڑے، اور فضولیات اور بکثرت باتوں سے دور رہو، اپنے پروردگار کے اس فرمان کو یاد رکھو!

﴿ لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ط ﴾ (النساء: ١١٤)

''ان کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں، مگر جس شخص نے صدقے، کسی نیکی یا لوگوں کی درمیان اصلاح کا حکم دیا (اس میں بھلائی ہے)۔''

(١٣٧ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو، رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. )) ❶

''آپ کی زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔''

(١٣٨ اور قرآنِ مجید کثرت سے پڑھو، اور قرآنِ مجید سے جو آپ کے لیے آسان ہو، اسے زبانی یاد کرنے کی کوشش کرو، تاکہ زمین و آسمان کے مالک سے آپ اجرِ عظیم حاصل کرلیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ط ﴾ (المزمل: ٢٠)

''پس جتنا آسان ہو قرآن پڑھ لیا کرو۔''

(١٣٩ ہر سنی سنائی بات کو بلا تحقیق آگے بیان کر دینا پرہیزگار اور مومنہ عورتوں کی عادت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. )) ❷

---

❶ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٣٧٥. البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، رقم: ٤٩٩٢. البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کرتا پھرے۔''

(۱۴۰) فخر وتکبر سے بات نہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(( يَآأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِآبَائِهَا، فَالنَّاسُ رَجُلَانِ. رَجُلٌ بَرٌّ، تَقِيٌّ، كَرِيمٌ عَلَى اللّٰهِ، وَفَاجِرٌ، شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ، وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنَ التُّرَابِ، قَالَ اللّٰهُ: ﴿ يَـأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى ...... ط ﴾)) ❶

''اے لوگو! اللہ نے تم سے جاہلیت کا تکبر، اور آباؤ اجداد کی عظمت و بڑائی کو ختم کر دیا ہے۔ نیکوکار، متقی اللہ کے ہاں معزز ہے، اور فاجر، بدبخت اللہ کے ہاں نہایت حقیر ہے۔ تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا......''

(۱۴۱) اور باچھیں کھلا کر تکلف سے بھی بات نہیں کرنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ، قَالَهَا ثَلَاثًا. )) ❷

''باچھیں کھلا کر تکلف سے باتیں کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ (آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات کی۔)

(۱۴۲) لمبی خاموشی اختیار کرو۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(( مَا شَيْءٌ أَحَقُّ بِطُولِ سِجْنٍ مِنَ اللِّسَانِ. )) ❸

''اللہ کی قسم! دنیا میں زبان کو زیادہ دیر روک کر رکھنے سے زیادہ اور کسی چیز کا حق نہیں۔''

---

❶ سنن الترمذي، ابواب التفسير القرآن، رقم: ٣٢٧٠. البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔
❷ صحيح مسلم، كتاب العلم، رقم: ٦٧٨٤.
❸ كتاب الصمت لابن أبي الدنيا: ٢٣. ابو اسحاق الحوینی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

(۱۴۳ اور لمبی سوچ بچار اختیار کرو، یہ ایمان کی علامت ہے۔ جا بجا قرآنِ مجید نے فکر کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

﴿ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴾ (البقرة: ۲۱۹، ۲۶۶)

"تا کہ تم غور وفکر کرو۔"

(۱۴۴ جو عورت آپ سے ہم کلام ہو اس کی بات کو مت کاٹو، اور جب تک تجھ سے بات کرنے والی پہلے نہ ہنسے اس وقت تک مت ہنسو۔

(۱۴۵ بات کو غور وتوجہ سے سننا، آپ کے مؤدب وافضل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(۱۴۶ اس بات پر حریص رہو کہ آپ کے منہ سے کوئی اچھا کلمہ ہی نکلے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. )) [1]

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس وہ بہتر بات کہے، یا خاموش رہے۔"

کیونکہ جو بھی آپ بات کرتی ہیں وہ لکھ لی جاتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴾ (ق: ۱۸)

"آدمی جب کوئی بات اپنی زبان سے نکالتا ہے، تو اس کے آس پاس ایک نگہبان تیار ہوتا ہے۔ (جو اسے لکھ لیتا ہے۔)"

❀ ...... ❀ ...... ❀

[1] صحيح البخاري، كتاب الأدب، رقم: ٦١٣٦.

# ہمسایوں سے حسن معاشرت کے اسباب

(۱۴۷ مومنہ اور پرہیزگار عورت کی صحبت اختیار کرو، کیونکہ جب وہ تجھ سے محبت کرے گی تو گویا آپ کی عزت کرے گی، اور اگر کوئی غیر ایمان والی ہوگی تو نیکی پر آپ سے علیحدہ ہو جائے گی۔ (یعنی نیکی کی بات اُسے ناگوار گزرے گی۔)

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا. )) ❶

''آپ مومن کے علاوہ کسی کی صحبت مت اختیار کرو۔''

(۱۴۸ اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہ رہو، اور نہ ہی غافل عورتوں کی صحبت اختیار کرو۔

(۱۴۹ مومنہ عورت کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنی بہنوں کے عذر قبول کرتی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ:

(( وَالْعُذْرُ عِنْدَ الْكِرَامِ مَقْبُوْلٌ. ))

''اور باعزت لوگوں کے نزدیک عذر مقبول ہوتا ہے۔''

(۱۵۰ ایسی عورت کے ساتھ رہو جس سے آپ اپنے معاملات میں سلامتی پائیں، اس کی صحبت آپ کو نیکی پر ابھارے گی، اور اس کی زیارت تجھے اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے گی۔

(۱۵۱ خندہ پیشانی کی عادت اختیار کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ. )) ❷

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، رقم: ٤٨٣٢ـ سنن الترمذی، ابواب الزهد، رقم: ٢٣٩٥ـ صحیح ابن حبان، رقم: ٥٥٤. البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: ٦٦٩٠.

''تو بھلائی کے کاموں میں سے کسی کو حقیر مت سمجھ، خواہ (اتنا ہی ہو کہ) تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملے۔''

۱۵۲) امانت میں خیانت سے اجتناب کرو۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ. )) ❶

''جس نے خیانت کی اُس کا ایمان نہیں ہے۔''

۱۵۳) محبت کو دوام بخشنے کے لیے دوسروں کی غلطیوں پر پردہ ڈالو۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. )) ❷

''جس نے مسلمان کے عیوب پر پردہ ڈالا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا۔''

۱۵۴) اپنی بہنوں کی خوبیوں کے اظہار کی کوشش کرو، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

(( إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ )) ❸

''یقیناً عبداللہ اچھا آدمی ہے''

۱۵۵) وعدہ پورا کرنا نیک عورتوں کی خصلت ہے، رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ. )) ❹

''جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں ہے۔''

۱۵۶) بعض اوقات اپنی بہنوں سے ملاقات کیا کرو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ مسند احمد، رقم: ۱۲۳۸۳۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ سنن الترمذی، ابواب القراءات، رقم: ۲۹۴۵۔ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

❸ صحیح بخاری، کتاب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، رقم: ۳۷۴۰۔

❹ مسند أحمد، رقم: ۱۲۳۸۳۔ شعیب ارناووط نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

(( مَنْ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَرْجِعَ. )) ❶

''جس نے اپنے مومن بھائی کی زیارت کی تو وہ واپس آنے تک اللہ کی رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے۔''

۱۵۷) جب تجھے کوئی سفر کرنا ہو تو دوسروں کو سلام کہنے، اور الوداع کہنے پر حریص رہو، رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ الوداع کہتے ہوئے فرماتے:

(( أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ. )) ❷

''میں آپ کا دین، آپ کی امانت، اور آپ کے اعمال کا خاتمہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

❀ ...... ❀ ...... ❀



❶ مجمع الزوائد: ۲/ ۲۵۸۔ فتح الباری: ۱۰/ ۵۰۰. اس کو ابن حجر رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

❷ مسند احمد: ۳/ ۷. اس کو شعیب الارناؤط نے صحیح قرار دیا ہے۔

# عمل کرنے والے اعضاء کے آداب

(۱۵۸ سننے کے آداب:...... جو عورت آپ سے گفتگو کر رہی ہو اُسے پورے شوق و ذوق سے سنو، اور اس کے بات کرتے ہوئے آپ اس سے اپنی نظر نہ پھیرو، کسی سبب سے بھی بات کرنے والی کی بات قطع نہ کرو، اور اگر آپ کسی معاملے میں قطع کلامی پر مجبور ہو تو بات کرنے والی کو نرمی اور سکون کے ساتھ آگاہ کر دو، یہاں اس آیت سے استدلال درست ہے۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ. ﴾ (الزمر: ۱۸)

''وہ لوگ جو بات کو دھیان سے سنتے ہیں، پھر اس سے بہترین باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔''

(۱۵۹ زبان کے آداب:...... اپنی بہنوں سے اتنی ہی بات کرو جتنی کہ وہ خوشی سے سننا چاہیں، نہ کہ انہیں کثرتِ کلام سے اکتا دو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں صرف جمعرات کے دن وعظ فرمایا کرتے:

(( مَخَافَةَ السَّامَةَ عَلَيْنَا. )) [1]

''ہمارے اکتا جانے کے ڈر کی وجہ سے۔''

اور ان کی ایسے راستے کی طرف راہنمائی کرو جس میں ان کے لیے بہتری ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهَا. )) [2]

''جو شخص کسی کی بھلائی کے کام کی طرف راہنمائی کرے، تو اس کے لیے بھلائی

[1] صحيح البخاري، كتاب العلم، رقم: ۷۰. [2] صحيح مسلم، كتاب الأمارة، رقم: ٤٨٩٩.

کرنے والے کے ثواب کی طرح ثواب ہے۔''

اور کسی پر آوازیں نہ کسو۔ قرآنِ پاک اس سے منع فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ﴾ (الحجرات: ١١)

''اور تم اپنے مسلمان بھائیوں پر طعنہ زنی نہ کرو۔''

اور ان کی فہم کے مطابق ان سے بات چیت کرو، سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ:

(( مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيْثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُوْلُهُمْ، إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً. )) ❶

''لوگوں سے ان کی عقول کے مطابق بات کیا کرو، وگرنہ ان کے بعضوں کے لیے یہ بات فتنہ بن جائے گی۔''

(۱۶۰ ہاتھوں کے آداب: ...... ہاتھوں کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ وہ آپ کی بہنوں کے لیے مال کی داد و دہش اور سخاوت کے لیے پھیلے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہی طریقہ تھا۔ چنانچہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

(( كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ. )) ❷

''نبی ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور ماہِ رمضان میں تو اور سب دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے تھے۔''

اور مسلمان کی مدد، اور اس سے تکلیف دور کرنے کے لیے کوشاں رہو، آپ ﷺ کا فرمان ہے:

(( مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْآخِرَةِ. )) ❸

---

❶ مقدمة صحيح مسلم، رقم: ١٤.

❷ صحيح بخاري، كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء.

❸ سنن ترمذی، ابواب الحدود، رقم: ١٤٢٥. اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

''جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی تنگیوں میں سے کوئی تنگی دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے آخرت کی تنگیوں میں سے کوئی تنگی دور فرمائے گا۔''

(۱۶۱ ٹانگوں کے آداب:...... یہ کہ آپ ان کے ذریعے سے اپنی بہنوں کے ساتھ عاجزی اور انکساری کے ساتھ چلیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ﴾ (لقمان: ١٨)

''اور تو زمین میں اکڑ کر نہ چل۔''

(۱۶۲ آنکھوں کے آداب:...... اگر آپ آنکھوں کے ذریعے ان میں کوئی بھلائی دیکھو تو اسے ظاہر کردو۔ بطورِ استدلال رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد رہے:

(( نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ )) ❶

''عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر وہ قیام اللیل کا اہتمام کرے۔''

اور دوسرے لوگوں کی کوتاہیوں کی پردہ پوشی بھی کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. )) ❷

''اور جو شخص کسی مسلم پر پردہ ڈالے اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں پردہ ڈالے گا۔''

(۱۶۳ کانوں کے آداب:...... کانوں کے آداب میں سے یہ ہے کہ اگر آپ ان کے ذریعے ان سے کوئی نیکی کی بات سنو تو اسے یاد کرلو، اور اگر کوئی برائی سنو تو اس سے چشم پوشی کرو۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

---

❶ صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، رقم: ٣٧٣٩.

❷ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ٦٨٥٣.

# دِل کو بہتر کیسے بنائیں؟

(۱۶۴ مسلمان عورتوں کے ساتھ ٹھٹھہ کرنے سے بچو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ ﴾ (الحجرات : ۱۱)

''اے ایمان والو! ایک جماعت دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑائے۔''

(۱۶۵ نازیبا گفتگو سے اجتناب کرو۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ . )) ❶

''بداخلاقی، سنگ دلی و بے رخی کا حصہ ہے، اور سنگ دلی و بے رخی کا مقام جہنم ہے۔''

(۱۶۶ غیر اللہ کو مت پکارو، فرمانِ باری ہے:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ﴾

(یونس : ۱۰۶)

''اور اللہ کے علاوہ کسی کو مت پکارو! جو آپ کے نفع ونقصان کا مالک نہیں۔''

(۱۶۷ اور اللہ کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھاؤ۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ أَشْرَكَ . )) ❷

''جو شخص اللہ کے علاوہ کسی کی قسم اٹھاتا ہے پس تحقیق اس نے کفر یا شرک کیا۔''

**فائدہ** ...... قرآن کے ساتھ حلف اٹھانا درست ہے، اس لیے کہ قرآنِ کریم ''کلام اللہ'' صفت الٰہی ہے۔ سیّدنا عمرو بن دینار فرماتے ہیں:

---

❶ سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، رقم: ۲۰۰۹۔ اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

❷ سنن الترمذی، ابواب الأیمان والنذور، رقم: ۱۵۳۵۔ اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

(( أَدْرَكْتُ النَّاسَ مُنْذُ سَبْعِينَ سَنَةً يَقُولُونَ: اَللّٰهُ الْخَالِقُ، وَمَا سِوَاهُ مَخْلُوقٌ، وَالْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ. ))

"ستر سال سے میں لوگوں کو (دیکھ رہا ہوں) ان کا کہنا ہے کہ اللہ خالق ہے، اس کے علاوہ (سب کچھ) مخلوق ہے اور قرآن کلام اللہ ہے۔"

پس اس کے ساتھ حلف اٹھانے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ اللہ کی صفت ہے، صفات الٰہی کے ساتھ حلف اٹھانے پر واضح اور نص کی حیثیت وہ حدیث بھی رکھتی ہے جس کے راوی سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ ہیں، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( يُؤْتٰى بِأَشَدِّ النَّاسِ كَانَ بَلَاءً فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: اصْبَغُوهُ صِبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ فِيهَا صِبْغَةً، فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ، هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ، أَوْ شَيْئًا تَكْرَهُهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَكْرَهُهُ قَطُّ؟ ثُمَّ يُؤْتٰى بِأَنْعَمِ النَّاسِ كَانَ فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقُولُ: اصْبَغُوهُ فِيهَا صِبْغَةً، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ، هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ قُرَّةَ عَيْنٍ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ مَا رَأَيْتُ خَيْرًا قَطُّ، وَلَا قُرَّةَ عَيْنٍ قَطُّ. )) ❶

"(روزِ قیامت) اس جنتی شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں شدید آزمائش میں مبتلا رہا اللہ تعالیٰ کہے گا، اسے جنت میں ایک بار غوطہ دو، پس اسے جنت میں ایک بار غوطہ دے دیا جائے گا، پھر اس سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا، اے ابن آدم! تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے، کیا تجھ پر شدت اور رنج بھی گزرا تھا تو وہ کہے گا اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! مجھ پر تو کبھی تکلیف نہیں گزری اور میں نے تو کبھی شدت اور

❶ مسند أحمد ٢٥٣/٣، صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، رقم: ٧٠٨٨. سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ١١٦٧. مزید دیکھئے: ابن أبي شيبة ٢٤٨/١٣، مسند أبي يعلیٰ رقم: ٣٠٢٨.

سختی نہیں دیکھی، پھر اہل دوزخ سے جو دنیا داروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا اسے لایا جائے گا، پس اللہ تعالیٰ کہے گا! اس کو دوزخ میں ایک بار غوطہ دو، پھر اس سے پوچھے گا کہ اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا، کیا تجھ پر کبھی چین بھی گذرا تھا، تو وہ کہے گا! اے میرے اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! کبھی نہیں۔''

اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی ایک صفت کے ساتھ حلف اٹھانے کا جواز ملتا ہے۔ امام بیہقی نے ''السنن الکبریٰ (۱۰/۴۱) میں باب باندھا ہے:

(( بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْفِ بِصِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالىٰ كَالْعِزَّةِ، وَالْقُدْرَةِ، وَالْجَلَالِ، وَالْكِبْرِيَاءِ، وَالْعَظْمَةِ، وَالْكَلَامِ، وَالسَّمْعِ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ.))

''اللہ تعالیٰ کی صفات مثلاً عزت، قدرت، جلال، کبریائی، عظمت، کلام اور سمع وغیرہ کے ساتھ حلف اٹھانے کا بیان۔''

پھر اس کے تحت کئی ایک احادیث ذکر کی ہیں، اور اس مذکورہ حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود سے مروی بعض آثار سے استدلال کیا ہے، اور فرماتے ہیں: ''اس میں قرآن کے ساتھ حلف اٹھانے کی دلیل ہے۔'' ❶

(۱۶۸) اپنے عمل اور نفس کے ساتھ تکبر اختیار نہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلَانِ كَانَ أَحَدُهُمَا مُجْتَهِدًا فِي الْعِبَادَةِ وَكَانَ الْآخَرُ مُسْرِفًا عَلٰى نَفْسِهِ، فَكَانَا مُتَآخِيَيْنِ فَكَانَ الْمُجْتَهِدُ لَا يَزَالُ يَرَى الْآخَرَ عَلٰى ذَنْبٍ فَيَقُولُ يَا هٰذَا، أَقْصِرْ. فَيَقُولُ: خَلِّنِي وَرَبِّي، أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ قَالَ: إِلٰى أَنْ رَآهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اِسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ لَهُ: وَيْحَكَ أَقْصِرْ قَالَ: خَلِّنِي وَرَبِّي، أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ قَالَ: فَقَالَ؛ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ، أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ

❶ تفصیل دیکھئے: سلسلة الأحاديث الصحيحة ۳/ ۱۵۵، رقم: ۱۱۶۶.

الْجَنَّةَ أَبَدًا قَالَ أَحَدُهُمَا، قَالَ: فَبَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا، وَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ! اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي. وَقَالَ لِلْآخَرِ! أَكُنْتَ بِي عَالِمًا أَكُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا، اِذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ، لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ.)) ❶

''بنی اسرائیل میں دو شخص ایک دوسرے کے مخلص دوست تھے، ان میں سے ایک عبادت میں محو رہتا تھا، دوسرے کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ گناہ آلود زندگی بسر کر رہا تھا، چنانچہ عابد شخص (گنہگار سے) کہتا کہ تو گناہوں سے باز آ جا، وہ جواب دیتا کہ مجھے میرے پروردگار کے لیے چھوڑ دے، یہاں تک کہ ایک دن اس نے اس کو ایک گناہ کرتے ہوئے پایا جس کو اس نے عظیم گردانا، اور اسے باز رہنے کے لیے کہا، اس نے جواب دیا، مجھے میرے پروردگار کے لیے چھوڑ دے، کیا تو مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ اس نے (اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے) کہا، اللہ کی قسم! اللہ تجھے کبھی معاف نہیں کرے گا، اور نہ تجھے جنت میں داخل کرے گا، چنانچہ اللہ نے (ان دونوں کی روح قبض کرنے کے لیے) فرشتہ بھیجا، اس نے ان دونوں کی روح کو قبض کیا، ان دونوں کی روحیں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو اللہ نے گنہگار کو حکم دیا کہ تو میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا، اور دوسرے سے کہا کیا تجھ میں قدرت ہے کہ تو میرے بندے سے میری رحمت کو روک لے؟ (اس نے عرض کیا، نہیں اے اللہ!) اللہ نے حکم دیا اس کو دوزخ میں لے جاؤ۔ نبی ﷺ نے فرمایا: پس اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں ابو القاسم کی جان ہے، اس نے ایسا کلمہ کہہ دیا جس نے اس کی دنیا اور آخرت تباہ کر دی۔''

❶ مسند احمد: ۳۲۳/۲. اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ سنن أبو داؤد، کتاب الأدب، رقم: ٤٩٠١.

(۱۶۹ دوسروں سے حسد کو اپنے دل سے نکال دو، اور پھر مومنہ عورتوں کے ساتھ بغض کو بالکل بھی دل میں جگہ نہ دو۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا.)) ❶

''آپس میں حسد نہ کرو، دلی دشمنی نہ رکھو اور پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو۔''

(۱۷۰ کثرت سے خیرات کرتی رہو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ﴾ (المزمل: ۲۰)

''اور جو کچھ بھی تم مال سے اپنے نفسوں کے لیے آگے بھیجو گے، تو اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے۔''

(۱۷۱ دوسری عورت کے ساتھ اس قدر انصاف کرو کہ آپ کا دل صاف ہو جائے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِعْدِلُوْا قف هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز ۝ ﴾ (المائدہ: ۸)

''انصاف کرو، وہ تقویٰ کے بہت زیادہ قریب ہے۔''

(۱۷۲ روزانہ گزرے ہوئے کل کی نسبت گناہوں میں کمی کرو۔

(۱۷۳ موت اور بوسیدگی کو یاد رکھو۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ.)) ❷

''لذتوں کو ختم کر دینے والی یعنی موت کا ذکر بہت زیادہ کیا کرو۔''

(۱۷۴ اپنے رب سے یہ دعا کرتی رہو کہ وہ آپ کے دل کو ایمان پر ہمیشہ ثابت رکھے۔ رسول اللہ ﷺ دعا فرمایا کرتے:

(( يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ.)) ❸

---

❶ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: ٦٥٢٦.

❷ سنن الترمذی، کتاب الزھد، رقم: ٢٣٠٧. البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

❸ مسند احمد: رقم ١٢١٠٧۔ شعیب الارناؤط فرماتے ہیں اس کی سند قوی ہے مسلم کی شرط پر ہے۔ سنن ترمذی، ابواب القدر، رقم: ٢١٤. البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

"اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔"

(۱۷۵ اپنے قول وفعل میں تکلف اور بناوٹ سے انتہائی طور پر اجتناب کرو۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان پر فرمایا:

﴿ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ۝ ﴾ (ص: ۸۶)

"اور میں تکلف کرنے والوں سے نہیں ہوں۔"

(۱۷۶ ریاء کاری سے بچو، وہ نیک عورتوں کے دل کو بگاڑ دیتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوْا: وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَلرِّيَاءُ. )) ❶

"جتنا میں تمہارے بارے میں شرک اصغر سے ڈرتا ہوں اتنا کسی چیز سے نہیں ڈرتا۔ لوگوں نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ریاء کاری۔"

اور حدیث رسول ﷺ ہے:

(( إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. )) ❷

"یقیناً اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

❀......❀......❀

---

❶ مسند احمد: ٥/٤٢٨. اس کو شیخ شعیب نے حسن کہا ہے۔

❷ صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی رقم: ۱.

# دین کو بہتر بنانے کے اُمور

(۱۷۷ شریعت اسلامیہ کے خلاف کوئی بھی عمل نہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.)) ❶

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں تو وہ مردود ہے۔''

(۱۷۸ درست عمل کے ساتھ بہت زیادہ اخلاص سے کام لو، وگرنہ وہ عمل واپس لوٹا دیا جائے گا۔ (یعنی مقبول نہ ہوگا) رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ؟ قَالَ: اَلرِّيَاءُ، يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ: اِذْهَبُوْا إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاؤُوْنَ فِي الدُّنْيَا، فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً وَخَيْرًا.)) ❷

''سب سے زیادہ خوف والی چیز جس کا مجھے تم پر ڈر ہے، شرک اصغر ہے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! اور شرکِ اصغر کیا ہے؟ فرمایا: ''دکھاوا'' جس دن بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، اس دن اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: جاؤ، ان لوگوں کے پاس جنہیں دکھانے کے لیے تم عمل کرتے تھے، اور دیکھو تمہیں ان کے ہاں کوئی بدلہ و بھلائی ملتی ہے؟''

(۱۷۹ سلف صالحین کے طریقہ کے مطابق فہم اسلام حاصل کرو، جس پر نبی کریم ﷺ، آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور وہ لوگ تھے جنہوں نے نیکی کے ساتھ روزِ قیامت تک

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الأقضية، رقم: ٤٤٩٣.

❷ شعب الايمان: ١٥٤/٩ ـ سلسلة الصحيحة، رقم: ٩٥١.

ان کی اتباع کی۔

(( عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا، فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ، فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ كَانُوْا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا، اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ، وَلِإِقَامَةِ دِيْنِهِ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى آثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ. )) ❶

''سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص (کسی کی) اقتداء کرنے والا ہے وہ ان لوگوں کی اقتداء کرے جو (اسلام پر) فوت ہوئے، اس لیے کہ زندہ لوگ فتنے سے محفوظ نہیں ہیں، یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امت اسلامیہ میں سب سے افضل ہیں، ان کے دل زیادہ اطاعت والے ہیں، اور ان کا علم بہت گہرا ہے، اور وہ تکلّفات سے عاری ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے پیغمبر کی رفاقت اور اپنے دین کے قیام کے لیے منتخب فرمایا۔ پس ان کی (دوسروں پر) فضیلت کو تسلیم کرو، اور ان کے نقش قدم پر چلو اور جہاں تک ممکن ہو ان کے اخلاق اور ان کی سیرت پر عمل پیرا رہو، یقیناً وہ لوگ ہدایت کے راستہ پر تھے۔''

(۱۸۰ بدعتی اور بیہودہ عورتوں کے خیالات سے اجتناب کرو۔ حسن بصری فرمایا کرتے تھے:

(( لَا تُجَالِسُوْا أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوْهُمْ وَلَا تَسْمَعُوْا مِنْهُمْ. )) ❷

''آپ بدعتیوں کی صحبت میں مت بیٹھو، اور نہ ان سے بحث و مباحثہ کرو، اور نہ ان کی باتیں سنو۔''

---

❶ رزین بحواله مشكوٰة، رقم: ١٩٣. جامع بيان العلم وفضله: ٩٧/٢.

❷ سنن دارمی: ١/ ٣٩١. شیخ حسین سلیم فرماتے ہیں ''اس کی سند صحیح ہے۔'' الابانة: ١/ ٤٠١، رقم: ٣٩٥.

(۱۸۱ بحث و جدل سے بچو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی قوم ہدایت یافتہ ہونے کے بعد گمراہ نہیں ہوتی، جب تک وہ (ناحق کو حق ثابت کرنے کے لیے) جھگڑالو نہ بن جائے۔''

آپ ﷺ نے پھر (سورۃ الزخرف: ۵۸) کی یہ آیت تلاوت کی:

﴿ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ. ﴾

''وہ جھگڑے کے سوا آپ کے سامنے کوئی دلیل پیش نہ کر سکے، اس لیے کہ وہ ہیں ہی جھگڑالو قوم۔'' ❶

(۱۸۲ اے ہماری مسلمان بہن! نماز کو اس کے صحیح وقت پر قائم کرنے، اور ایک مہینے کے روزے رکھنے سے آپ اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گی۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ. )) ❷

''عورت جب اپنی پانچ نمازیں پڑھے، اور اپنے رمضان کے روزے رکھے، اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کرتی رہے، تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔''

(۱۸۳ غمی کے حالات میں صبر سے کام لو، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا ﴾ (آل عمران: ۲۰۰)

''اے ایمان والو! صبر کرو، اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرو۔''

(۱۸۴ جو تجھے کسی چیز سے محروم کرے اسے عطا کرو، اور جو تجھ پر ظلم کرے اسے معاف کرو۔

---

❶ سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، رقم: ۳۲۵۳. البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے۔

❷ اس کو ابن حبان، رقم: ٤١٦٣. نے صحیح کہا ہے اور شعیب الارناؤوط نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ، وَاعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ. )) ❶

''جو آپ کو محروم کرے اسے عطا کرو، اور جو آپ پر ظلم کرے اسے معاف کرو۔''

(۱۸۵ مسلمان عورتوں کے چھوٹے بچوں کو اپنی اولاد سمجھو، درمیانی عمر کی بچیوں کو اپنی بہنیں، اور بڑی عمر والی عورتوں کو اپنی مائیں سمجھو۔ یاد رہے کہ اپنی اولاد پر رحم کرنا، اپنی بہنوں سے صلہ رحمی کرنا، اور اپنی ماؤں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا تجھ پر لازم ہے۔

جیسا کہ نبی رحمت ﷺ کا ارشاد ہے:

(( مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا. )) ❷

''جو ہمارے چھوٹی عمر کے بچے کے ساتھ شفقت سے پیش نہیں آتا، اور بڑے کا حق (توقیر) نہیں سمجھتا وہ ہم سے نہیں ہے۔''

(۱۸۶ کثرت سے نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ۝ ﴾ (الاحزاب: ٥٦)

''اے ایمان والو! تم بھی ان (رسول اللہ ﷺ) پر درود و سلام بھیجو۔''

(۱۸۷ جب آپ کسی کو نیک کام کرتے ہوئے دیکھو، تو اس کی مدد کرو، اور اگر کسی کو برائی کرتے ہوئے دیکھو تو اسے برائی سے منع کرو۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، وَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ. )) ❸

''جو شخص تم میں سے برائی دیکھے پس چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اتنی طاقت نہیں رکھتا تو پھر زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو

---

❶ مسند احمد: ١٤٨/٤ رقم (١٧٣٣٤) رقم (١٧٤٥٢). اس کو شیخ شعیب الارناؤوط نے حسن قرار دیا ہے۔

❷ سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، رقم: ٤٩٤٣. البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: ١٧٧.

پھر اسے اپنے دل ہی میں برا جانے لیکن یہ ضعیف ترین ایمان ہے۔“

(۱۸۸ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو، اور ان سے حسن سلوک سے پیش آو، اگر چہ وہ آپ کے حق میں کوتاہ رہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( صِلْ مَنْ قَطَعَكَ . )) ❶

”جو آپ سے قطع رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو۔“

(۱۸۹ ہر اس کام سے پرہیز کرو جو آپ کے والدین کی نافرمانی کا سبب بنے، اگر چہ اس میں آپ کا کوئی دنیاوی نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

(( عَنِ ابْنِ عُمَرَ: قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا فَأَمَرَنِي أَبِي أَنْ أُطَلِّقَهَا فَأَبَيْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ! طَلِّقِ امْرَأَتَكَ . )) ❷

”سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میرے نکاح میں ایک ایسی عورت تھی جس سے میں بڑی محبت کرتا تھا، اور والد (عمر رضی اللہ عنہ) اسے برا سمجھتے تھے، پس میرے والد گرامی نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اسے طلاق دے دوں، تو میں نے اس کا نبی ﷺ کے سامنے ذکر کیا، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔“

اور بعض روایات کے لفظ ہیں:

(( أَطِعْ أَبَاكَ . ))

”اپنے والد کی فرمانبرداری کرو۔“

(۱۹۰ عبادات، معاملات، عقائد اور سیرت میں فقہ حاصل کرو، اس لیے کہ عمل سے پہلے علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

❶ اس کو شیخ شعیب الارناؤط نے ”حسن“ قرار دیا ہے۔ مسند احمد: ۱۴۸/۴، رقم: ۱۷۳۳۴.

❷ سنن الترمذی، کتاب الطلاق، والاحسان، رقم: ۱۱۸۹. اس کو البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے۔

﴿ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ ﴾ (محمد: ١٩)

''پس تو جان لے! بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگ۔''

(۱۹۱ ایمانیات کے مخالف امور سے اجتناب کرو، چھوٹی اور بڑی نجاست سے بچو، اور دل کی حقیقی طہارت حاصل کرنے پر حریص بنو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ ﴾ (المدثر: ٤)

''اور اپنے کپڑوں کو پاک کرلو۔''

(۱۹۲ دنیا میں اجنبی، یا مسافر کی طرح زندگی بسر کرو، رسول اللہ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے کندھے کو پکڑ کر فرمایا:

(( كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ.)) ❶

''دنیا میں اس طرح رہو کہ تم پردیسی ہو یا راہ گزرنے والے۔''

(۱۹۳ یاد رکھو! جو شخص اپنی دنیاوی قسمت پر راضی نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو جاتا ہے۔ کیونکہ:

(( كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَسَلُ.)) ❷

''ہر چیز حتی کہ عجز و کمزوری، اور سستی بھی تقدیر کے مطابق ہے۔''

(۱۹۴ یاد رکھو! کہ مال باقی نہیں رہتا، اور بھلائی فنا نہیں ہوتی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ ﴾ (الكهف: ٤٦)

''مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زینت ہیں، اور باقی رہنے والے نیک اعمال آپ کے رب کے نزدیک اجر کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہیں، اور اللہ سے اچھی امید کے اعتبار سے بھی۔''

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤١٦. ❷ صحيح مسلم، كتاب القدر رقم: ٦٧٥١.

اور اللہ تعالیٰ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ٥ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ٥ ﴾

(الرحمٰن: ۲۶، ۲۷)

”ہر وہ چیز جو زمین پر ہے ختم ہو جانے والی ہے، اور آپ کے رب کی ذات باقی رہے گی جو جلال اور عزت والا ہے۔“

(۱۹۵ اور یاد رکھو! جتنی آپ اطاعت کرو گی اتنی ہی آپ کو جزا ملے گی۔ فرمانِ باری ہے:

﴿ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ٥ ﴾ (المدثر: ۳۸)

”ہر شخص اپنے کیے کے بدلے گروی ہے۔“

(۱۹۶ یاد رکھو! جو عورت اللہ تعالیٰ کی وعید سے ڈر گئی، اس کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ٥ ﴾ (الرحمٰن: ٤٦)

”اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو کر حساب دینے سے ڈرتا ہے، اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔“

(۱۹۷ اپنی اولاد کو رغبت دلایا کرو، کہ بے شک جنت میں وہی جائے گا جس نے نماز قائم کی، جنتی جب جنت میں چلے جائیں گے تو وہ اہل جہنم سے سوال کریں گے:

﴿ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ٥ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ٥ ﴾

(المدثر: ٤٣)

”تمہیں کس چیز نے جہنم میں پہنچا دیا، وہ کہیں گے، ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔“

اور رمضان کے روزے بھی فرض ہیں۔ فرمانِ باری ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ﴾ (البقرة: ۱۸۳)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے۔''

اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا بھی اللہ نے حکم دیا ہے:

﴿ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۝ ﴾ (البقرۃ: ۸۳)

''اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔''

''جھوٹ نہ بولنا'' اس لیے کہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

(( إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ. )) ❶

''تم جھوٹ سے بچو۔''

''اور حسد نہ کرنا'' رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( لَا تَحَاسَدُوا. )) ❷

''تم ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔''

(۱۹۸ اپنی اولاد کو سکھلاؤ کہ وہ سونے سے پہلے ''سورۃ الفلق'' اور ''سورۃ الناس'' پڑھا کریں۔ ❸

(۱۹۹ اپنی اولاد کو مسجد کی طرف جانے اور باجماعت نماز پڑھنے کی تلقین کیجیے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(( مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ. )) ❹

''تم اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں پہنچ جانے پر نماز کی ترغیب دو، اور جب وہ دس سال کو پہنچ جائیں تو انہیں مارو (اور نماز پڑھنے کا حکم دو)۔''

(۲۰۰ اپنی اولاد کو، بے ہودہ گوئی، اور لعن وطعن کرنے سے ڈرایئے، رسول اللہ ﷺ نے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: ٦٦٣٩.

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: ٦٥٣٠، ابو داؤد، کتاب الأدب، رقم: ٤٩٠٣.

❸ صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، رقم: ٥٠١٧.

❹ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ إرواء الغلیل ٢٦٦/١، رقم: ٢٤٧.

فرمایا:

(( لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ.)) ❶

''مومن بہت طعن کرنے والا، بہت لعنت کرنے والا، فحش گو اور بے ہودہ بکنے والا نہیں ہوتا۔''

۲۰۱) اپنی بیٹیوں کو بچپن ہی سے پردے اور شرم وحیاء کی رغبت دلاؤ، اور انھیں چھوٹے تنگ کپڑے اور اکیلی پینٹ یا شرٹ پہننے کی عادت نہ ڈالو کہ وہ بچپن ہی سے دوسروں کی نسبت اپنی خصوصیت کو پہچان لیں، پردے کا حکم اللہ تعالیٰ نے بایں الفاظ فرمایا:

﴿ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ط ﴾ (الاحزاب: ۵۹)

''اے نبی! آپ اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر لٹا لیا کریں۔''

۲۰۲) اپنی اولاد میں سے جس کو آپ دیکھو کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھاتا یا پیتا ہے تو اسے منع کرو۔ (اور دائیں ہاتھ سے کھانے کی تعلیم دو) رسول اللہ ﷺ نے عمر بن ابی سلمۃ کو فرمایا:

(( وَكُلْ بِیَمِیْنِكَ.)) ❶

''اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔''

۲۰۳) اپنی اولاد کو ناخن تراشنے کی نصیحت کرنا نہ بھولیے۔ ناخن تراشنا فطری امور سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( اَلْفِطْرَةُ قَصُّ الْأَظْفَارِ.)) ❷

''ناخن تراشنا اُمورِ فطرت میں سے ہے۔''

۲۰۴) اور اپنی اولاد کو کھانے سے پہلے، اور بعد میں ہاتھ صاف کرنے کی نصیحت بھی کیا

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، رقم: ۵۳۷۶.

❷ سنن النسائی، کتاب الطهارة، رقم: ۱۲. اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

کرو۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(( إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا. )) ❶

"جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو وہ اپنا ہاتھ صاف نہ کرے یہاں تک کہ اسے خود چاٹ لے یا کسی کو چٹا دے۔"

❀ ...... ❀ ...... ❀

❶ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، رقم: ٥٤٥٦.

# مسلمان عورت کی دنیوی اور اخروی کامیابی کی علامات

(۲۰۵ جب بھی اس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے، تو ساتھ ہی دوسرے کے لیے اس کے دل میں انکساری، تواضع اور شفقت بھی بڑھ جاتی ہے۔ سلف صالحین کا قول ہے:

(( زَيْنُ الْعِلْمِ حِلْمُ أَهْلِهِ.)) ❶

''علم مزین تب ہوتا ہے جب اس کا اہل حلم اور تواضع کا مالک ہو۔''

(۲۰۶ جب اس کے عمل میں اضافہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے بارے میں اس کے دل میں خوف، اور احتیاط بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط ﴾ (فاطر: ۲۸)

''بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔''

(۲۰۷ جب اللہ تعالیٰ اسے مال عطا فرماتا ہے، تو اس کی سخاوت، اور جائز کاموں کے لیے خرچ کرنے میں بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ط هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○ ﴾ (التوبة: ۳۴، ۳۵)

''اور جو لوگ سونے، چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں، اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے، جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کی پیشانیاں، اور پہلو، اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا کر رکھا تھا،

❶ الآداب الشرعيه.

پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔"

۲۰۸) جب اس کی عمر طویل ہوتی ہے، تو اس کی حرص میں کمی ہو جانی چاہیے۔ کیونکہ عمر کے لمبے ہونے کے ساتھ اگر اس کی حرص بڑھ جائے تو یہ اس کی دنیا میں بدبختی، اور آخرت میں خسارے کی علامت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

(( لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًا فِي ثِنْتَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ.)) ❶

"بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، دنیا کی محبت، اور زندگی کی لمبی امید۔"

۲۰۹) جب اس کی دوسری عورتوں میں قدر بڑھتی ہے، تو ان کے ساتھ اس کا قرب زیادہ ہو جاتا ہے، اور وہ ان کی ضروریات پوری کرتی ہے اور تواضع کا اظہار کرتی ہے۔ کیونکہ عزت اور رفعت میں اضافہ تواضع ہی سے ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ تَعَالَى.)) ❷

"اور کوئی شخص اللہ کی خاطر نیچا نہیں ہوتا، مگر اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے۔"

اور جب آدمی اس چیز سے بے رغبت ہو جاتا ہے، جو لوگوں کے پاس ہے تو لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اِزْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ.)) ❸

اور لوگوں کی حاجات پوری کرنا بھی دنیاوی سعادت کی علامت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.)) ❹

"اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔"

❶ صحيح البخاري، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٢٠.

❷ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: ٦٥٩٢.

❸ سلسلة الصحيحة، رقم: ٩٤٤.

❹ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ٣٨.

# دیکھیے! کہیں آپ کی دنیا و آخرت برباد تو نہیں ہو رہی؟

(۲۱۰ جب بھی اس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے، تو ساتھ ہی دوسروں پر اس کے کبر اور فخر میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ . )) ❶

''جو شخص علماء سے مناظرہ کرنے یا نادان لوگوں پر اپنی برتری ظاہر کرنے، اور اپنی طرف ان کی توجہ مبذول کرنے کے لیے علم حاصل کرتا ہے، تو اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔''

(۲۱۱ جب اس کے عمل میں اضافہ ہوتا ہے تو وہ تکبر کرتی ہے، اور دوسروں کو کچھ زیادہ ہی حقارت کی نظر سے دیکھنے لگ جاتی ہے، جبکہ اس چیز کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بنی اسرائیل میں دو آدمی آپس میں بھائی تھے، ان میں سے ایک گناہ گار تھا جبکہ دوسرا بہت عبادت گزار تھا۔ جب نیک آدمی دوسرے کو گناہ کرتا دیکھتا تو کہتا باز آ جاؤ، پس ایک دن اس نے اسے ایسا گناہ کرتے دیکھا جسے اس نے بڑا جانا، اور اس سے کہا، باز آ جاؤ۔ اس نے کہا: میرے رب کی قسم! مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، کیا تجھے مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا، یا کہا اللہ تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ پس اللہ نے ان دونوں کی روحیں قبض کر لیں اور وہ دونوں رب العالمین کے پاس اکٹھے

❶ سنن ترمذی، ابواب العلم، رقم: ٢٦٥٤. اس کو البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے۔

ہوئے، تو رب تعالیٰ نے عبادت گزار سے کہا: کیا تو میرے اختیارات پر قادر تھا اور گناہ گار سے کہا: تم میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور دوسرے کے متعلق کہا: اسے جہنم میں لے جاؤ۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ کی قسم! اس نے ایسی بات کہی، جس نے اس کی دنیا و آخرت تباہ کر دی۔'' ❶

۲۱۲) جب اس کی عمر طویل ہوتی ہے تو دنیا پر وہ بہت زیادہ حریص ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( لَا یَزَالُ قَلْبُ الْکَبِیرِ شَابًا فِي اثْنَتَیْنِ: فِيْ حُبُّ الدُّنْیَا وَطُوْلُ الْأَمَلِ.)) ❷

''بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے۔ دنیا کی محبت، اور زندگی کی لمبی امید۔''

۲۱۳) جب اس کا مال بڑھ جاتا ہے، تو وہ بخیل ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِیْمٌ.)) ❸

''مؤمن سیدھا سادہ اور سخی ہوتا ہے، جبکہ گناہ گار دھوکے باز اور بخیل ہوتا ہے۔''

۲۱۴) جب اس کی غیر عورتوں میں قدر و منزلت بلند ہو جاتی ہے، تو وہ ان پر اپنی برتری ظاہر کرنے لگ جاتی ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

(( وَإِنَّ اللّٰهَ أَوْحَی إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتَّی لَا یَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَی

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، رقم: ۴۹۰۱. البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الرقاق، رقم: ۲۴۲۰.

❸ سنن الترمذی، ابواب البر والصلة، رقم: ۱۹۶۴، سلسلة الصحیحة، رقم: ۹۳۵.

أَحَدٍ.)) ❶

''اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی نازل کی ہے کہ تم عاجزی کرو، یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔''

اے میری مسلمان بہن! تو مذکورہ بالا دو گروہوں میں سے کس گروہ میں شمولیت چاہتی ہے؟

❀......❀......❀

---

❶ صحيح مسلم، كتاب صفة الجنة: ٦٤.

# خود سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ

(۲۱۵ عہد شکنی (وعدہ کر کے توڑ دینا یا وعدہ پورا نہ کرنا) باعث ملامت ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ ۚ ﴾ (بنی اسرائیل: ۳٤)

''تم وعدہ پورا کیا کرو۔''

(۲۱۶ فضول باتوں، اور کاموں کی کثرتِ جہالت کی علامت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مِنۡ حُسۡنِ إِسۡلَامِ الۡمَرۡءِ تَرۡكُهُ مَا لَا يَعۡنِيهِ .)) ❶

''کسی بھی آدمی کے اچھے اسلام سے ہے کہ وہ فضولیات کو چھوڑ دے۔''

(۲۱۷ سمجھدار عورت کی علامات سے ہے کہ وہ علم سے محبت کرے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَلَوۡلَا نَفَرَ مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوۡا فِي الدِّيۡنِ ﴾

(التوبة: ۱۲۲)

''پس کیوں نہیں ان میں سے ایک جماعت اس لیے نکلتی کہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرے۔''

(۲۱۸ مومنہ عورت کی علامت: مومنہ عورت باتیں تھوڑی کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنۡ صَمَتَ نَجَا .)) ❷

''جو خاموش رہا، سو نجات پا گیا۔''

---

❶ سنن الترمذی، کتاب الزھد، رقم: ۲۳۱۷. البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

❷ سنن الترمذی، ابواب صفة القيامة، رقم: ۲۵۰۱. البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

۲۱۹) آپ کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے شرم و حیاء کا حق ادا کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اِسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، قَالَ: قُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ: " لَيْسَ ذَاكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ، وَمَا حَوَى، وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَ يَعْنِي مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. )) ❶

''اللہ سے جس طرح حیاء کرنے کا حق ہے، ویسے حیاء کرو۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! الحمدللہ، ہم اللہ سے حیاء کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات نہیں، بلکہ اللہ سے جس طرح حیاء کرنے کا حق ہے، وہ یہ کہ تم سر اور اس کے متعلقات (آنکھیں، زبان اور کان) اور پیٹ اور اس کے متعلقات (شرمگاہ وغیرہ) کی حفاظت کرو، موت اور بوسیدہ چیزوں کو یاد کرو، جو شخص آخرت چاہتا ہے، وہ دنیا کی زیب و زینت ترک کر دیتا ہے، اور دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتا ہے، پس جس شخص کا یہ کردار ہو تو اس نے اللہ سے اس طرح حیاء کی جس طرح اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔

۲۲۰) دوسری عورتوں کے مقابلہ میں قدر و منزلت میں کم وہ عورت ہے جو علم دین میں ان سے کم ہو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ﴾ (الزمر: ۹)

''اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں بے شک عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔''

مزید فرمایا:

﴿ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ ﴾ (فاطر: ۱۹)

---

❶ سنن الترمذی، ابواب صفة القيامة، رقم: ٢٤٥٨. البانی رحمہ اللہ نے اس کو حسن کہا ہے۔

''اور اندھا اور بینا برابر نہیں ہیں۔''

نوٹ:...... مذکورہ آیت میں ''اندھے'' سے مراد جاھل اور ''بینا'' سے مراد عالم ہے۔

(۲۲۱ جب کوئی احسان کرے تو اس کا بدلہ دینے سے آپ کوتاہی نہ برتو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴾ (الرحمٰن: ٦٠)

''نہیں ہے بدلہ نیکی کا مگر نیکی (احسان)۔''

(۲۲۲ اپنے دن کا خاتمہ توبہ واستغفار پر کرو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴾ (المؤمن: ٥٥)

''پس اے میرے نبی ﷺ! آپ صبر کیجیے بے شک اللہ کا وعدہ برحق ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیے، اور شام کو اور صبح کے وقت اپنے رب کی تعریف اور پاکی بیان کرتے رہیے۔''

(۲۲۳ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس قدر ڈرو، جس قدر وہ آپ پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان پر فرمایا:

﴿ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴾ (الانعام: ١٥)

''فرما دیجیے! یقیناً میں نافرمانی کرکے اپنے رب کے بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''

(۲۲۴ تین چیزوں کے بعد شرمندگی لاحق نہیں ہوتی، دیانتداری، پاکدامنی، اور کام کرنے سے پہلے سوچ و بچار۔

(۲۲۵ تین باتوں سے آپ کا اخلاص باقی رہ سکتا ہے، قول کے مطابق عمل، نفع اندوزی کے بغیر سچ بولنا، کسی بھی موقع (پوشیدگی اور ظاہری طور) پر سچ بات کہنا۔

(۲۲۶ دینی لحاظ سے جو آپ سے کم تر ہے اس کے مقابلہ میں اپنے آپ پر فخر نہ کرو۔ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( أُنْظُرُوا إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ. )) ❶

''تم اس کی طرف دیکھا کرو جو تم سے ادنیٰ مقام ہے۔''

(۲۲۷ شرعی پردے کا اہتمام کرو، جس کی آٹھ شروط ہیں۔

- ۱ یہ پورے جسم کو ڈھانپنے والا ہو۔
- ۲ صرف زیب و زینت کے لیے نہ ہو۔
- ۳ شہرت کے لیے نہ ہو۔
- ۴ جاذب نظر نہ ہو۔
- ۵ اتنا تنگ نہ ہو کہ جسم کے نشیب و فراز نظر آئیں۔
- ۶ اتنا باریک اور شفاف بھی نہ ہو کہ اس کے نیچے سے جسم کی جھلک نظر آئے۔
- ۷ خوشبو سے معطر اور مہکتا بھی نہ ہو، اور نہ ہی کافرہ عورتوں کے لباس سے مشابہ ہو۔
- ۸ اور نہ ہی مردوں کے لباس سے مشابہت رکھتا ہو۔ جیسا کہ آج کل دیکھنے میں آیا ہے کہ خواتین حجاب کا اہتمام کرنے کے باوجود بھی ٹخنوں کو مردوں کی طرح ڈھانکتی نہیں، اس سے شرعی پردہ مکمل نہیں ہوتا، یہ عمل صرف یہی ظاہر کرتا ہے کہ اس سے رضائے الٰہی کی تلاش کی بجائے خواہشات پرستی مطمع نظر ہوتی ہے۔

(۲۲۸ باپ، بھائی اور خاوند کے خلاف بغاوت سے باز رہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(( إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا، وَلَا يَبْغِ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ. )) ❷

''یقیناً میری طرف اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی ہے کہ تم آپس میں تواضع اور انکساری سے پیش آؤ اور کوئی بھی کسی کے خلاف بغاوت نہ کرے۔''

(۲۲۹ عورت کی قدر و قیمت اس کی جسمانی خوبیوں میں نہیں ہوتی، بلکہ اس کی دینی خوبیوں میں ہے۔

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٩٠. صحيح مسلم، كتاب الزهد، رقم: ٢٩٦٣.

❷ صحيح الأدب المفرد للألباني، رقم: ٣٢٩.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ ذَاتِ الدِّيْنِ وَالْخُلُقِ.)) ❶

''عورت سے شادی چار چیزوں کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ (۱) اس کے مال کی وجہ سے۔ (۲) اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے۔ (۳) اس کی خوبصورتی کی وجہ سے۔ (۴) اور اس کے دین کی وجہ سے اور تو دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کر لے، اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی (یعنی اخیر میں تجھ کو ندامت ہوگی) مسند احمد میں ہے، دین کے ساتھ اچھے اخلاق والی بھی ہو۔''

(۲۳۰ بہترین مجالس، ذکر کی مجالس ہیں۔ مثلاً قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ.)) ❷

''کوئی قوم کسی ایسی مجلس میں نہیں بیٹھتی، جس میں وہ اللہ کا ذکر کرتے ہوں مگر انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔''

(۲۳۱ کھانے پینے کی باتوں اور غیر موجود عورتوں کی عزت و آبرو کی بحث و تمحیص کی مجالس بدترین مجلسیں ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ (النور: ٢٤)

---

❶ صحيح بخاري، كتاب النكاح، رقم: ٥٠٩٠، مسند أحمد ٨٠/٣، رقم: ١١٧٦٥.

❷ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ٦٨٥٥، سنن ترمذي، ابواب الدعوات، رقم: ٣٣٧٧.

''جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے ہر اس کام کی گواہی دیں گے جو انہوں نے ان کے ذریعے کیا ہے۔''

۲۳۲) جس عدل کا حکم دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کریں جیسا کہ آپ پسند کرتی ہیں کہ دوسرے لوگ آپ کے ساتھ معاملہ کریں اور جس طرح آپ اپنے بدن اور دین و دنیا میں تکلیف کو ناپسند جانتی ہیں اس طرح اپنے غیر کے لیے اس تکلیف کو ناپسند کرو۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(( لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. )) ❶

''تم میں سے کوئی اتنی دیر تک مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہ کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

۲۳۳) آپ کے ہر عمل کا خاتمہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کے ساتھ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( أَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ. )) ❷

''سب سے افضل دعا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' ہے۔''

۲۳۴) آپ کا شرم وحیاء آپ کو دین کے احکام سے نہ روکے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ؛ ایک عورت نبی کریم کے پاس آئی اور آ کر کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! (کیا) ''عورت خواب میں وہ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے؟'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب وہ مرد کی طرح دیکھے تو غسل کرے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''تو نے عورتوں کو ذلیل کر دیا ہے۔'' ❸ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''انصار کی عورتیں اچھی عورتیں ہیں کہ شرم انہیں دین میں سمجھ حاصل کرنے سے نہیں روکتی۔'' ❹

---

❶ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ سنن النسائی، رقم: ٥٠١٦.

❷ سنن الترمذی: کتاب الایمان، ابواب الدعوات، رقم: ٣٣٨٣. البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے۔

❸ سنن ترمذی، ابواب الطهارة، رقم: ١٢٢. البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

❹ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب الحياء في العلم.

(۲۳۵ بری عورت کی مجلس سے آپ کا تنہا بیٹھے رہنا بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهِ فَلْیَنْظُرْ أَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِلُ.)) ❶

''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، پس تم سے ہر کسی کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کسے دوست رکھ رہا ہے؟''

(۲۳۶ آپ میں درج ذیل دس کریمانہ صفات ہونی چاہئیں۔

۱ سچ بولنا۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ.)) ❷

''تم سچ کو لازم پکڑو۔''

۲ لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ﴾ (البقرۃ : ۸۳)

''اور لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔''

۳ صلہ رحمی کرنا۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( وَصِلُوْا الْأَرْحَامَ.)) ❸



''اور صلہ رحمی کرو۔''

۴ امانت کی حفاظت کرنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا ﴾ (النساء : ۵۸)

''یقیناً اللہ تعالیٰ تم کو حکم کرتا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل کی طرف لوٹا دو۔''

۵ ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنا۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ.))

---

❶ سنن ترمذی، ابواب الدعوات، رقم: ۱۹۷۱. البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: ۲۶۰۷/۱۰۵.

❸ سنن ابن ماجة، كتاب الأطعمة، رقم: ۳۲۵۱، صحیح الترمذی، رقم: ۲۰۱۹.

''جو شخص اللہ، اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، پس وہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ پہنچائے۔''

۶۔ ہر سائل کو عطا کرنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ ﴾ (الضحیٰ: ۱۰)

''اور آپ مانگنے والے کو نہ جھڑکیے۔''

۷۔ ہر احسان کرنے والے کے احسان کا بدلہ دینا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ ﴾ (الرحمٰن: ٦٠)

''نہیں ہے بدلہ احسان کا مگر احسان۔''

۸۔ ملاقات کے لیے آنے والی عورت کی عزت کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ. )) ❶

''ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون، مال اور عزت حرام ہے۔''

۹۔ عہد پورا کرنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ج ﴾ (بنی اسرائیل: ٣٤)

''تم عہد و وعدہ کو پورا کرو۔''

۱۰۔ شرم و حیاء اختیار کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. )) ❷

''حیاء کرو اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ حیاء کرنے کا حق ہے۔''

اور آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے:

(( إِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ. )) ❸

---

❶ صحیح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: ٦٥٤١.

❷ سنن الترمذي، ابواب صفة القيامة، رقم: ٢٤٥٨. البانی رحمہ اللہ نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

❸ صحیح بخاری، كتاب الإيمان، رقم: ٢٤.

''کہ یقیناً حیاء ایمان کا جزء ہے۔''

(۲۳۷ سب سے زیادہ عظمت والی عورت وہ ہے جو اپنی دنیا کو اپنے دین کی بہتری کے لیے صرف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو دین پر ترجیح دینے والوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ٥ ﴾ (الأعلى: ١٦)

(لیکن اے بنی نوع انسان! تم وہ نہیں کرتے جو آخرت میں تمہاری کامیابی و کامرانی کا سبب بنے، بلکہ دنیا کی فانی لذتوں کے لیے سرگرداں رہتے ہو، حالانکہ آخرت دنیا سے کہیں بہتر ہے، اس کی نعمتیں لازوال ہیں۔ اور دنیا دارِ فانی ہے۔ مالک بن دینار کا قول ہے کہ ''اگر دنیا فنا ہو جانے والے سونے کی بنی ہوتی، اور آخرت لازوال ٹھیکرے کی، تو لازوال ٹھیکرے کو فانی سونے پر ترجیح دینا واجب ہوتا، چہ جائیکہ آخرت لازوال سونے کی بنی ہوئی ہے اور دنیا فانی ٹھیکرے کی۔'')

(۲۳۸ اپنی حالت سنوارنے کے لیے تین باتوں سے اجتناب کرو۔

۱۔ بخل۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا فرمایا کرتے تھے:

(( اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ. )) ❶

''اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''

۲۔ وہ نفسیاتی خواہش جنہیں لازماً پورا کر لیا جائے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ٥ ﴾ (الجاثية: ٢٣)

''کیا آپ نے اس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا۔''

۳۔ اپنے آپ پر فخر کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ. )) ❷

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الدعوات، رقم: ٦٣٦٥.

❷ صحيح مسلم، كتاب صفة الجنة، رقم: ٧٢١٠، سنن ابو داؤد، كتاب الأدب، رقم: ٤٨٩٥.

"تم تواضع کرو حتی کہ کوئی کسی دوسرے پر فخر نہ کرے۔"

(۲۳۹ آپ اپنی بہن کی خالص محبت حاصل اس طرح کر سکتی ہو کہ جب اسے ملو تو سلام کہو، اور اسے اس کے اچھے ناموں سے پکارو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ ﴾ (الحجرات: ۱۱)

"تم ایک دوسرے کو برے القاب نہ دو۔"

(۲۴۰ اپنے دل کا درج ذیل پانچ چیزوں سے علاج کرو۔

۱۔ تدبر کے ساتھ قرآنِ مجید کی تلاوت۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( إِقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ. )) [1]

"قرآن پڑھا کرو، کیونکہ وہ روزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔"

۲۔ قیام اللیل۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ. )) [2]

"فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔"

۳۔ سحری کے وقت اپنے رب سے دعا۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴾ (آل عمران: ۱۷)

"اور وہ سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں۔"

۴۔ نیکوکار عورتوں کی مجلس۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا. )) [3]

"آپ مومن کے علاوہ کسی کو اپنا دوست مت ٹھہراؤ۔"

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: ۸۰۴.

[2] سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، رقم: ۱۶۱۵. البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

[3] البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے۔ سنن ترمذی، ابواب الزهد، رقم: ۲۳۹۵، سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، رقم: ۴۸۳۲.

۵ اور کثرت سے نفلی روزے رکھنا۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: ''آپ مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیں، جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا:

(( عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ. ))

''آپ روزہ کو لازم پکڑو، کیونکہ کوئی عبادت اس کے برابر نہیں۔''

فرماتے ہیں میں پھر دوسری مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا تو آپ ﷺ نے مجھے یہی فرمایا:

(( عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ. )) [1]

''آپ روزوں کو لازم پکڑو۔''

۲۴۱) آپ اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل نہیں کر سکتیں یہاں تک کہ آپ اس چیز کو پسند نہ کریں جسے آپ کی مسلمان بہن پسند کرتی ہے، اور اس چیز سے بغض نہ رکھیں جسے وہ ناپسند سمجھتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. )) [2]

''تم میں سے کوئی آدمی اتنی دیر تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے بھی پسند نہ کرے۔''

۲۴۲) بری عادات سے بچو۔ رسول اللہ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے:

(( اَللّٰهُمَّ ...... اصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا. )) [3]

''اے اللہ! ...... مجھے برے اخلاق سے بچا۔''

۲۴۳) جب آپ کسی ذلیل عورت سے ملیں تو اس سے اعراض کرو۔ فرمانِ باری ہے:

---

[1] مسند احمد، رقم: ۲۲۱۴۱، ۲۲۱۴۸۔ شیخ شعیب فرماتے ہیں: اس کی سند ''علی شرط مسلم صحیح'' ہے۔

[2] صحیح البخاری، کتاب الإیمان، رقم: ۱۳۔

[3] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: ۱۸۱۲۔

﴿ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَهِلِينَ ۝ ﴾ (الاعراف: ١٩٩)

"اور آپ جاہلوں سے منہ پھیر لو۔"

٢٤٤) کم ہنسنے کو لازم پکڑو، بہت سی ہنسنے والی عورتیں اپنے کفنوں کے ساتھ مٹی کی نظر ہو چکی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ . )) ❶

"تم زیادہ مت ہنسو، کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔"

٢٤٥) اگر آپ عبادت گزار عورتوں کے مرتبہ پر پہنچنا چاہتی ہو، تو حرام چیزوں سے اپنی نظر کو نیچا رکھو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ . )) ❷

"حلال بھی واضح ہے، اور حرام بھی بالکل واضح ہے۔"

روزِ قیامت کان، آنکھ اور دل ہر ایک کے متعلق پوچھا جائے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝ ﴾

(بني إسرائيل: ٣٦)

"یقیناً کان، آنکھ اور دل ہر ایک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

٢٤٦) مومنہ عورت کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے گناہوں کی طرف اس طرح دیکھتی ہے گویا وہ کسی پہاڑ کی بنیاد اور دامن میں بیٹھی ہے، اور اسے اندیشہ ہے، کہیں پہاڑ اس کے اوپر نہ اُلٹ جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ . )) ❸

---

❶ سنن الترمذي، كتاب الزهد، رقم: ٢٣٠٥، سنن ابن ماجة، كتاب الزهد، رقم: ٤١٩٣. اس کو البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔

❷ صحيح بخاري، كتاب الإيمان، رقم: ٥٢، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، رقم: ٤٠٩٤، ٤٠٩٧.

❸ صحيح بخاري، كتاب الدعوات، رقم: ٦٣٠٨.

''یقیناً مومن اپنے گناہوں کو اس طرح خیال کرتا ہے کہ گویا وہ پہاڑ کے نیچے اس کی جڑ میں بیٹھا ہے، اور اسے ڈر ہے، کہیں پہاڑ اس پر نہ گر جائے۔''

۲۴۷) اور بدکردار عورت کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے گناہوں کو اس طرح سمجھتی ہے کہ گویا کہ وہ ایک مکھی ہے، جو اس کی ناک پر بیٹھی، اس نے ہش کیا اور وہ اڑ گئی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا. )) ❶

''اور یقیناً بدکردار اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح ہلکا سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک کے پاس سے گزری، اور اس نے اپنے ہاتھ سے اس کی طرف یوں اشارہ کیا۔''

۲۴۸) اللہ کا خوف اپنے دل میں رکھو گی تو اللہ تعالیٰ ہر معاملہ میں آپ سے کفایت کرے گا اور جب آپ لوگوں سے ڈرو گی تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں آپ کو کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

(( مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنْ أَرْضَى النَّاسَ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَّلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ. )) ❷

''جو شخص لوگوں کی ناراضگی میں اللہ کی رضا طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی کفالت کے بارے میں کافی ہو جاتا ہے، اور جو شخص اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔''

۲۴۹) جس طرح آپ موت کے آنے سے ڈرتی ہو، اسی طرح گناہوں ملوث ہو جانے سے بھی ڈرتی رہیں۔ جیسے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک ہے:

(( اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٠٨.

❷ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ سنن الترمذی، ابواب صفة القیامة، رقم: ٢٤١٤.

الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكُ اَنْ يُوَاقِعَهُ اَ لَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهِ مَحَارِمُهُ.)) ❶

''حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح، اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں مشتبہ ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے (کہ وہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو کوئی مشتبہ چیزوں سے بھی بچ گیا، اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا، اور جو کوئی ان مشتبہ چیزوں کو اختیار کر بیٹھا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو (شاہی محفوظ) چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے، قریب ہے کہ کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے (اور شاہی مجرم قرار پائے) سُن لو، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، اللہ کی چراگاہ اس زمین پر حرام چیزیں ہیں (پس ان سے بچو)۔''

(۲۵۰ آپ دوسروں کو نصیحت کرنے والی بن جاؤ۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ ﴾ (الاعراف : ۱۹۹)

''اور آپ نیکی کا حکم کرتے رہو۔''

(۲۵۱ آپ اللہ تعالیٰ کو اپنی خواہشات پر ترجیح دو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِنَّ مِمَّا أَخْشَى عَلَيْكُمْ بَعْدِي بُطُوْنَكُمْ وَفُرُوْجَكُمْ وَمَضِلَّاتِ الْأَهْوَاءِ.)) ❷

''یقیناً میں تمہارے متعلق تمہارے پیٹوں، تمہاری شرمگاہوں اور تمہاری خواہشاتِ نفس کی خرابی سے ڈرتا ہوں۔''

(۲۵۲ دل کی سختی کے اسباب سے اجتناب کرو۔ مثلاً کثرتِ گناہ وغیرہ۔ فرمایا:

(۲۵۳ اگر اعمال کرتے وقت آپ کے پیشِ نظر کسی دنیاوی مقصد کا حصول ہے، تو ایسا عمل قابلِ مذمت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ السنه ابن أبي عاصم، رقم: ۱۰۵. البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح البخاري، كتاب الايمان، رقم: ٥٢.

(( مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) ❶

''جس شخص نے علم سیکھا جس سے اللہ کی رضا تلاش کی جاتی ہے، کہ وہ کسی دنیاوی مقصد کو حاصل کر لے، تو ایسا شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا۔''

(۲۵۴ اپنے اعمال کو درست کرو، کیونکہ آپ کی زندگی کے ایام بہت کم ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: اَلدُّخَانُ، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْاَرْضِ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَاَمْرُ الْعَامَّةِ، وَخُوَيْصَةُ اَحَدِكُمْ.)) ❷

''چھ علامات (ظاہر ہونے) سے پہلے اعمال (صالحہ) میں پیش قدمی کرو۔ دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، وہ فتنہ جو عام لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے گا، اور خاص فتنہ جو ہر انسان کے لیے ہلاک آفریں ہوگا۔''

(۲۵۵ آپ کی دنیا میں تین ہی دن ہیں:

۱ آپ کا گزشتہ کل، جو آپ کے گناہوں کو اپنے ساتھ لے گیا ہے۔

۲ آنے والا کل، تو شاید آپ اسے نہ پا سکیں اور آپ کو موت آجائے۔

۳ رہا آج کا دن، تو اس میں کہیں آپ کوتاہی کا شکار تو نہیں ہیں؟

(۲۵۶ سوچ و بچار کر، اور شرمندگی اٹھانے سے پہلے نیک عمل کر لے۔ کہیں قیامت کے دن یوں نہ کہنا پڑے:

﴿ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ۭ﴾ (مومنون: ۹۹، ۱۰۰)

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب العلم، رقم: ۳۶٦٤. اس کو البانی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الفتن، رقم: ۷۳۹۷.

''یہاں تک کہ جب ان کافروں میں سے کسی کی موت قریب ہوتی ہے تو کہنے لگتا ہے کہ میرے رب مجھے دنیا میں دوبارہ لوٹا دے تاکہ جس دنیا میں چھوڑ آیا ہوں وہاں جا کر عمل صالح کروں ہرگز نہیں یہ محض ایک لفظ ہے جسے وہ کہہ رہا ہے (اسے دوبارہ بھی توفیق عمل نہیں ہوگی)۔''

(۲۵۷ دنیا بیماریوں اور آفتوں کا گھر ہے، لہٰذا مومنہ عورت کے لیے اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے پہلے کوئی راحت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( اَلدُّنیَا سِجنُ الْمُؤمِنِ، وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.)) ❶

''دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔''

(۲۵۸ آپ غور نہیں کرتی کہ دنیا میں آپ کا اصل سرمایہ تو سانس ہیں، جن میں روزانہ کمی ہو رہی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے شانے کو پکڑ کر فرمایا:

(( كُنْ فِي الدُّنيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ.))

''دنیا میں اس طرح کہ تو پردیسی ہے، یا راہ گزرنے والا ہے۔''

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

(( إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِسَقَمِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.)) ❷

''جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار مت کر، اور جب تو صبح کرے تو شام کا انتظار مت کر، اور اپنی تندرستی سے اپنی بیماری کے لیے، اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لیے (کچھ نہ کچھ) حاصل کر لے۔''

(۲۵۹ اپنی بہنوں کے عیوب کی بجائے اپنے عیبوں کا ازالہ کرنے میں مصروف ہو جاؤ۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الزهد، والرقائق، رقم: ٧٤١٧.

❷ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤١٦.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( طُوبٰی لِمَنْ شَغَلَهُ عَیْبُهُ عَنْ عُیُوبِ النَّاسِ. )) ❶

''خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کے اپنے عیوب اسے لوگوں کے عیوب تلاش کرنے سے مشغول کردیں۔''

(۲۶۰ شریعت ایک کشتی ہے، لیکن جب آپ اس کشتی میں سوار ہوں گی تو آپ کامیاب عورتوں میں شمار ہوں گی۔ سلف کا کہنا ہے:

(( اَلشَّرِیعَةُ کَسَفِینَةِ نُوحٍ فَمَنْ رَکِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ. ))

''شریعت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے، پس جو اس میں سوار ہوا، وہ کامیاب ہوا، اور جو اس سے پیچھے رہ گیا، پس وہ ہلاک ہوگیا۔''

(۲۶۱ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے بتلائے ہوئے احکامات پر ثابت قدم رہنا، اس کی رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور اس کے عذاب کے خوف سے اس کی نافرمانیوں سے اجتناب کرکے ہی آپ تقویٰ کی حقیقت تک پہنچ سکتی ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ﴾ (السجدة: ١٦)

''وہ (مومن) اپنے رب کو خوف اور طمع سے پکارتے ہیں۔''

(۲۶۲ آپ کے متقی ہونے پر دو چیزیں دلالت کرتی ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی عطا پر خوشی کا اظہار۔

۲۔ آزمائش آئے تو اچھے صبر کا مظاہرہ کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ کُلَّهُ لَهُ خَیْرٌ، وَلَیْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَکَرَ، فَکَانَ خَیْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ

❶ اتحاف السادة المتقین: ٤٣٨/٧. المغني عن حمل الأسفار: ١٤٥/٣. اس کو ابن حجر نے بلوغ المرام میں ''حسن'' کہا ہے۔

ضَرَّاءُ صَبَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ.)) ❶

''مومن کا معاملہ عجیب ہے، یقیناً اس کا ہر کام بہتر ہے، اور یہ مومن کے علاوہ کسی کے لیے بھی نہیں، اگر اسے خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے، جو کہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر اسے مصیبت پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے، پس یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے۔''

(۲۶۳ جب آپ کے دل میں اللہ کا خوف ہوگا تو موت، بیماری، اور محتاجی سے قطعاً نہیں ڈروگی۔

(۲۶۴ (( اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ.)) ...... ''اے اللہ! مجھے بخش دے، اور میری توبہ قبول کرلے۔'' کثرت سے پڑھا کرو۔ کیونکہ آپ نہیں جانتی، کب آپ پہ اللہ تعالیٰ کی بخشش نازل ہوگی، اور اللہ تعالیٰ آپ کی توبہ قبول کرلے گا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم صرف ایک ہی مجلس میں شمار کرتے تو آپ ﷺ سو (۱۰۰) مرتبہ فرماتے:

(( رَبِّ اغْفِرْلِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ.)) ❷

''میرے رب! مجھے معاف فرمادے، اور میری توبہ قبول فرما، یقیناً تُو توبہ قبول کرنے والا، بخشنے والا ہے۔''

(۲۶۵ جب آپ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر پہچاننا چاہو تو تھوڑی دیر کے لیے اپنے سے کم نعمت والوں کی طرف دیکھو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( أُنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ.)) ❸

''تم اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہے، اور اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الزهد، رقم: ۷۵۰۰، مسند أحمد: ۳۳۲/٤، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۲۸۹٦، سنن الکبری للبیهقی: ۳۷۵/۳.

❷ مسند احمد، رقم: ٤۷۲٦، ۲۳۱۵۰. شیخ شعیب فرماتے ہیں: اس کی سند " علی شرط الشیخین " ہے۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤۹۰، صحیح مسلم، کتاب الزهد، رقم: ۷٤۲۸.

سے اوپر ہے، یہ زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ کی اس نعمت کو حقیر نہ جانو جو تم پر ہے۔"

(۲۶۶ دنیوی خواہشات کے فتنے سے ڈرو، اس لیے کہ یہ بڑا خطرناک فتنہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ، أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ، وَمَنْ أَحَبَّ أَخِرَتَهُ، أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنى.)) ❶

"جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرے، وہ اپنی آخرت کو خراب کرتا ہے، اور جو اپنی آخرت سے محبت کرے، وہ اپنی دنیا خراب کرتا ہے، پس تم فنا ہونے والی چیز پر باقی رہنے والی کو ترجیح دو۔"

(۲۶۷ جو شخص ذکر الٰہی سے اطمینان حاصل نہیں کرتا، اس کا نفس حسرت کرتا رہتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ (الرعد: ۲۸)

"خبردار! اللہ کے ذکر سے ہی دل اطمینان پکڑتے ہیں۔"

(۲۶۸ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا احترام کرو، آپ جہاں بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ عزت عطا کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ.)) ❷

"تم اللہ کا دھیان رکھو، وہ تمہارا دھیان رکھے گا۔"

(۲۶۹ اپنے دین کی وجہ سے عزت حاصل کرو، اور اس کے ذریعے کافر عورتوں کے سامنے فخر محسوس کرو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (المنافقون: ۸)

---

❶ مسند احمد: ۱۹٦۹۷، ۱۹٦۹۸، یہ حدیث شعیب الارناؤط کے قول کے مطابق حسن لغیرہ ہے۔ شرح السنة: ۳۸، ٤؛ مجمع الزوائد: ۲٤۹/۱۰.

❷ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ سنن الترمذی، ابواب صفة القيامة، رقم: ۲۵۱٦. مسند أحمد: ۲۹۳/۱.

''اور عزت اللہ کے لیے ہے، اس کے رسول کے لیے اور مومنوں کے لیے۔''

(۲۷۰ اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کی حریص رہو، یہ آپ کی عمر میں برکت اور رزق میں وسعت کا سبب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَلَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.)) ❶

''جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے لیے اس کے رزق میں فراخی کی جائے، اور اس کے نشانِ قدم (باقی رکھنے) میں دیر کی جائے، تو وہ اپنی رشتہ داری کو ملائے۔''

(۲۷۱ دعا کثرت سے کیا کرو، کیونکہ آپ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ.)) ❷

''جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ سختیوں اور تکلیفوں کے وقت اللہ اس کی دعائیں قبول فرمائے، تو اسے چاہیے کہ وہ فراخی وخوش حالی میں کثرت سے دعا کرے۔''

(۲۷۲ کثرتِ سجود سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرب میں اضافہ ہوتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ السجدة ﴾ (العلق: ١٩)

''اور سجدہ کر، اور (اپنے رب کا) قرب حاصل کر۔''

(۲۷۳ دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرو، کیونکہ یہ رب کو نہ پہچاننے کی علامت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ.)) ❸

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: ٥٩٨٦.

❷ سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم: ٣٣٨٢. البانی رحمہ اللہ نے اس کو حسن کہا ہے۔

❸ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، رقم: ٦٣٤٠. صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء رقم: ٦٩٣٤.

''تم میں سے کسی ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب وہ جلدی نہ مچائے۔''

(۲۷۴ سب سے زیادہ خسارہ پانے والی عورت وہ ہے، جو اپنے رب کو چھوڑ کر اپنے نفس میں مشغول رہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ﴾ (الجاثية : ۲۳)

''کیا آپ نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لے؟''

(۲۷۵ آپ اپنی اس حالت پر تعجب کیوں نہیں کرتی؟ کہ آپ، غیر اللہ کے لیے عمل و معاملہ کرتی ہو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴾ (الکھف : ۱۱۰)

''پس جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے، پس اسے چاہیے کہ وہ عمل صالح کرے، اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔''

(۲۷۶ اپنی ضائع شدہ عمر کی قدر پہچانئے، اور اس عورت کی طرح رویئے جو اپنے نقصان کی مقدار کو جانتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو نجات کے اسباب و ذرائع بتلاتے ہوئے فرمایا:

(( وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ.)) [1]

''اور اپنی غلطیوں پر گریہ کرو۔''

(۲۷۷ اگر آپ صبح اور شام اس حالت میں رہیں کہ آپ کو محض اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی فکر ہو، تو اللہ تعالیٰ آپ کی تمام ضروریات زندگی پوری کرے گا۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ﴾ (الطلاق : ۳)

''جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے، تو وہ اس کو کافی ہو جاتا ہے۔''

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الزهد، رقم: ۲٤٠٦، مسند احمد، رقم: ۱۷٤٥. اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

عبداللہ ابن المبارک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا:

(( مَنْ أَحْسَنُ النَّاسِ حَالًا؟ ))

''لوگوں میں سے حالت کے اعتبار سے کون اچھا ہے؟''

تو فرمایا:

(( مَنِ انْقَطَعَ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ. )) ❶

''جو اپنے رب پر توکل کرتا ہے۔''

۲۷۸) جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے فرصت اور خوشی کو رضا مندی اور یقین میں رکھا ہے، اور حزن و غم کو حرص اور شک میں رکھا ہے۔

۲۷۹) جس طرح آگ اور پانی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے، اسی طرح آپ کے دل میں اخلاص اور دوسری عورتوں سے اپنی تعریف سننے کی محبت جمع نہیں ہو سکتی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا ﴾ (آل عمران: ۱۸۸)

'' (کچھ ایسے بھی ہیں) وہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے اس کام پر جو انہوں نے کیا نہیں۔''

۲۸۰) جان لو کہ ہر عورت میں لذت اس کی ہمت کے مطابق ہے، اور ہمت کے اعتبار سے اعلیٰ عورت وہ ہے جو اپنی لذت نفس کے بجائے اپنے رب کی معرفت رکھنے میں بلند ہو۔

۲۸۱) مسلمان عورت کا اپنے رب کے سامنے دو دفعہ کا کھڑا ہونا ہے۔

ایک جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے نماز میں کھڑی ہوتی ہے۔

اور دوسرا جب قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑی ہوگی۔

لہٰذا جس عورت نے پہلے موقف کا حق ادا کر دیا، اس پہ دوسرا موقف آسان کر دیا جائے

❶ ابن عساکر: ۲۳/ ۴۳۹۔

گا، اور جس نے پہلے موقف کو حقیر جانا، اس پر دوسرا موقف اتنا ہی سخت کر دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ. )) ❶

یقیناً بندے کا اس کے اعمال میں سے سب سے پہلے حساب نماز کا ہوگا، پس اگر نماز درست ہوگئی تو وہ کامیاب ہوگیا، اور نجات پا گیا، اور وہ خراب ہوگئی تو وہ خسارے اور گھاٹے میں چلا جائے گا۔"

۲۸۲) مسلمان عورت کا ایک پردہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہے، اور دوسرا پردہ اس کے اور لوگوں کے درمیان ہے، لہٰذا جس عورت نے پہلا پردہ پھاڑ دیا، اللہ تعالیٰ ثانی الذکر پردہ (جو اس کے اور لوگوں کے درمیان ہے) بھی پھاڑ دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى، إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ. )) ❷

"میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوائے گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے، اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے، اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا ہے، مگر صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ اے فلاں! میں نے کل رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا، رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا، لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔"

---

❶ سنن الترمذی، ابواب الصلوٰۃ، رقم: ٤١٣۔ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ٦٠٦٩، صحیح مسلم، کتاب الزھد، رقم: ٧٤٨٥.

# اپنی ذات سے یہ سوالات پوچھئے

اے میری مسلمان بہن! تیرے لیے لائق ہے کہ تو اپنے نفس سے صدق ویقین کے ساتھ درج ذیل سوالات پوچھے:

۲۸۳) کیا تو نے اسلام کی عظیم نعمت ملنے پر اللہ کی تعریف کی ہے؟

۲۸۴) کیا تو نے اپنی کمائی، اور اپنے کھانے میں تقویٰ سے کام لیا ہے؟

۲۸۵) کیا تو نے آج کتاب اللہ سے کچھ سیکھا ہے؟

۲۸۶) کیا تو نے آج کسی نئی سنت نبوی ﷺ کی معرفت حاصل کی ہے؟

۲۸۷) کیا تو نے آج اپنے ظاہر و باطن میں اخلاص اور للّٰہیت سے کام لیا ہے؟

۲۸۸) کیا تو نے آج غمی اور خوشی کی حالت میں عدل سے کام لیا ہے؟

۲۸۹) کیا آج جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے آپ نے اسے معاف کیا ہے؟

۲۹۰) کیا آج جس نے تجھے کسی چیز سے محروم رکھا ہے، آپ نے اسے کچھ عطا کیا ہے؟

۲۹۱) کیا آج آپ نے اپنے کانوں، آنکھوں اور باقی جوارح کو (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی) سے بچایا ہے؟

۲۹۲) کیا آج جس سے آپ نے وعدہ کیا تھا، اسے وفا کیا اور سچ بولنے سے کام لیا ہے؟

۲۹۳) کیا آج آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی ہے کہ وہ آپ کے دل کو ایمان پر قائم رکھے؟

۲۶۴) کیا آج آپ نے توبہ واستغفار کی ہے؟

❀......❀......❀

# اپنی اولاد کو مندرجہ ذیل اُمور کی تعلیم دو

۲۹۵) انہیں بتلاؤ کہ آپ کے نزدیک ان میں سے زیادہ محبوب وہ ہے، جو اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا. )) ❶

''یقیناً تم میں سے اچھے وہ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے اچھے ہوں۔''

۲۹۶) اے میرے پیارے بیٹے! جس نے تیرے پاس امانت رکھی ہو اسے ادا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منافق کی علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

(( وَإِذَا ائْتُمِنَ خَانَ. )) ❷

''اور جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرتا ہے۔''

۲۹۷) مسلمان طعنہ زن، لعنت کرنے والا، بے حیا اور بے ہودہ گو نہیں ہوتا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيءِ. )) ❸

''مومن بہت طعنے دینے والا، بہت لعنت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا اور بے ہودہ بکنے والا نہیں ہوتا۔''

۲۹۸) سب کے سب لوگ اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الأدب، رقم: ٦٠٣٥، سنن الترمذي، ابواب البر والصلة، رقم: ١٩٧٥.

❷ صحيح بخاري، كتاب الايمان، رقم: ٣٣، صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: ٢١١.

❸ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذي، ابواب البر والصلة: ١٩٧٧، مستدرك حاكم: ٢/١، سنن الكبرىٰ بيهقي: ١٩٣/١٠.

﴿ يَآيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ﴾ (فاطر: ۱۵)

''اے لوگو! تم سب اللہ کے ہاں فقیر ہو۔''

۲۹۹) اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴾ (الاخلاص: ۳، ٤)

''نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے۔''

۳۰۰) اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی نہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ﴾ (الشوریٰ: ۱۱)

''اس کی مثل کوئی نہیں ہے۔''

۳۰۱) جب تم نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو گے، تو تمہاری تھکان دور ہو جائے گی اور تازگی محسوس ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے:

(( يَا بِلَالُ ! أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِحْنَا بِهَا. )) [1]

''اے بلال! نماز قائم کرو، ہمیں اس کے ساتھ سکون بخشو۔''

۳۰۲) جو لوگ نماز پڑھتے ہیں تو وہ پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرتے ہیں، اور صاف ستھرا لباس پہنتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اہل قباء کے پاس آ کر فرمانے لگے:

''اے اہل قباء! اللہ تعالیٰ نے یقیناً تمہاری طہارت حاصل کرنے کے متعلق مدح فرمائی ہے، تم مجھے اس کے متعلق نہیں بتلاتے؟''

فرمانِ باری ہے:

''اس میں ایسے آدمی ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

یہ آیۃ اہل قباء والوں کے بارے میں نازل ہوئی، کیونکہ وہ پانی سے استنجاء کرتے تھے۔ [2]

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، رقم: ٤٩٨٥. اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

[2] اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ سنن ابو داؤد، کتاب الطهارة، رقم: ٤٤، سنن ترمذی، ابواب تفسير القرآن، رقم: ٣١٠٠، کشف الأستار: ١/١٣٠-١٣١، مجمع الزوائد: ١/٤٩٨-٥٠٠.

(۳۰۳ مسلمان جب صبح کرتا ہے تو یہ کلمات ادا کرتا ہے:

(( أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ. )) ❶

''ہم نے اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی نے اسی کے لیے صبح کی۔''

(۳۰۴ مسلمان جب بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہے، تو یہ کلمات کہتا ہے:

(( اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ. )) ❷

''اے میرے اللہ! میں مادہ اور نر خبیث جنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

(۳۰۵ مسلمان جب بیت الخلاء سے باہر نکلتا ہے، تو کہتا ہے:

(( غُفْرَانَكَ. )) ❸

''(اے اللہ! میں) تیری بخشش چاہتا ہوں۔''

(۳۰۶ مسلمان کھانے کے وقت '' بِسْمِ اللّٰهِ '' اور کھانے کے بعد '' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ '' کہتا ہے۔ ❹

(۳۰۷ مسلمان سوتے وقت یہ کلمات کہتا ہے:

(( اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا. )) ❺

''اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور زندہ ہوتا ہوں۔''

(۳۰۸ مسلمان گدھے اور کتے کی آواز سن کر کہتا ہے:

(( اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ)) ❻

''میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

---

❶ صحیح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ٦٩٠٨.

❷ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، رقم: ٦٣٢٢.

❸ سنن ابو داؤد، كتاب الطهارة، رقم: ٣٠. اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

❹ صحیح بخاری، كتاب الاطعمة، رقم: ٥٣٧٦. سنن ابو داؤد، باب التسمية على الطعام، رقم: ٣٧٦٧

❺ سنن ابو داؤد، كتاب الأدب، رقم: ٥٠٤٩. اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

❻ سنن ابو داؤد، كتاب الأدب، رقم: ٥١٠٣. اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

۳۰۹) مسلمان وعدہ خلافی نہیں کرتا، اور نہ ہی امانت میں خیانت کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ. )) ❶

''جس کے پاس امانت نہیں، اس کا ایمان نہیں، اور جس کے پاس عہد نہیں، اس کا دین نہیں ہے۔''

۳۱۰) مسلمان جوا بھی نہیں کھیلتا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ ﴾ (المائدۃ: ۹۰)

''یقیناً شراب، جوا، بتوں کے تھان، اور تیر فال کے پلید ہیں شیطان کے عمل سے ہیں، پس تم اس سے اجتناب کرو۔''

۳۱۱) مسلمان نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا داؤد علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے:

(( اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ. )) ❷

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں، اور ان لوگوں کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتے ہیں۔''

۳۱۲) مسلمان اپنے بھائیوں سے تعاون کرتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ﴾ (المائدۃ: ۲)

''اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرو۔''

۳۱۳) مسلمان صاف گو ہوتا ہے، اور جھوٹ نہیں بولتا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴾ (الاحزاب: ۷۰)

❶ اس کو شعیب الارناؤط نے حسن کہا ہے۔ مسند احمد: ۱۳۵/۳۔

❷ سنن ترمذی، ابواب الدعوات، رقم: ۳۴۹۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ اور سیدھی بات کیا کرو۔''

۳۱۴) مسلمان اپنے بیمار بھائی کی تیمارداری کے لیے جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان کے ذمے حقوق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

(( وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ.)) ❶

''اور جب وہ بیمار ہو جائے، تو اس کی تیمارداری کے لیے جاؤ۔''

۳۱۵) مسلمان شکر گزار ہوتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاشْكُرُوْلِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ ﴾ (البقرة: ۱۵۲)

''اور میرے شکر گزار بن جاؤ، اور میری ناشکری نہ کرو۔''

۳۱۶) مسلمان کی اعمال صالحہ میں مثال بیان کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی زبان پر فرمایا:

﴿ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴾ (الشعراء: ۸٤)

''اور آنے والے لوگوں میں میرا ذکرِ خیر باقی رکھ۔''

۳۱۷) مسلمان والدین کی اطاعت کرنے والا ہوتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ط ﴾ (الاحقاف. ۱۵)

''اور ہم نے حکم کیا ہے انسان کو، اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا۔''

۳۱۸) مسلمان برے افعال کو ترک کر دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے:

(( اَللّٰهُمَّ ...... اصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا.)) ❷

''اے اللہ! مجھے برے اخلاقیات سے بچا۔''

۳۱۹) مسلمان صفائی پسند ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ.)) ❸

---

❶ صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: ٥٦٥٠. ❷ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: ١٨١٢.

❸ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: ٥٣٤.

''صفائی نصف ایمان ہے۔''

(۳۲۰ مسلمان رمضان کے روزے رکھتا ہے، اور قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ، يَقُولُ الصِّيَامُ! أَيْ رَبِّ! إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ. )) [1]

''روزہ اور قرآن بندے کے لیے سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے دن کو کھانے اور شہوات سے منع کیا تھا، پس اس کے بارے میں میری سفارش قبول کر۔ اور قرآن کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے منع کیا تھا، پس میری سفارش قبول کر لے، پس دونوں کی سفارش قبول ہوگی۔''

❀ ...... ❀ ...... ❀

[1] مسند احمد، رقم: ٦٦٣٧، شعب الايمان، رقم: ١٩٩٤، مستدرك حاكم، رقم: ٢٠٨٠. امام حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

# خبردار! یہ بدعات ہیں

۳۲۱) قبور کے گرد طواف کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّرَاتِ الْقُبُوْرِ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ قبروں کی بکثرت زیارت کرنے والیوں کو لعنت کرے۔''

۳۲۲) غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ.)) ❷

''غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔''

۳۲۳) غیر اللہ کے نام نذر و نیاز دینا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ.)) ❸

''جو شخص اللہ کی فرمانبرداری کرنے میں نذر مانے، تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے، اور جو شخص اس کی نافرمانی کرنے کی نذر مانے، تو وہ نافرمانی نہ کرے (یعنی نذر کو پورا نہ کرے)۔''

۳۲۴) نجومیوں اور کاہنوں کے پاس جانا۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ.)) ❹

---

❶ سنن ابن ماجة، كتاب الجنائز، رقم: ۱۵۷۵، ۱۵۷٦. اس کو البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے۔

❷ صحیح مسلم، كتاب الأضاحی، رقم: ۵۱۲٤.

❸ صحیح بخاری، كتاب الأيمان والنذور، رقم: ٦٦٩٦.

❹ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ سنن ابو داؤد، كتاب الكهانة والتطير، رقم: ۳۹۰٤، سنن ترمذی، ابواب الطهارة، رقم: ۱۳۵، سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة وسننها، رقم: ٦۳۹.

''جو شخص کسی کاہن اور نجومی کے پاس کوئی سوال پوچھنے کے لیے گیا، اور پھر اس کے جواب کی تصدیق بھی کی، تو اس نے کفر کیا ساتھ اس کے جو نازل کیا گیا ہے محمد ﷺ پر۔''

۳۲۵) تعویذ لٹکانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ. )) ❶

''جس نے تعویذ لٹکایا پس تحقیق اس نے شرک کیا۔''

۳۲۶) عید میلاد النبی ﷺ اور سالگرہ منانا۔ علامہ ابن الحاج فرماتے ہیں:

(( وَمِنْ جُمْلَةِ مَا أَحْدَثُوْهُ مِنَ الْبِدَعِ مَعَ اعْتِقَادِهِمْ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ أَكْبَرِ الْعِبَادَاتِ وَاِظْهَارِ الشَّعَائِرِ مَا يَفْعَلُوْنَهُ فِيْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ مِنَ الْمَوْلِدِ وَقَدِ احْتَوٰى عَلٰى بِدَعٍ وَّمُحَرَّمَاتٍ. )) ❷

''لوگوں کی نو ایجاد باتوں، اور بدعات میں سے جسے وہ سب سے بڑی عبادت اور شعائر اسلامیہ کے اظہار کا اعتقاد کرتے ہیں، ایک ماہ ربیع الاول میں مجلس میلاد کا قیام ہے، اور یہ بہت سی بدعات اور محرمات کو شامل ہے۔''

اسلام میں دو ہی بڑی عیدیں ہیں۔ (۱) عید الفطر۔ (۲) عید الاضحیٰ۔ تیسری بڑی عید اسلام میں نہیں ہے۔ اور قرون ثلاثہ (نبی ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے ادوار مبارکہ) میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں، اگر یہ اسلامی عید ہے تو پھر قرون ثلاثہ میں کیسے پوشیدہ رہی؟ لہٰذا یوم میلاد النبی ﷺ پر ''عید'' کا اطلاق درست نہیں، نیز اس کی وجوہات سے ایک وجہ تو یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ''عید'' کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

---

❶ اس کی سند قوی ہے، امام طبرانی نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی یہ قول شیخ شعیب کا ہے۔ مسند احمد: ۱۷٤۲۱.

❷ المدخل: ۲/۲۲۹.

(( نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَيْنِ، يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحٰى. )) ❶

''آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ پیر کے دن روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن میری ولادت باسعادت ہوئی تھی، اور اس دن مجھ پر قرآنِ مجید کا نزول کی ابتداء ہوئی۔''

اس سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کا ''یوم میلاد''، ''یومِ عید'' نہیں تھا، اس لیے آپ اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

پس یوم میلاد النبی ﷺ کے روزے کا اہتمام کرنا چاہیے نہ کہ ارتکابِ بدعات۔ کیونکہ شریعت اسلامیہ کی رُو سے بدعت مردود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ. )) ❷

''جس نے ہمارے بتلائے ہوئے دین کے خلاف کوئی عمل کیا، پس وہ مردود ہے۔''

۳۲۷) چوروں کا سراغ لگانے کے لیے عراف کے پاس جانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ أَتٰى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً. )) ❸

''جس شخص نے کسی عراف کے پاس جا کر کچھ پوچھا، تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی۔''

۳۲۸) غیر اللہ کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ نفع ونقصان کے مالک ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ﴾

(یونس: ۱۰٦/۱۰)

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصيام، رقم: ٢٧٥٠.

❷ صحيح بخاري، كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة، باب إذا اجتهد العامل أو الحاكم معلقًا وفي كتاب الصلح ٢٦٩٧ موصولاً بلفظ من احدث الخ.

❸ صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: ٥٨٢١.

''اور نہ تم پکارو اللہ کے سوا کسی کو جو تجھے نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان۔''

۳۲۹) غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ. )) ❶

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایک دن اور رات کا (بھی) اکیلے سفر کرنا حلال نہیں۔''

۳۳۰) اجنبی مردوں سے مصافحہ کرنا۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ. )) ❷

''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔''

۳۳۱) لڑکوں کے درمیان چلنا۔

۳۳۲) زیب وزینت کے لیے تنگ لباس پہننا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ. )) ❸

''کتنی ہی دنیا میں لباس پہننے والی آخرت میں ننگی ہوں گی۔''

۳۳۳) مُردوں کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ مرجانے کے بعد بھی لوگوں کی پکار کو سنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ ﴾ (فاطر : ۲۲)

''اور آپ قبروں والوں کو نہیں سنا سکتے۔''

❀ ..... ❀ ..... ❀

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التقصیر، رقم: ۱۰۸۸.

❷ سنن ابن ماجة، کتاب الجهاد، رقم: ۲۸۷٤. اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

❸ صحیح بخاری: کتاب العلم، رقم: ۱۱۵.

# دل کو نرم کرنے کے اسباب

(۳۳۴ توبہ سے پہلے اچانک موت آنے سے ڈرنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط ﴾ (لقمان: ۳٤)

''اور کسی نفس کو نہیں معلوم کہ وہ کس زمین میں مرے گی۔''

(۳۳۵ تمام حقوق اللہ پورے کرنے میں اپنی کمزوری کا خوف کھانا، کیونکہ اللہ کے حقوق بہت زیادہ ہیں۔ ان سے چند یہ ہیں:

۱ ایمان باللہ۔

۲ اللہ کی اطاعت کرنا۔

۳ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔

۴ اختلافی امور میں اللہ کی کتاب کی طرف رجوع کرنا۔

۵ اللہ کے کسی حکم کی مخالفت نہ کرنا۔

۶ احداث (بدعات کو چھوڑ دینا)۔

۷ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔

۸ اللہ کے ساتھ خیر خواہی۔

۹ اللہ کی ذات سے محبت رکھنا۔

۱۰ اللہ کے دشمنوں سے دشمنی، اور اس کے اولیاء سے دوستی رکھنا۔

۱۱ اللہ کا ذکر اور اس کی مدح وحمد بیان کرنا۔

(۳۳۶ صراطِ مستقیم سے ہٹ جانے، نافرمانیوں اور شیطان کے راستے پر چلنے سے آپ کا خوف کھانا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ط ﴾ (الانعام: ۱۵۳)

''اور یقیناً یہ میرا سیدھا راستہ ہے، پس تم اس کی اتباع کرو، اور رستوں کی پیروی نہ کرو، پس وہ تم کو اس کے (سیدھے) رستے سے ہٹا دے گا۔''

۳۳۷) اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ کثیر نعمتوں کی بناء پر فخر اور تکبر سے آپ کا خوف کھانا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ٥ ﴾

(ابراهيم: ۷)

''اگر تم شکر کرو گے، تو میں ضرور بہ ضرور تمہیں زیادہ عطا کروں گا، اور اگر تم نے ناشکری کی، تو میرا عذاب یقیناً بڑا سخت ہے۔''

۳۳۸) اپنی نافرمانیوں پر جلدی عذاب لاحق ہونے سے آپ کا ڈرنا۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان پر فرمایا:

﴿ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ٥ ﴾ (یونس: ۱۵)

''اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو یقیناً میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''

۳۳۹) باطنی طور پر اپنے برے اعمال کے سبب موت کے وقت ذلت و رسوائی سے خوف کھانا۔

۳۴۰) برے خاتمہ سے خوف کھانا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ. )) [1]

''یقیناً اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔''

۳۴۱) موت کی بے ہوشیوں سے ڈرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحيح بخاري، كتاب القدر، رقم: ٦٦٠٧.

(( إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ . )) ❶

''یقیناً موت کی بے ہوشیاں ہیں۔''

۳۴۲) قبر میں منکر ونکیر فرشتوں کے سوالوں سے خوف کھانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب آدمی اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے، اور جنازہ میں شریک ہونے والے لوگ اس سے رخصت ہوتے ہیں، تو ابھی وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہوتا ہے کہ دو فرشتے (منکر نکیر) اس کے پاس آتے ہیں، وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ اس شخص یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تو کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ مومن تو یہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس جواب پر اس سے کہا جائے گا کہ تو یہ دیکھ اپنا جہنم کا ٹھکانا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تمہارے لیے جنت میں ٹھکانا دے دیا۔ اس وقت اسے جہنم اور جنت دونوں ٹھکانے دکھائے جائیں گے۔ قتادہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ اس کی قبر کشادہ کر دی جائے گی (جس سے آرام و راحت ملے) پھر قتادہ رحمہ اللہ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرنی شروع کی، فرمایا اور منافق و کافر سے جب کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا تھا، تو وہ جواب دے گا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، میں بھی وہی کہتا تھا جو دوسرے لوگ کہتے تھے۔ پھر اس سے کہا جائے گا، نہ تو نے جاننے کی کوشش کی، اور نہ سمجھنے کی۔ پھر اسے لوہے کی گرزوں سے بڑے زور سے مارا جائے گا، کہ وہ چیخ پڑے گا، اور اس کی چیخ کو جن اور انسانوں کے سوا اس کے آس پاس کی تمام مخلوق سنے گی۔'' ❷

۳۴۳) قبر کے عذاب، اور دباؤ سے آپ کا خوف کھانا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

(( فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ صَلّٰى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٥١٠.

❷ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: ١٣٧٤.

الْقَبْرِ، زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ .)) ❶

''میں نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کوئی نماز پڑھی ہو اور اس میں عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ نہ مانگی ہو۔ محمد بن جعفر غندر نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ؛ عذاب قبر حق ہے۔''

۳۴۴) اللہ تعالیٰ کے سامنے حساب کے لیے کھڑا ہونے سے ڈرنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ ﴾ (النازعات: ٤٠، ٤١)

''اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکا، پس اس کا ٹھکانا جنت ہے۔''

۳۴۵) قیامت کے دن صغیرہ، اور کبیرہ گناہوں کے بارے میں باز پُرس سے خوف کھانا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ ﴾ (الكهف: ٤٩)

''اور نامہ اعمال سامنے لایا جائے گا تو اس میں موجود بد اعمالیوں کی وجہ سے آپ مجرموں کو خوفزدہ دیکھیں گے، اور وہ کہیں گے، اے ہماری بدنصیبی! اس کتاب کو کیا ہو گیا ہے کہ اس نے چھوٹے، بڑے کسی گناہ کو بھی بغیر شمار کیے نہیں چھوڑا ہے، اور انہوں نے دنیا میں جو کچھ کیا ہوگا اسے اپنے سامنے پائیں گے۔''

۳۴۶) پلِ صراط کی تیزی سے ڈرنا کہ وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( أَنَّ الْجِسْرَ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرَةِ وَأَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ .)) ❷

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الجنائز، رقم: ١٣٧٢. ❷ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ٤٥٥.

''یقیناً پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے کہیں زیادہ تیز ہے۔''

۳۴۷) جہنم کے جوش اور ہولناکیوں سے ڈرنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ○ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ○ ﴾ (الفرقان: ۱۲، ۱۳)

''جب جہنم انہیں دور سے دیکھے گی تو وہ لوگ اس کی غصہ بھری آواز اور چنگھاڑ سنیں گے اور جب وہ ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے جہنم کی ایک تنگ جگہ میں ڈال دیئے جائیں گے، تو وہاں وہ اپنی ہلاکت کو پکاریں گے۔''

۳۴۸) جنت اور دائمی زندگی سے محرومی کا ڈر رکھنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ○ ﴾ (العنكبوت: ٦٤)

''اور یقیناً آخرت کا گھر ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، کاش کہ انہیں اس بات کا علم ہوتا۔''

۳۴۹) اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محرومی سے آپ کا ڈرنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○ ﴾ (القيامة: ۲۲، ۲۳)

''کچھ چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔''

۳۵۰) اپنے عیوب اور گناہوں کی اچھی طرح معرفت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( طُوْبٰى لِمَنْ شَغَلَهُ عَيْبُهُ عَنْ عُيُوْبِ النَّاسِ. )) [1]

''خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کے اپنے عیوب اسے دوسرے لوگوں کے عیوب تلاش کرنے سے مشغول کردیں۔''

۳۵۱) اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی معرفت جن سے آپ دن رات خوش ہوتی ہیں، مگر شکر نہیں کرتیں۔ مثلاً فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

---

[1] اس کو ابن حجر رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔ بلوغ المرام، رقم: ۱۳۱۷، حلیة الأولیاء: ۲/۳ ۲۰.

عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ ﴾ (آل عمران: ۱۰۳)

''اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، اور فرقوں میں مت بٹو، اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو تم پر یاد کرو، جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے، پس اس نے تمہارے دلوں کے درمیان الفت ڈال دی، اور تم اس کی نعمت کے سبب سے بھائی بھائی ہو گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے، پس اس نے تمہیں اس سے بچالیا، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔''

۳۵۲) اعمال کی عدم قبولیت سے ڈرتے رہنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ ﴾ (الاعراف: ۵٦)

''اور تم اللہ کو پکارو اس کی رحمت کی امید کرتے ہوئے، اور اعمال کی عدم قبولیت سے ڈرتے ہوئے۔''

۳۵۳) اللہ تعالیٰ کی مدد سے محرومی کا ڈر رکھنا، رسول اللہ ﷺ نے دعا کیا کرتے تھے:

(( يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ. )) ❶

''اے زندہ قائم رہنے والے! میں تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں، میرے ہر کام کو درست کردے، اور مجھے میرے نفس کے، اور نہ لوگوں میں سے بھی کسی کے سپرد کرنا۔''

۳۵۴) آپ کا اس عورت کی حالت سے ڈر جانا، جسے اس کے حشر کے دن اس کا میزان ذلیل کرے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ڏ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾

❶ المعجم الصغير، رقم: ٤٤٥، مجمع الزوائد: ١٠/١٨٠، مستدرك حاكم، رقم: ١٩١٨، صحيح الترمذي للألباني، رقم: ٢٧٩٦.

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ○ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ○ ﴾ (الحاقه: ۲۵۔۲۷)

''اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا نامہ اعمال دیا ہی نہ جاتا، اور مجھے معلوم نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے، اے کاش! میری موت نے میرا قصہ تمام کر دیا ہوتا۔''

(۳۵۵ اپنے مال و جان، اپنی اولاد، اہل خانہ اور اپنے خاوند کے معاملات کو اللہ ہی کے سپرد کرو۔ اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کی زبان پر فرمایا:

﴿ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۠ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ ﴾ (یوسف: ٦٤)

''پس اللہ تعالیٰ بہتر نگہبان ہے، اور وہ رحم کرنے والوں کا رحم کرنے والا ہے۔''

(۳۵٦ ریاکاری انسان کے دل میں غیر شعوری طور پر داخل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہر وقت اپنے اعمال میں ریاکاری کو دل میں داخل کرنے سے خوف کھاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ؟ قَالَ: الرِّيَاءُ. )) [1]

''یقیناً میں تمہارے متعلق جس چیز سے زیادہ خوف کھاتا ہوں وہ شرک اصغر ہے، صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ریاکاری۔''

امام حسن بصری رحمہ اللہ اپنے نفس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''تو باتیں تو نیک اور عبادت گزار لوگوں جیسی کرتا ہے، مگر کام دکھاوا کرنے والے، اور بدکردار لوگوں جیسے کرتا ہے، اللہ کی قسم! یہ مخلص لوگوں کی ہرگز صفت نہیں ہے۔''

(۳۵۷ اگر اللہ تعالیٰ سے اخلاص حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو تیری عادت شیر خوار

---

[1] مسند احمد، رقم: ۲۳٦۳۰۔ شرح السنة، رقم: ٤١٣٥۔ اس کو ابن خزیمہ (رقم ۹۳۷) نے صحیح کہا ہے۔

بچوں کی طرح ہونی چاہیے، جو اپنی مدح یا مذمت کی پرواہ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی علامت بتلائی ہے کہ:

﴿ لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ط ﴾ (المائدۃ: ٥٤)

"وہ ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔"

اس پر مستزاد رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد رکھیں:

(( أُحْثُوا فِي أَفْوَاهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ. )) ❶

"تم مدح کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالو۔"

۳۵۸) جب اللہ تعالیٰ کی حدود کو پامال کیا جارہا ہو تو تجھے خاموش نہیں رہنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ. )) ❷

"تم سے جو شخص برائی کو دیکھے، تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے، پس اگر زبان سے روکنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (برا جانے) اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔"

۳۵۹) یاد رکھو! کہ تھوڑے گناہوں کے ساتھ نیک عمل کرنا زیادہ اچھا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا ط عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ ﴾ (التوبة: ١٠٢)

"اور کچھ دوسرے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، انہوں نے نیک اور برے کام ملا دیئے، امید ہے کہ اللہ اُن پر توجہ فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔"

---

❶ اس کو ابن حبان، رقم: ۵۷۶۹ نے صحیح کہا ہے۔
❷ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ۱۷۷.

(۳۶۰ جب آپ صحت مند ہوں تو اللہ تعالیٰ کے خوف، اور جب آپ بیمار یا مصیبت زدہ ہوں تو اُمید کو غالب رکھو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے:

(( إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. )) ❶

"جب آپ شام کرو تو صبح کا انتظار مت کرو، اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار مت کرو، اور صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو، اور زندگی کو موت سے پہلے۔"

(۳۶۱ یادرکھو! آپ دنیا سے رخصت ہونے والی ہو، آخرت کی طرف رُخ کرنے والی ہو، اور اپنے برے اعمال سے ملنے والی ہو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُوْرَكُمْ ﴾

(آل عمران : ۱۸۵)

"ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے، اور یقیناً تمہیں تمہارے اجر پورے پورے دیے جائیں گے۔"

(۳۶۲ جب آپ کسی کی موت کی خبر سنو تو عبرت حاصل کرو، اور جب کسی جنازہ کو دیکھو تو گمان کرو کہ آپ کو ہی اٹھایا جا رہا ہے۔

امام مکحول رحمہ اللہ جب بھی کسی جنازہ کو دیکھتے تو فرماتے:

"تم اپنی منزل کی طرف صبح کو چلو، تمہارے پیچھے ہم بھی شام کو آنے والے ہیں، اثر انداز نصیحت بہت تھوڑی ہے، اور غفلت بہت بڑی ہے، پہلا جا رہا ہے، اور دوسرا عبرت حاصل کر رہا ہے۔"

(۳۶۳ تم ان عورتوں جیسی ہو جانے سے ڈرو، جن کا کہنا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہی ہماری روزی کا ذمہ دار ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ کسی بھی چیز پر ان کے دلوں کو اطمینان نہیں، اور یہ بھی کہتی ہیں کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے، لیکن وہ دنیوی مال ہی

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤١٦.

جمع کر رہی ہیں آخرت کے لیے کچھ بھی خرچ نہیں کرتیں، کہتی ہیں کہ موت لازماً آئے گی، لیکن اعمال ان عورتوں جیسے کرتی ہیں جنہیں موت کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا. )) ❶

''تم دنیاوی ساز وسامان میں ایسے مشغول نہ ہو کہ دنیا ہی کی رغبت رہے۔''

۳٦۴) دنیا کی طرف عبرت حاصل کرنے والی آنکھ سے دیکھو، اور ایسی آنکھ سے نہ دیکھو جو اس سے محبت کرنے والی، اور اس کی رنگینیوں میں کھو جانے والی ہو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ ﴾ (الحجر: ۸۸)

''آپ اپنی نگاہیں ان چیزوں کی طرف نہ بڑھایئے جو ہم نے کافروں کی کئی جماعتوں کو دے رکھی ہیں۔''

۳٦۵) یاد رکھو! کہ آپ دنیا میں گرمی کی شدت پر صبر نہیں کر سکتی اور نہ ہی سخت پیاس برداشت کر سکتی ہو، تو جہنم کی گرمی اور اس کی پیاس اس سے کہیں زیادہ ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَّوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ۝ ﴾ (التوبہ: ۸۱)

''فرما دیجیے کہ جہنم کی آگ کہیں زیادہ گرم ہے، کاش کہ وہ سمجھیں۔''

۳٦٦) دوسری مسلمان عورتوں کی خیر خواہی ایماندار عورتوں کا اخلاقی فریضہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ: قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ. )) ❷

---

❶ سنن ترمذی، ابواب الزهد، رقم: ۲۳۲۸. اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۱۹٦.

"دین خیر خواہی ہے۔ ہم نے کہا کس کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمان حکمرانوں کے لیے، اور عامۃ الناس کے لیے۔"

(۳٦٧ جب آپ کسی اپنے سے بڑی عمر والی عورت سے ملیں، تو سوچیے گا کہ وہ مجھ پر اسلام اور اعمال صالحہ میں سبقت کر گئی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ مجھ سے بہتر ہے، اور جب اپنے سے کسی چھوٹی عمر والی کو دیکھیں، تو کہیں کہ وہ میرے بعد دنیا میں آئی ہے، لہٰذا وہ مجھ سے گناہوں میں کم ہے، اور وہ بھی مجھ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر ہے۔ ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سے لوگ بہتر ہیں؟"

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ. ))

"جس کی عمر دراز ہو، اور اس کے اعمال بھی اچھے ہوں۔"

اس نے عرض کیا کہ: "کون سے لوگ برے ہیں؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ. )) [1]

"جس کی عمر دراز ہو اور اس کے اعمال برے ہوں۔"

❀ ..... ❀ ..... ❀

[1] سنن ترمذی، ابواب الزھد، رقم: ۲۳۳۰ ۔ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

# دل کو ہلا دینے والے سوالات

(۳۶۸) کیا آپ کو معلوم ہے کہ مومنہ عورت بہت باحیا، دوسروں کو کم ایذا پہنچانے والی، بہت بھلائی کرنے والی، کم فساد کرنے والی، راست گو، کم گفتگو کرنے والی، زیادہ عمل کرنے والی، قلیل الخطاء، فضولیات سے بچنے والی، رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آنے والی، باوقار، بہت زیادہ شکر گزار، اپنے رب کی تقسیم سے بہت راضی، اپنی بہنوں سے نرمی برتنے والی، حوصلہ مند، پاکدامن اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بہت شفقت کرنے والی ہوتی ہے؟

(۳۶۹) کیا آپ کو علم ہے کہ مسلمان عورت یاوہ گو (فضول باتیں کرنے والی)، عیب لگانے والی، غیبت کرنے والی، چغل خور، جلد باز، حسد کرنے والی، کینہ پرور، متکبر اور خود پسند نہیں ہوا کرتی؟

(۳۷۰) کیا آپ کو علم ہے کہ مومنہ عورت دنیا سے بے رغبت، آخرت کی طرف رغبت کرنے والی ہوتی ہے، اور وہ لمبی امیدیں بھی نہیں رکھتی، اور نہ ہی زیادہ سونے والی اور غافل ہوتی ہے؟

(۳۷۱) کیا آپ کو یہ بات نہیں پہنچی کہ مومنہ عورت دکھاوا نہیں کرتی، نہ وہ منافق اور بخیل ہوتی ہے، خوش و خرم رہتی ہے، اور اس میں کمینگی اور دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ لگانے والی بری حرکات بھی نہیں ہوتیں؟

(۳۷۲) کیا آپ کو معلوم ہے! مومنہ عورت اللہ تعالیٰ کی خاطر دوسروں سے محبت کرتی ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر دوسروں سے ناراضگی کا اظہار کرتی ہے؟

(۳۷۳) کیا آپ کو یاد ہے کہ مومنہ عورت کا زادِ آخرت تقویٰ و پرہیز گاری ہے، اس کا ہم

نشیں اللہ کا ذکر ہے، اور اس کی ساری توانائیاں آخرت کے لیے صرف ہوتی ہیں؟

۳۷۴) آپ اپنے مالی نقصان پر غم تو کرتی ہیں، لیکن اپنی عمر کے نقصان پر غم نہیں کرتی ہیں؟ تعجب ہے۔

۳۷۵) آپ اپنے دنیوی امتحانات میں پیچھے رہنے پر افسوس کرتی ہو، تعجب ہے کہ آپ کو معلوم بھی ہے کہ آپ آخرت کے درجات میں پیچھے رہ رہی ہیں، پھر بھی اس پر سوچ و بچار نہیں کرتیں؟

۳۷۶) جب آپ کی دعا کو شرفِ قبولیت حاصل نہ ہو، تو سوچو کہ آپ نے خود گناہوں کے ساتھ قبولیت کے دروازے تو بند نہیں کر دیے ہیں؟

۳۷۷) کیا آپ نے نہیں سنا کہ سمجھدار عورت وہ ہے جو دنیا سے کوچ کرنے سے پہلے ہی دنیا کو چھوڑ دے؟ یعنی اس میں دل نہ لگائے۔

۳۷۸) کیا آپ نے نہیں سنا کہ عقل مند عورت وہ ہوتی ہے جو اپنی قبر میں داخل ہونے سے پہلے اس کی اچھی طرح تعمیر کرے، اور اپنے رب کی ملاقات سے پہلے اسے راضی کرے؟

۳۷۹) کیا آپ کو یقیناً نہیں ہے کہ جتنا آپ خوفِ الٰہی رکھیں گی۔ اس کے مطابق ہی مخلوقِ الٰہی بھی آپ سے ہیبت زدہ ہوگی؟

۳۸۰) کیا آپ کو معلوم ہے کہ جتنی آپ میں محبت الٰہی ہوگی اس کے مطابق ہی مخلوق آپ سے پیار کرے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالَى الْعَبْدَ، نَادَى جِبْرِيْلَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِيْ فِيْ أَهْلِ السَّمَآءِ، إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَآءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ.)) [1]

''جب اللہ تعالیٰ بندے سے محبت فرماتا ہے، تو جبریل کو بتلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

---

[1] صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: ۳۲۰۹.

فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، پس تو بھی اس سے محبت کر، پس جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں، پھر جبریل علیہ السلام آسمان والوں (فرشتوں) میں منادی (اعلان) کرتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو، پس آسمان والے اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں، پھر اس شخص کے لیے زمین میں بھی قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (یعنی اہل زمین میں بھی وہ مقبول ومحبوب ہو جاتا ہے۔)''

۳۸۱) جب آپ خود اللہ تعالیٰ سے راضی نہیں ہو تو اس سے اپنے متعلق رضا مندی کیسے مانگ رہی ہو؟

۳۸۲) کیا آپ نے سنا ہے کہ مومنہ عورت کی نشانی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی بھی کرتی ہے، اور ساتھ روتی بھی ہے، اور منافق عورت کی نشانی یہ ہے کہ وہ عمل بھلاتی، اور پھر ہنستی بھی ہے؟

۳۸۳) کیا آپ حقوق اللہ میں کوتاہی اور کمی کرنے پر روئی ہو؟ کہ شاید اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کر دے۔

۳۸۴) روزِ قیامت منادی کرنے والا آواز لگائے گا، اے خطا کارو! اس طرح کھڑے ہو جاؤ۔

پھر پکارے گا: اے خطا کارو! اس طرح کھڑے ہو جاؤ، اے خطا کارو! اس طرح کھڑے ہو جاؤ۔

مختلف خطا کاروں کو مختلف کیفیات کے ساتھ الگ الگ گروہوں میں کھڑا کیا جائے گا، بتاؤ کہ آپ کن مجرموں کے ساتھ کھڑی ہوگی؟ یا سب لوگوں کے ساتھ کھڑی ہوگی؟

۳۸۵) میری مسلمان بہن! آپ کی اس وقت کیا حالت ہوگی، جب زمین اور پہاڑوں کو اُوپر اٹھایا جائے گا، پھر انہیں دفعتاً کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا؟

۳۸۶) آپ اپنے کپڑے تو صاف رکھتی ہو، مگر دین میلا کچیلا کیوں؟

۳۸۷) جب کوئی مکھی وغیرہ کو آگ میں جھونکتا ہے تو آپ اسے برا جانتی ہو، لیکن خود اپنی جان کو گناہوں اور نافرمانیوں کے سبب آگ میں ڈال رہی ہو، کیوں؟

۳۸۸) کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایک دن آپ کے خفیہ راز بھی ظاہر ہو جائیں گے؟

۳۸۹) آپ فانی دنیا کی بناء پر دوسری عورتوں سے حسد کیوں کرتی ہو؟ آپ کو علم بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آخرت میں بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

۳۹۰) کیا آپ کو علم نہیں کہ مندرجہ ذیل امور ابلیس کے ہتھیار ہیں۔

شہوات، نفس پرستی، بحث و تکرار، جھگڑا، اپنی تعریف کی خواہش کرتے رہنا اور اپنی ذات پر گھمنڈ اور فخر کرنا؟

❀......❀.....❀

# اقوال زرّیں

(۳۹۱ اگر آپ خشوع کی توفیق چاہتی ہو تو فضول نظر بازی سے بچو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ ط ﴾ (النور: ۳۱)

''اور اے میرے نبی! آپ ایمان والی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔''

(۳۹۲ اگر آپ دانائی کی توفیق کی طلب گار ہو تو فضول گفتگو سے پرہیز کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. )) ❶

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، پس وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے۔''

(۳۹۳ اگر آپ اپنے عیوب سے باخبر ہونے کی توفیق چاہتی ہو تو دوسروں کی عیب جوئی سے اجتناب کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( طُوبٰى لِمَنْ شَغَلَهُ عَيْبُهُ عَنْ عُيُوبِ النَّاسِ. )) ❷

''اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جسے اس کے اپنے عیوب لوگوں کے عیوب تلاش کرنے سے مشغول کردیں۔''

(۳۹۴ ابلیس کے ساتھ عداوت رکھو، اور اس کی چالوں، اور اس کے پھندوں سے غفلت مت کرو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ٦١٣٥.

❷ کشف الأستار: ٧١/٤. اس کو ابن حجر نے بلوغ المرام (رقم: ۱۳۱۷) میں ''حسن'' کہا ہے۔

﴿ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ○ ﴾ (الاعراف: ١٦، ١٧)

''اس (ابلیس) نے کہا، چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، اس لیے میں تیری سیدھی راہ پر ان کے گھات میں بیٹھا رہوں گا، پھر میں ان پر حملہ کروں گا، ان کے آگے سے، اور ان کے پیچھے سے، اور ان کے دائیں سے، اور ان کے بائیں سے، اور تو ان میں سے اکثر لوگوں کو شکر گزار نہیں پائے گا۔''

(۳۹۵) زیادتی کرنے والے کو معاف کردو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( وَاَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ. )) ❶

''اور جو آپ پر ظلم کرے اسے معاف کردو۔''

(۳۹۶) اعمال صالحہ کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت سے دھوکا نہ کھاؤ۔

(۳۹۷) اگر آپ اس بات سے نہ ڈرو کہ اطاعت میں آپ کی کمی وکوتاہی پر اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب دے گا، تو آپ ہمیشہ خسارہ پانے والی ہو جاؤ گی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا:

﴿ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ ﴾

(الانعام: ١٥)

''فرما دیجیے! یقیناً میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''

❀......❀......❀

---

❶ شیخ شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ مسند أحمد، رقم: ١٧٣٣٤.

# مومنہ عورتوں کی کمال سمجھ داری کی علامات

(۳۹۸) آپس میں محبت کرنا سمجھ دار عورت کی نشانی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي؟ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي. )) ❶

''یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا، جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔''

(۳۹۹) عقل مند عورت حاسدہ، اور کینہ پرور نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِنَّ الْحَسَدَ يُطْفِئُ نُوْرًا الْحَسَنَاتِ. )) ❷

''یقیناً حسد نیکیوں کے نور کو بجھا دیتا ہے۔''

(۴۰۰) دو خصلتوں کے بغیر مومنہ عورت کی صفات مکمل نہیں ہوتیں۔

۱۔ جو کچھ دوسرے لوگوں کے پاس ہے، اس سے بے نیازی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اِزْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ. )) ❸

''جو لوگوں کے پاس ہے تو اس سے بے پرواہ ہو جا۔''

۲۔ اور ان کی ایذا رسانی پر صبر کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِّنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ. )) ❹

---

❶ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: ٦٥٤٨، مسند احمد: ٣٣٨/٢.

❷ یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ سنن ابو داؤد، كتاب الأدب، رقم: ٤٩٠٤.

❸ سنن ابن ماجة، كتاب الزهد، رقم: ٤١٠٢، سلسلة الصحيحة، رقم: ٩٤٤.

❹ سنن ابن ماجة، كتاب الفتن، رقم: ٤٠٣٢. اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

"وہ مومن جو لوگوں کے ساتھ مل کر رہتا ہے، اور ان کی تکلیف پر صبر کرتا ہے، اس سے بہتر ہے جو لوگوں کے ساتھ مل کر نہیں رہتا، اور نہ ان کی تکلیف پر صبر کرتا ہے۔"

۴۰۱) یاد رکھو! جو عورت آپ میں کسی خوبی نہ ہونے پر آپ کی تعریف کرتی ہے، وہ آپ میں برائی نہ ہونے پر بھی آپ کی مذمت کرے گی۔

۴۰۲) متواضع عورت وہ ہوتی ہے جو لوگوں کے درمیان اپنی نیکی، اور پرہیزگاری کا ذکر ناپسند سمجھتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اُحْثُوا فِي أَفْوَاهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ. )) ❶

"تم (بلاوجہ) تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالو۔"

۴۰۳) رات دن کثرت سے استغفار کرو، کیوں کہ آپ گناہوں سے بچ نہیں سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( یٰاَیُّهَا النَّاسُ! تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ، فَاِنِّي أَتُوبُ، فِي الْيَوْمِ اِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ. )) ❷

"اے لوگو! اللہ کی طرف رجوع کرو، پس میں ایک دن میں اُس سے سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں (یعنی اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں)۔"

۴۰۴) دنیا میں مومنہ عورت کے لیے تین باتیں پریشان کن ہیں۔

۱۔ اس کی نماز کا وقت فوت ہو جانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ. )) ❸

"جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے گویا اس کا مال اور اہل تباہ ہو گئے۔"

۲۔ کسی عالمہ بہن کا وفات پا جانا۔ سعید بن جبیر سے پوچھا گیا:

(( مَا عَلَامَةُ هَلَاكِ النَّاسِ؟ ))

"لوگوں کی ہلاکت کی کیا نشانی ہے؟"

---

❶ اس کو ابن حبان، رقم: ۵۷۶۹ نے "صحیح" کہا ہے۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ٦٨٥٨. ❸ صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، رقم: ٥٥٢.

تو انہوں نے جواب دیا:

(( إِذَا هَلَكَ عُلَمَاءُ هُمْ. )) ❶

''جب ان کے علماء فوت ہو جائیں۔''

۳۔ اسلام میں کسی بدعت کا پیدا ہو جانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. )) ❷

''تم بدعات سے بچو، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔''

(۴۰۵) مومنہ عورت اپنے رب کی عظمت سے غافل نہیں ہوتی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴾ (المنافقون: ۹)

''اے ایمان والو! تمہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے، اور جو شخص غافل ہو گیا، پس وہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔''

(۴۰۶) ہر وہ عورت جو اس خوش فہمی میں مبتلا ہو کہ وہ بہت زیادہ نیک ہے، تو وہ ایسی عورت ہے جس پر اس کا رب ناراض ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ تَعَاظَمَ فِي نَفْسِهِ، وَاخْتَالَ فِي مِشْيَتِهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. )) ❸

''جو شخص اپنے دل سے بڑا بنا، اور اپنی چال میں اکڑ کر چلا، تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غصے ہوگا۔''

(۴۰۷) بہت زیادہ عورتیں احسان کی وجہ سے آہستہ آہستہ حق کے قریب ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مصارفِ زکوٰۃ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

---

❶ شیخ حسین سلیم نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ مسند الدارمي، رقم: ۲٤۷.

❷ مسند الدارمي، رقم: ۹٦. اس کو ابن حبان (رقم: ۵) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ مستدرك حاكم: ۱/ ٦۰، سلسلة الصحيحة، رقم: ٥٤٣.

﴿ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ ﴾ (التوبة : ٦٠)

''اور (ان پر بھی صدقہ کرو) جن کا دل جیتنا مقصود ہو۔''

(۴۰۸ جس کی خواہشات زیادہ ہوگئیں، اس کے گناہ بھی زیادہ ہوگئے، اور جس کے گناہ زیادہ ہوگئے، وہ سنگ دل ہوجائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( یَکْبُرُ ابْنُ آدَمَ وَیَکْبُرُ مَعَهُ اثْنَتَانِ: حُبُّ الْمَالِ، وَطُوْلُ الْعُمُرِ.)) ❶

''انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے، اور اس کے ساتھ دو چیزیں اس کے اندر بڑھتی جاتی ہیں، مال کی محبت، اور عمر کی درازی کی تمنا۔''

(۴۰۹ جو عورت قرآنِ مجید کی تلاوت نہیں کرتی وہ متکبر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

(( إِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهٗ یَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِأَصْحَابِهٖ.)) ❷

''تلاوتِ قرآن کیا کرو، قرآنِ کریم روزِ قیامت تمہارا سفارشی بن کر آئے گا۔''

(۴۱۰ جان لو کہ لوگ یا تو عالم ہیں، یا متعلم، ان دونوں کے علاوہ کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا، اِلَّا ذِکْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ، أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا.)) ❸

''دنیا اور جو بھی اس میں ہے سب ملعون ہے، مگر اللہ کا ذکر، اور جو اس پر کاربند رہتا ہے، یا عالم اور متعلم (ان میں بھلائی ہے)۔''

(۴۱۱ اپنے ظاہر اور باطن کی اصلاح کرنا اطاعت کا جوہر ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ أَنْفُسِکُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ ﴾

(البقرہ : ۲۸٤)

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٢١.

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، رقم: ١٨٧٤. موارد الظمآن: ٩٤.

❸ سنن ابن ماجة، کتاب الزهد، رقم: [illegible]. البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

''اور تمہارے دل میں جو کچھ ہے، اُسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ اُس پر تمہارا محاسبہ کرے گا۔''

۴۱۲) جو اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے، گویا وہ اپنے نفس کو راحت پہنچا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ . )) ❶

''جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

۴۱۳) جس کا مذاق زیادہ ہوا، اس کی پستی زیادہ ہوئی، جس کی غلطیاں زیادہ ہوئیں، اس کی حیا کم ہوئی، اور جس کی حیا کم ہوئی، اس کا تقویٰ کم ہوا، اور جس کا تقویٰ کم ہوا اس کا دل مردہ ہوگیا۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اَحنف سے فرمایا:

(( يَا أَحْنَفُ! مَنْ كَثُرَ ضِحْكُهُ قَلَّتْ هَيْبَتُهُ، وَمَنْ مَزَحَ اُسْتُخِفَّ بِهِ، وَمَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ سَقْطُهُ، وَمَنْ كَثُرَ سَقْطُهُ قَلَّ حَيَاؤُهُ، وَمَنْ قَلَّ حَيَاؤُهُ قَلَّ وَرَعُهُ، وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهُ مَاتَ قَلْبُهُ . )) ❷

''اے احنف! جس کی ہنسی زیادہ ہوئی، اس کی ہیبت کم ہوئی، اور جس نے مزاح کیا، اس کی وجہ سے وہ پست ہوا، اور جس کی کلام زیادہ ہوئی، اس کی غلطیاں زیادہ ہوئیں اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوئیں، اس کا تقویٰ کم ہوا، اور جس کا تقویٰ کم ہوا، اس کا دل مردہ ہوگیا۔''

۴۱۴) خبردار! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچی زبان سے زیادہ محبوب گوشت کا ٹکڑا کوئی نہیں، اور جھوٹی زبان سے زیادہ مبغوض اس کے ہاں گوشت کا کوئی ٹکڑا نہیں ہے۔

۴۱۵) اگر آپ حق دار ہونے کے باوجود بھی جھگڑا چھوڑ دیں، تو آپ جنت حاصل کرسکتی

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٧٤، كتاب الحدود، رقم: ٦٨٠٧.

❷ طبراني أوسط، رقم: ٢٢٥٩.

ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا. )) ❶

"جو شخص حق دار ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے، میں اسے درمیان جنت ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔"

❀ ..... ❀ ..... ❀

❶ سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، رقم: ٤٨٠٠، سلسلة الصحيحة، رقم: ٢٧٣.

# سمجھ دار اور جاہل عورت کے مابین فرق

۴۱۶) بہترین سمجھ دار عورت وہ ہوتی ہے، جو کامیاب ہونے کے باوجود عجز وانکساری اختیار کرے، اور طاقت کے باوجود انصاف کو اختیار کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی أَوْحٰی اِلَیَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا يَبْغِیَ أَحَدٌ عَلٰی أَحَدٍ، وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰی أَحَدٍ۔)) ❶

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ عاجزی کرو، یہاں تک کہ کوئی کسی پر ظلم نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر فخر کرے۔''

۴۱۷) سخی عورت وہ ہوتی ہے، جو کسی کو کچھ عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ہی سے اس کی جزا کی امید رکھے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ط ﴾

(البقرة : ٢٦٤)

'' اے ایمان والو! تم احسان جتلا کر، اور تکلیف دے کر اپنے صدقوں کو ضائع مت کرو۔''

۴۱۸) عقل مند عورت دوسری مسلمان عورتوں سے عداوت نہیں رکھتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ: مَنْ عَادٰی لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ۔)) ❷

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی، تو میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الجنة ونعیمها، رقم: ۷۲۱۰.

❷ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ۶۵۰۲.

۴۱۹) سمجھدار عورت برے لوگوں سے گریز کرتی ہے اور اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا. )) ❶

''تم مومن کے سوا کسی سے دوستی مت رکھو۔''

۴۲۰) سمجھدار عورت جلد باز نہیں ہوتی، رسول اللہ ﷺ نے اُشج عبدالقیس سے فرمایا:

(( إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: اَلْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ. )) ❷

''یقیناً تجھ میں دو (ایسی) عادات ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے، حوصلہ اور سنجیدگی۔''

۴۲۱) سمجھدار عورت ہر حالت میں حسد سے بچتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَحَاسَدُوا. )) ❸

''تم ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔''

۴۲۲) عقل مند عورت اپنی دوستوں سے لالچ وطمع کو پسند نہیں کرتی، کیونکہ طمع ذلت کا باعث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِزْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ. )) ❹

''جو لوگوں کے پاس ہے تو اس سے بے پرواہ ہو جا، لوگ آپ سے محبت کرنا شروع کردیں گے۔''

۴۲۳) لوگوں سے بھیک مانگنے کی فکر سے بچو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ. )) ❺

---

❶ سنن ترمذی، ابواب الزهد، رقم: ۲۳۹۵. اس کو البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ۱۱۷.

❸ صحيح مسلم، كتاب الأدب، رقم: ٦٥٣٠. ❹ سلسلة الصحيحة، رقم: ٩٤٤.

❺ صحيح بخاری، كتاب الزكوٰة، رقم: ١٤٧٤.

''آدمی ہمیشہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر ذرا بھی گوشت نہ ہوگا۔''

۴۲۴) مطمئن ہو کر زندگی گزارو، عقل مند عورت کا یقین ہوتا ہے کہ رزق اور موت یہ امور اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں، اس کے سوا کسی کے ہاتھ میں نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے ہر شخص کی تخلیق اس کی والدہ کے رحم میں چالیس دن نطفہ کی شکل میں رہتی ہے۔ بعد ازاں چالیس روز جما ہوا خون، پھر چالیس روز گوشت کا ٹکڑا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتے کو چار کلمات دے کر بھیجتے ہیں۔''

(( فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ، وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ. )) ❶

''پس وہ اس کے اعمال، اس کی موت، اس کا رزق اور اس کے بدبخت یا نیک بخت ہونے کو تحریر کرتا ہے۔''

۴۲۵) عقل مند عورت سمجھتی ہے کہ قناعت کا تعلق دل سے ہے، لہٰذا جس کا دل غنی ہے اس کے ہاتھ بھی غنی ہیں، اور جس کا دل تنگ وفقیر ہے، اسے اس کی دولت کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ. )) ❷

''غنا کثرت ساز وسامان کا نام نہیں، بلکہ غنا تو نفس کی تونگری کا نام ہے۔''

۴۲۶) جاہل عورت اللہ تعالیٰ کی کم معرفت ہونے کے باعث تقسیم پر کم راضی ہوتی۔

۴۲۷) ذیل کی سطور میں مذکورہ تین خصائل عقل مند عورت ہی میں جمع ہوتے ہیں:

۱۔ کسی کی عدم موجودگی میں اس کا اچھے الفاظ میں تذکرہ کرنا۔

۲۔ کسی کی لغزش کو برداشت کرنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

❶ صحیح بخاری، كتاب أحاديث الأنبياء، رقم: ۳۳۳۲.

❷ صحیح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٤٦، صحیح مسلم، كتاب الزكاة رقم: ۲٤٢٠.

﴿ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا ﴾ (البقرۃ: ۱۰۹)

"پس تم معاف کردو، اور درگزر کرو۔"

۳۔ اور کم اکتانا۔

(۴۲۸ جاہل عورت کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ چغل خوری محبت کو بگاڑ دیتی ہے، اور کینے کو بھڑکا دیتی ہے۔ قرآنِ مجید میں کفار کی صفات میں ایک صفت یہ بیان ہوئی ہے:

﴿ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۝ ﴾ (القلم: ۱۱)

"بہت طعنے دینے والا، بہت زیادہ چغلی چلانے والا۔"

**فائدہ:** ...... آیت میں وارد لفظ "نَمِيْمٌ" ...... "نَمَّ اِلَيْهِ الْحَدِيْثَ" سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے، کسی شخص تک بات پہنچانا اسے پھیلانے کے لیے اور ان کے درمیان فساد ڈالنے کے لیے۔ (قاموس)

(۴۲۹ سمجھدار عورت چغل خوری سے اجتناب کرتی ہے، کیونکہ اسے علم ہے کہ چغل خوری پردے پھاڑ دیتی ہے، راز فاش کردیتی ہے، کینہ پیدا کرتی ہے، محبت ختم کردیتی ہے، دشمنی تازہ کردیتی ہے، جماعت کا شیرازہ بکھیر دیتی ہے، کینے کو بھڑکاتی ہے اور حسد کو مزید بڑھاتی ہے۔

(( قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ. )) ❶

"رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! غیبت کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ اپنے بھائی کو اس انداز میں یاد کریں جو اس کو ناپسند ہو۔"

(۴۳۰ ہر عقلمند عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بہن کی کسی لغزش پر اسے منع کرنے میں کوتاہی سے کام نہ لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، رقم: ۴۸۷۴۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

(( مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، وَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، وَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ.)) ❶

''جو شخص تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر طاقت نہ رکھتا ہو، تو اپنی زبان کے ساتھ منع کرے، اور اگر طاقت نہیں رکھتا ہو، تو اپنے دل سے (اسے برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

(۴۳۱) جاہل عورت اپنی غلطیوں پر معذرت پسند نہیں کرتی، اسے معلوم ہونا چاہیے کہ معذرت کرنا غموں کو دُور کر دیتا ہے، اور کینے کو بھی دُور کرتا ہے۔

(۴۳۲) یاد رکھو! جس عورت نے اپنے بھید کو چھپایا، اس کی تدبیر کامل ہوئی۔

❀......❀......❀

❶ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۱۷۷.

# خود بھی یاد رکھو اور دوسروں کو بھی یاد دلاؤ

۴۳۳) اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کرنا بہت بڑی نیکی ہے، اس سے غفلت نہ برتو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ. )) ❶

''کوئی آدمی اللہ کے لیے عاجزی نہیں کرتا، مگر اللہ اس کو بلند کر دیتا ہے۔''

۴۳۴) جب اللہ تعالیٰ آپ پر کوئی نعمت بھیجے، تو تواضع سے اسے قبول کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ وہ انعام آپ پر پورا کر دے۔ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا:

(( إِذَا جَاءَ هُ أَمْرُ سرورٍ ...... أَوْ يُسرُّ بِهِ ...... خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى. )) ❷

''جب آپ ﷺ کو خوشخبری موصول ہوتی تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر جایا کرتے۔''

۴۳۵) اعمال میں للّٰہیت کی زینت پیدا کرو۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

(( إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ، وَلَا أَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ. )) ❸

''یقیناً اللہ تمہاری صورتوں اور مالوں کی طرف نہیں دیکھتا، اور لیکن وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: ٦٥٩٢.

❷ اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ صحيح سنن ابو داؤد، كتاب الجهاد، رقم: ٢٧٧٤، صحيح سنن ترمذی، ابواب السير، رقم: ١٥٧٨.

❸ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: ٦٥٤٣. مسند أحمد: ٢٨٥/٢.

۴۳۶) شکر کرنے سے نعمتوں میں زیادتی ہوتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ ﴾ (ابراھیم: ۷)

''اگر تم میرا شکر کرو گے، تو میں تمہیں ضرور بہ ضرور زیادہ نعمتیں دوں گا۔''

۴۳۷) مسلمان عورت کے لیے دل کی سلامتی سے بڑی سلامتی اور کوئی نہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَوۡمَ لَا يَنۡفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوۡنَ ۙ اِلَّا مَنۡ اَتَى اللّٰهَ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ ؕ ﴾ (الشعراء: ۸۹)

''جس دن مال اور اولاد نفع نہ دیں گے، سوائے اس شخص کے کہ اللہ کے پاس وہ سلامتی والا دل لے کر آ گیا۔''

۴۳۸) جہنم سے بچاؤ کے برابر اور دوسری کوئی نعمت نہیں ہے۔

﴿ فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَـنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ؕ ﴾ (آل عمران: ۱۸۵)

''پس قیامت کے دن جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا۔''

۴۳۹) امیدیں کم رکھنے کے برابر اور کوئی زہد نہیں ہے۔ سفیان بن سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(( إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْأَمَلِ. )) [1]

''دنیا میں زہد صرف امیدیں کم رکھنا ہے۔''

۴۴۰) مومنہ عورت کی عقلمندی خواہشات کی مخالفت کرنا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰٮهُ ﴾ (الأحقاف: ۲۳)

''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا کہ جس نے اپنی خواہشات نفس کو اپنا معبود بنا لیا۔''

---

[1] شرح السنة: ۲۸٦/۱٤.

(۴۴۱) مومنہ عورت وہی ہوسکتی ہے جو دنیا کو حقیر جانتی ہے۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِيَّایَ وَالتَّنَعُّمَ، فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ. )) ❶

''ناز ونعمت کی زندگی گزارنے سے بچو، اس لیے کہ اللہ کے بندے ناز ونعمت کی زندگی نہیں گزارتے۔''

(۴۴۲) محرمات سے اجتناب کے برابر کوئی تقویٰ نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''یقیناً حلال ظاہر ہے، اور حرام بھی ظاہر ہے، اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے، تو جو شخص شبہوں سے بچ گیا، اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی، اور جو شبہ کی چیزوں میں جا پڑا، وہ حرام میں جا پڑا، جیسا کہ وہ شخص جو ممنوعہ چراگاہ کے اردگرد مویشی چرانے والا ہوتا ہے قریب ہے کہ اس میں جا پڑے۔''

(( أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ. )) ❷

''یاد رکھو! ہر بادشاہ کی کوئی نہ کوئی ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار! اللہ کی ممنوعہ چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔''

(۴۴۳) خسارہ پانے والی عورت وہ ہے، جو عوام کے سامنے اپنے اعمال صالحہ کو ظاہر کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰی مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ. )) ❸

---

❶ مسند أحمد: ٥/٢٤٣، سلسلة الصحيحة، رقم: ٣٥٣.

❷ صحيح بخاری، كتاب الإيمان، رقم: ٥٢.

❸ شعیب ارناؤط رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔ مسند احمد: ٤٦٦/٣.

"جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع کرے گا جس دن کے بارے میں کچھ شک نہیں، تو منادی (اعلان) کرنے والا پکارے گا کہ جس شخص نے خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کیے جانے والے عمل میں کسی کو شریک ٹھہرایا، تو وہ اس عمل کے ثواب کو بھی اللہ کے غیر سے طلب کرے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء کے شرک سے بری ہے۔"

۴۴۴) یاد رکھو! کہ دنیا میں تقویٰ کی تلخی، قیامت کے دن اللہ کے سامنے مٹھاس کا باعث ہوگی۔

۴۴۵) جس نے نفس کی حفاظت نہ کی عنقریب اس کی خواہشات نفس اسے ہلاک کردیں گی۔

۴۴۶) ☆ طاقتور عورت وہ ہے جو اپنے غصے پر قابو پالے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. )) ❶

"وہ طاقتور نہیں جو مقابل کو پچھاڑنے والا ہے، طاقتور صرف وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔"

☆ اور اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر غصہ آئے تو لازماً غیرت کا اظہار کرے اور غصے کی لگام کو ڈھیلا چھوڑ دے۔ اللہ کے احکام کی پامالی دیکھ کر رسول اللہ ﷺ بھی غصے میں آجاتے تھے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس سلسلے میں پانچ احادیث بیان کی ہیں۔ دیکھئے: ((كتاب الأدب/ باب مايجوز من الغضب والشدة لأمر الله تعالىٰ.)) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ جَـٰهِدِ ٱلْكُفَّارَ وَٱلْمُنَـٰفِقِينَ وَٱغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ ﴾

(التوبة: ۷۳، التحريم: ۹)

❶ صحيح بخاري، كتاب الأدب، رقم: ٦١١٤.

"اے نبی ﷺ! کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔"

۴۴۷) درج ذیل تین مقامات میں اپنے نفس کی حفاظت کرو۔

۱ جب تو کوئی عمل کرے تو یہ سمجھ کہ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ ﴾ (غافر: ٤٤)

"یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔"

۲ جب تو گفتگو کرے تو یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ تیرے کلام کو سن رہا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّـهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝ ﴾ (سباء: ٥٠)

"یقیناً وہ سننے والا قریب ہے۔"

۳ یاد رکھ کہ تو خاموش بھی ہو تو اللہ تعالیٰ تیرے جذبات سے باخبر ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ﴾ (هود: ٥)

"یقیناً وہ سینوں کے بھید جانتا ہے۔"

۴۴۸) اس نفاق کی کیفیت سے اجتناب کرو کہ ظاہراً آپ نیکوکار معلوم ہوں، مگر آپ کے باطن میں برائی ہو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ ﴾ (النساء: ١٤٥)

"یقیناً منافق جہنم کی سب سے نچلی کھائی میں ہوں گے۔"

۴۴۹) اس حالت سے بھی خوف کھاؤ کہ جو خطا آپ سے سرزد ہوئی ہے، اسے آپ چھوٹا سمجھیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴾ (الزلزال: ٨)

"اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا، وہ اسے دیکھ لے گا۔"

۴۵۰) جس عورت نے خالص اللہ کے لیے عمل کیا، اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کی کفایت کرے

گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا، هَمَّ الْمَعَادِ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ. )) ❶

''جس نے اپنی تمام سوچوں کا مرکز ومحور آخرت کو بنالیا تو دنیا کے تمام جھنجھٹوں کے بارے میں اللہ اس کو کافی ہو جائے گا (یعنی اللہ خود ہی اس کو ان سے آزاد کردے گا)۔''

(۴۵۱ آپ کا احسان تب مکمل ہوسکتا ہے، جب آپ اسے معمولی احسان جانتے ہوئے چھپاؤ۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ط ﴾

(آل عمران : ۲۷۱)

''اور اگر تم اس کو چھپاؤ، اور فقیروں کو دو تو وہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔''

(۴۵۲ جو بری جگہ چلی گئی، وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔

(۴۵۳ جو اپنی خطا کو معمولی سمجھے، وہ دوسروں کی خطاؤں کو بڑا جانے گی۔

(۴۵۴ جو عورت اپنی قسمت پر راضی نہیں ہوتی، درحقیقت وہ سب عورتوں کی نسبت زیادہ حقیر ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ج فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرُ نِ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهِ ج خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ط ﴾

(الحج : ۱۱)

''اور لوگوں میں سے ایسا شخص بھی ہے جو اللہ کی عبادت کنارے پر کرتا ہے، پس اگر اسے بھلائی حاصل ہو جائے، تو اس کے ساتھ مطمئن ہو جاتا ہے، اور اگر اسے آزمائش آ پہنچے تو اپنے چہرے پر پھرتا ہے، یہ شخص دنیا اور آخرت میں ناکام ہوگیا۔''

---

❶ سنن ابن ماجة، كتاب الزهد، رقم: ٤١٠٦. اس کو البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔

(۴۵۵ راہِ حق پر چلو، اور خوف نہ کھاؤ۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ ﴾ (یونس: ۶۲-۶۳)

''خبردار! یقیناً اللہ کے اولیاء پر کوئی خوف نہیں، اور نہ وہ غم کھائیں گے، جو ایمان والے اور پرہیزگار ہیں۔''

(۴۵۶ گمراہی سے اجتناب کرو، اور گمراہ عورتوں سے کوئی واسطہ نہ رکھو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط ﴾ (المائدہ: ۵۱)

''اور جو ان سے دوستی رکھے گا، پس وہ انہی میں سے ہے۔''

(۴۵۷ یاد رکھو! کہ مروّت دوسروں کی لغزشوں کو معاف کرنے کا نام ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا ﴾ (البقرۃ: ۱۰۹)

''پس تم معاف کردیا کرو، اور درگزر کیا کرو۔''

❀ ...... ❀ ...... ❀

# جن عورتوں کی صحبت اختیار نہیں کرنی چاہیے

۴۵۸) بری عورت کی صحبت اختیار نہ کرو، وہ تجھے ایک لقمے یا اس سے بھی کم قیمت میں فروخت کر دے گی۔

۴۵۹) بخیل عورت کی ساتھی نہ بنو، کیونکہ جس مال کی آپ کو ضرورت ہے وہ اسے اپنے مال میں ملا لے گی، یعنی تجھے بھی فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے روک دے گی۔

۴۶۰) جھوٹی عورت سے محبت نہ کرو، وہ تمہیں ان لوگوں کے قریب کر دے گی جن سے آپ دور رہنا چاہتی ہو، اور ان لوگوں کو آپ سے دور کر دے گی جو آپ کے بڑے ہی قریب ہیں۔

۴۶۱) بے وقوف عورت کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کرو، اس لیے کہ وہ آپ کو نفع پہنچانے کے ارادے کے باوجود نقصان پہنچا دے گی۔ شیخ سعدی رحمہ اللہ کا قول ہے:

(( دشمن دانا به از دوست ناداں۔))

''عقلمند دشمن بے وقوف دوست سے بہتر ہے۔''

۴۶۲) قطع رحمی کرنے والی ملعون عورت کی صحبت اختیار نہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ.)) ❶

''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

۴۶۳) خیانت کرنے والی عورت کے پاس بیٹھنے سے اجتناب کرو، کیونکہ وہ آپ کی نظر سے احکام شرعیہ کا حیا ختم کر دے گی۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأدب رقم: ٥٩٨٤.

(۴۶۴ احسان جتلانے والی عورت کی صحبت اختیار نہ کرو، اس لیے کہ وہ آپ کو ہمیشہ اپنی مالی برتری سے تنگ کرے گی۔

(۴۶۵ مکّار عورت کی صحبت بھی اختیار نہ کرو، کیونکہ اس کے پیش نظر ہمیشہ اپنا ہی فائدہ ہوتا ہے۔

(۴۶۶ بددیانت عورت کی صحبت اختیار نہ کرو کہ وہ غیروں کی طرح آپ سے بھی خیانت کرے گی۔

(۴۶۷ مردوں سے مشابہت کرنے والی ملعونہ کے ساتھ بھی نہ بیٹھو۔

(۴۶۸ اس عورت کی صحبت بھی اختیار نہ کرو جو آپ کے متعلق خوف الٰہی نہیں رکھتی۔

(۴۶۹ اس عورت کا بھی ساتھ نہ دو جو اپنے اوپر تمہارا حق نہیں پہچانتی۔

(۴۷۰ دورخے پن اور دوزبانوں والی (منافق) عورت کی صحبت اختیار نہ کرو۔

(۴۷۱ راز کو فاش کرنے والی عورت سے بھی صحبت اور بیٹھک نہ رکھو۔

❀......❀......❀

# چند ایک بھلائی کے کام

(٤٧٢ مصیبت زدہ سے اس کی تکلیف کو دور کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( أَعِينُوا أَخَاكُمْ. )) ❶

"تم اپنے بھائی کی مدد کرو۔"

(٤٧٣ ضرورت مند مسلمان عورتوں کے قرض معاف کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. )) ❷

"جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا، جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔"

(٤٧٤ بھوکی مسلمان عورتوں کو کھانا کھلانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( أَطْعِمُوا الْجَائِعَ. )) ❸

"بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔"

(٤٧٥ مومن عورتوں کی حاجات وضروریات پوری کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. )) ❹

---

❶ مسند أحمد: ٥/ ٤٤٣. شیخ شعیب نے اسے حسن کہا ہے۔

❷ اس کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی، ابواب البیوع، رقم: ١٣٠٦، مسند أحمد ٢/ ٣٠٩.

❸ صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، رقم: ٣٠٤٦.

❹ صحیح مسلم، کتاب الدعوات والأذکار، رقم: ٦٨٥٣.

''اور اللہ تعالیٰ تب تک اپنے بندے کی مدد کرتے رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔''

۴۷۶) راستوں سے تکلیف دہ چیز ہٹانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( إِعْزِلِ الْأَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ . )) ❶

''مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دو۔''

۴۷۷) حفظ قرآن اور اس کی تلاوت کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَا الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْإِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا . )) ❷

''قرآن پاک کا پڑھتے رہنا لازم پکڑلو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ اونٹ کے اپنی رسی تڑوا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔''

۴۷۸) لوگوں کے سوتے ہوئے رات میں نفل و نوافل ادا کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( صَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ . )) ❸

''رات کو نفل و نوافل ادا کرو اس حال میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔''

۴۷۹) خود علم حاصل کر کے دوسری مسلمان عورتوں کو اس کی تعلیم دینا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ . )) ❹

''تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الأدب، رقم: ٦٦٧٣.

❷ صحیح بخاري، کتاب فضائل القرآن، رقم: ٥٠٣٣، صحیح مسلم، کتاب قراء القرآن، رقم: ١٨٤٤.

❸ سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق، رقم: ٢٤٨٥، صحیح الترمذی للألبانی، رقم: ٢٠١٩.

❹ صحیح بخاري، کتاب فضائل القرآن، رقم: ٥٠٢٧.

۴۸۰) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلْتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ ﴾ (آل عمران: ١٠٤)

''اور تم میں سے ایک گروہ ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف دعوت دیں اور نیکی کا حکم کریں اور بُرائی سے منع کریں۔''

۴۸۱) سنن اور نوافل کی ادائیگی میں ہمیشگی اختیار کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( أَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ قَلَّ. )) ❶

''یقیناً اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی کی جائے اور اگرچہ کم ہوں۔''

۴۸۲) اس سے صلہ رحمی کرنا جو کوئی قطع رحمی کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( صِلْ مَنْ قَطَعَكَ. )) ❷

''اس سے تم صلہ رحمی کرو جو تجھ سے قطع رحمی کرے۔''

۴۸۳) فوت شدگان مسلمانوں کے لیے دعا کرنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ ﴾ (الحشر: ١٠)

''اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں معاف کردے، اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی معاف کردے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ پیدا نہ کر، تو بے شک بڑی شفقت والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

۴۸۴) لوگوں سے نیکی اور تقویٰ کے معاملات میں تعاون کرنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٦٤.

❷ مسند أحمد، رقم: ١٧٣٣٤. شعیب الارناؤط نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

﴿ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ﴾ (المائدہ: ۲)

''اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔''

(۴۸۵ اپنی ذمہ داریوں کو دیانت داری اور احسن طریقہ سے سرانجام دینا۔ رسول اللہ ﷺ دعا فرمایا کرتے:

(( اَللّٰهُمَّ مَنْ وَّلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ.)) ❶

''اے اللہ! جو شخص میرے امت کے کاموں میں سے کسی چیز کا ذمہ دار بنا، پھر اس نے اُن پر مشقت ڈالی تو تو اس پر مشقت ڈال۔''

(۴۸۶ لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملنا، جو کہ صدقہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ.)) ❷

''بھلائی میں سے کسی چیز کو ہرگز حقیر مت سمجھ خواہ (اتنا ہی ہو کہ) تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملے۔''

❀ ..... ❀ ..... ❀

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: ٤٧٢٢.

❷ صحيح مسلم، كتاب الأدب، رقم: ٦٦٩٠.

# ناقابل فراموش حقائق

۴۸۷) دنیا دار عورتوں سے عدم ملاقات۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. )) ❶

''آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے گا۔''

۴۸۸) دوستوں کے اہل خانہ کو بھی یاد رکھنا۔ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا:

(( رُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ. )) ❷

''کبھی آپ بکری ذبح کرنے کا حکم فرماتے، اس کے اعضاء کے ٹکڑے کیے جاتے، پھر آپ ﷺ خدیجہ کی سہیلیوں کی جانب اس کا ہدیہ بھیجتے۔''

۴۸۹) عذابِ الٰہی سے ڈرتے رہنا۔ اللہ عزوجل نے مومنین کی صفت بیان فرمائی کہ:

﴿ يَخَافُونَ عَذَابَهُ ﴾ (الاسراء: ۵۷)

''وہ اس (رب) کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔''

۴۹۰) خوشی میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا اور مصیبت میں اس پر صبر کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ! إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ. )) ❸

❶ صحيح بخاري، كتاب الأدب، رقم: ٦١٦٩.
❷ صحيح بخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، رقم: ٣٧٦٨.
❸ صحيح مسلم، كتاب الرقاق، رقم: ٧٥٠٠.

''مومن کی حالت پر تعجب ہے کہ اس کا ہر معاملہ اس کے لیے بہتر ہے اور یہ اعزاز صرف ایمان دار شخص کے لیے ہے کہ اگر اسے خوشی نصیب ہوتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے تو (اس کا شکر ادا کرنا) اس کے لیے بہتر ہوتا ہے، اور اگر اسے بیماری پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے (تو اس کا صبر کرنا) اس کے لیے بہتر ہوتا ہے۔''

(۴۹۱ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ط ﴾ (الأحقاف: ۱۵)

''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھے برتاؤ کا حکم دیا ہے۔''

(۴۹۲ یاد رکھو! کہ آخرت ہمیشہ کی دنیا ہے اور یہ دنیا لہو ولعب کی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَوٰةُ الدُّنْيَآ إِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ط وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ م ﴾ (العنكبوت: ٦٤)

''اور یہ دنیاوی زندگی لہو ولعب کے سوا کچھ نہیں ہے اور بے شک آخرت کا گھر ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔''

(۴۹۳ فوت شدگان کی کو یاد رکھو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( أَكْثِرُوا ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ. )) ❶

''لذتوں کو ختم کرنے والی موت کا ذکر زیادہ کیا کرو۔''

(۴۹۴ دنیا میں عورتوں کی بدبختی کی چار علامات ہیں:

1. سنگ دلی۔
2. آنسوؤں کا خشک ہونا۔
3. لمبی امیدیں۔
4. دنیا کی حرص اور لالچ۔

❶ سنن ابن ماجة، كتاب الزهد، رقم: ٤٢٥٨. اس کو ابن حبان نے صحیح کہا ہے، صحیح ابن حبان، رقم: ۲۹۹۲

(۴۹۵ آپ کو علم ہونا چاہیے کہ دنیا کے تمام معاملات میں تاخیر بہتر ہے مگر آخرت کے معاملہ میں سوچ اور تاخیر بہتر نہیں ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ ..... فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ ﴾ (المائدہ: ٤٨)

''.....پس تم لوگ نیک اعمال کی طرف سبقت کرو، تم سب کو اللہ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمہیں ان باتوں کی خبر دے گا جن میں تم آپس میں اختلاف کرتے تھے۔''

(۴۹۶ جان لو! کہ فقیر، مقروض، مسافر اور مساکین سب لوگوں سے زیادہ صدقہ کے حقدار ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ ﴾ (التوبۃ: ٦٠)

''بے شک اموالِ صدقہ فقیروں کے لیے، اور مسکینوں کے لیے، اور انہیں اکٹھا کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے ہیں جن کا دل جیتنا مقصود ہو، اور غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کرانے کے لیے، اور قرض داروں کا قرض چکانے کے لیے، اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے اور مسافر کے لیے ہیں۔''

(۴۹۷ جان لو کہ ہر اچھا کام کرنا باعث بخشش ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ. )) ❶

''ہر اچھا کام صدقہ ہے۔''

(۴۹۸ ان فطرتی خصائل کو کبھی فراموش نہ کرو۔

۱ ختنہ کرنا۔



❶ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ٦٠٢١.

۲ زیر ناف بال صاف کرنا۔

۳ ناخن تراشنا۔

۴ بغلوں کے بال نوچنا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ: اَلْإِخْتِنَانُ، وَالْإِسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ.)) [1]

''پانچ خصلتیں فطری ہیں، ختنہ کرنا، زیر ناف بالوں کا صاف کرنا، مونچھوں کا کم کرنا، ناخن تراشنا اور بغلوں کے بال نوچنا۔''

۴۹۹) عمل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس کی قبولیت کی دعا کرنا۔

﴿ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرٰهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ ﴾ (البقرة: ۱۲۷)

''اور (یاد کرو) جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے، اور اسماعیل بھی اور دعا کرتے تھے کہ اے ہمارے رب! اس عمل کو ہماری طرف سے قبول فرمالے، بے شک تو بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

۵۰۰) (( أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)) پڑھ کر سونا، تاکہ حالت نیند میں اگر تجھے موت آجائے تو تیرا آخری کلمہ یہی ہو۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط

❀ ...... ❀ ...... ❀

---

[1] سنن النسائي، كتاب الطهارة، رقم: ۹. البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

# حرفِ آخر

اے میری مسلمان بہن!

میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ وہ ان نصیحتوں سے تجھے فائدہ پہنچائے اور ان اعمال کو اس دن تیری نیکیوں کے پلڑے میں رکھے۔

﴿ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ٥ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ٥ ﴾

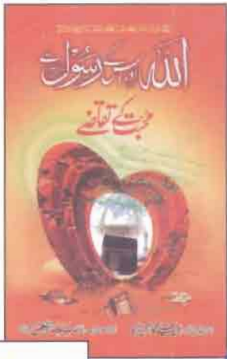
(الشعراء: ۸۸،۸۹)

''جس دن مال واولاد کام نہ آئیں گے، سوائے اس شخص کے جو بارگاہ ایزدی میں (گناہوں سے) قلب سلیم لے کر آ گیا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ.

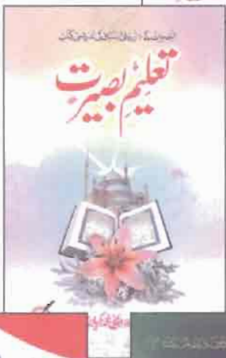
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

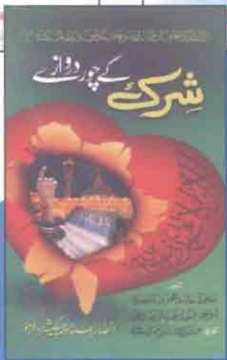
**ابو مریم مجدی فتحی السید**

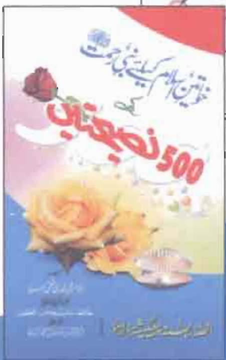

اللہ اور رسول ﷺ
محبت کے تقاضے


میں
نماز
کیوں پڑھوں؟


مسنون وظائف و اذکار
اور
شافی طریقہ علاج


تعلیم بصیرت


شرک کے چور دروازے


خواتین اسلام کیلئے نبی رحمت ﷺ
کی
500 نصیحتیں